عاشقانِ رسول ﷺ کے لئے بیش بہا تحفہ

میلادِ مُصطفٰے، معراجِ مُصطفٰے، فضائلِ ذکرِ مُصطفٰے نیز فضائلِ دُرود پر مشتمل

میلادِ حسّان صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف وتالیف

خان اختر ندیمؔ نقشبندی

سرپرستِ اعلیٰ

الحاج گلشن الٰہی فریدی جیلانی قادری

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جو کی ہے میں نے ثنائے رسول وآلِ رسولؐ
خدا کرے کہ وہ مقبول عام ہوجائے

عاشقانِ رسول ﷺ کے لئے بیش بہا تحفہ

میلادِ مصطفیٰ، معراجِ مصطفیٰ فضائلِ ذکرِ مصطفیٰ نیز فضائلِ درود پر مشتمل

میلادِ حسّان ﷺ

تصنیف وتالیف

خادمِ ثناخوانانِ رسول ﷺ

خان اختر ندیمؔ نقشبندی

شائع کردہ

جناب عبدالوحید غوری

آل راؤنڈر رپورٹر روزنامہ جرأت کراچی حیدرآباد

جناب سعید احمد

سماجی شخصیت، پروپرائیٹر سٹی ٹیسٹی کچن پنجرہ پول حیدرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عزیز محترم جناب لائق صد تحریم
والدی محترم ان کے خوش بیان
نعت خواں جناب
محمد سلیم میمن پیارے
ہدیہ خلوص
منجانب
خان اختر ندیم نقشبندی جماعتی
16-5-2015
بروز جمعرات

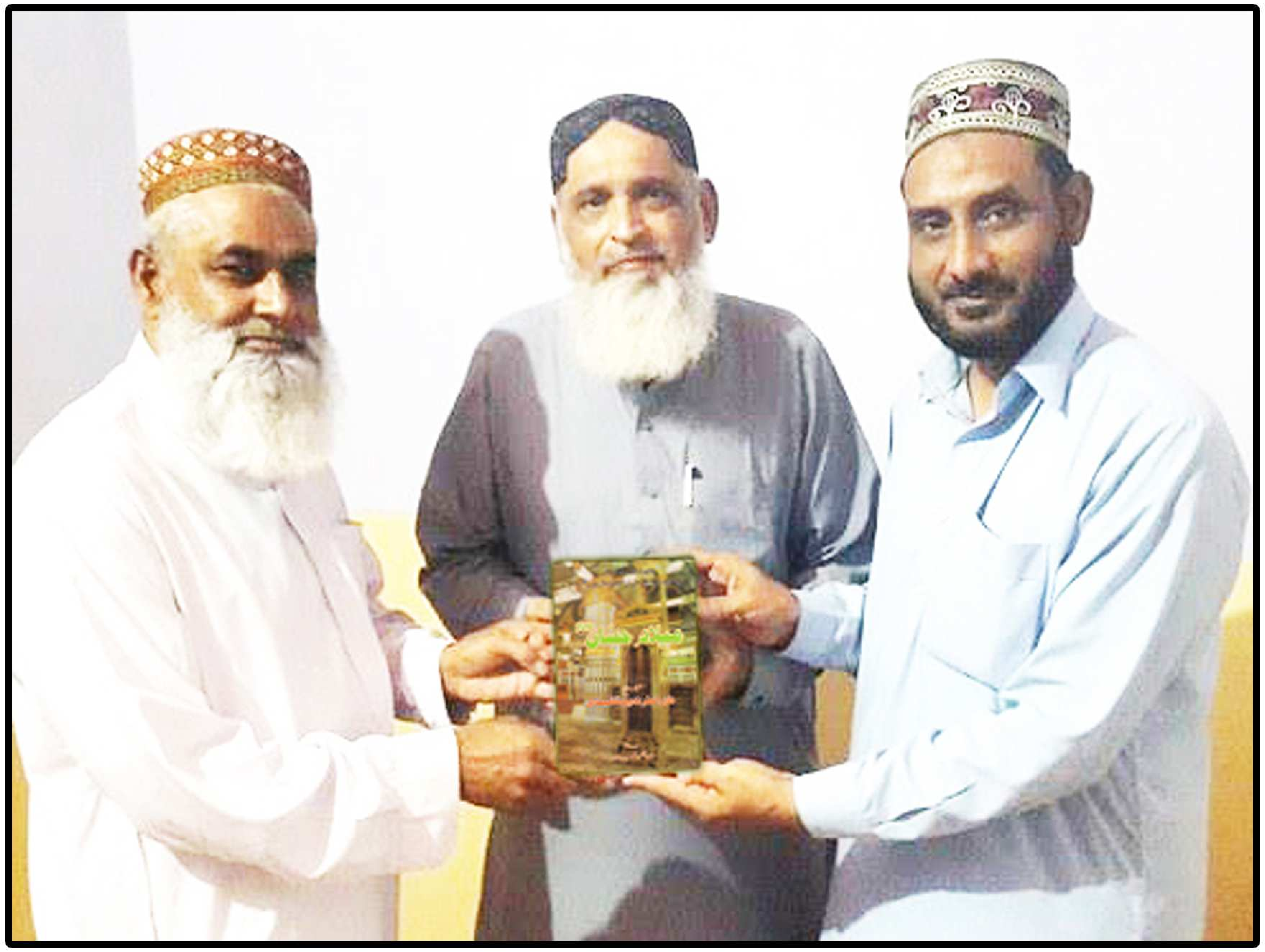

کتاب : **میلادِ حسّان** ﷺ

مصنف : خان اختر ندیم نقشبندی ایم اے، ایم ایڈ

نگرانِ اعلیٰ : مجاہدِ ملت حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی دامت برکاتہم العالیہ

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر شہزاد احمد (مدیر ماہنامہ حمد و نعت کراچی)

منتظمین ادارت: جناب سیف محمد شیخ چشتی اجمیری

اکبر علی خان گلف شوز ٥ غلام مصطفٰے جیلانی بلوچ

راؤ شوکت علی مُصطفائی نعت گو (نوابشاہ)

محمد اکرم اختر القادری آرگنائزر محافلِ نعت

سال اشاعت: 31 مارچ 2006ء بمطابق یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ

پروف ریڈنگ : سید واجد علی حسنی

مطبع : نیو گرین پرنٹرز، صدر حیدر آباد

کمپوزنگ : عابد علی پٹھان

نذر عقیدت : 100 روپے

مدیر معاون : عزیز الدین خاکی القادری (نعت گو)

صاحبزادہ ڈاکٹر حافظ محمد شعیب یونٹ 10

محترم ممتاز احمد رانا انجنیئر ٥ جناب محمد سلیم شیخ ایڈمنسٹریٹر

اوقاف ٥ ڈاکٹر محمد اسلم میمن ٥ سیّد ناصر علی شاہ ایڈوکیٹ

پروفیسر محمد سعید یونٹ 8 ٥ حضرت صوفی عبدالسّمیع خان نقشبندی

حکیم صوفی شبیر احمد قاسمی نقشبندی ٥ بابا شفیق احمد وارثی کراچی

صاحبزادہ محمد حسین چشتی نظامی کمبل پوشی

مولانا قدیر احمد قدر القادری

منتظمین خصوصی

محمد شریف الدین نیر — شعلہ بیاں اناؤنسر متحرک شخصیت

محمد حنیف شیخ شیرازی — ثنا خوانِ رسول ﷺ

محمد عارف — ابراہیم انٹر پرائزز شاہی بازار حیدر آباد

ملنے کے مراکز: کتب خانہ دارالعلوم احسن البرکات شاہراہ مفتی خلیل خان برکاتی

ہوم اسٹیڈ ہال چاڑی حیدر آباد۔ فون 2780547

خان اختر ندیم نقش بندی کاشانہ حسان ڈی 227

نزد زین کریانہ اسٹور یونٹ 10 لطیف آباد حیدر آباد

فون3811162

جملہ حقوق بحق **بیگم نصرت ندیم** محفوظ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء ۶۴)

ترجمہ: اور اگر تم اپنی جانوں پر ظلم کرو تو میرے حبیب ﷺ کے پاس آجایا کرو۔ وہ تمہیں بارگاہِ خداوندی سے معافی دلوادیں گے۔ تم اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔

انتساب

بہ اسمِ گرامی قدر صاحبِ لولاک، وجہِ تخلیقِ کائنات، فخرِ عالمین، بنائے دُنیا و دیں، ارفع الدّرجات، اکمل البرکات، شاہِ عرب وعجم، رازدارِ لوح وقلم، صدرنشین بزمِ رسالت حضرت احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفیٰ ﷺ جن کی ذاتِ عالی صفات نے مجھ کمترین کو اپنا نام لیوا بنایا اور اُسوہِ حَسَنہ بیان ورقم کرنے کا ہنر عطا فرمایا ———

خان اختر ندیمؔ نقشبندی
انجمن عاشقانِ مدحتِ مصطفےٰ ﷺ حیدرآباد پاکستان
کاشانۂ حسّان ہاؤس ڈی 227 یونٹ 10 لطیف آباد حیدرآباد
فون 3811162

اِس دُرود پاک کی سند بخاری شریف کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ ہم کعب بن عجرہ سے ملے انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں حضور ﷺ کی حدیث سناؤں، ہم نے کہا فرمایئے تو پھر اُنہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نے حضور ﷺ سے التجا کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر دُرود بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے مگر ہم دُرود کس طرح بھیجیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان الفاظ میں مجھ پر دُرود بھیجو۔

دُرودِ ابراہیمی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ
اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ
جس طرح تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ
آل پر صلوٰۃ بھیجی بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو برکت دے جس طرح
بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ
تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت دی
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○
بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے

بہ الطاف و کرم

گنجینۂ فیوض و برکات، مخزنِ سعادت و حسنات سیّدنا و مُرشدنا

حضرت سخی سیّدنا عبدالوہاب شاہ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

بشرفِ نگاہ

پیرِ طریقت، رہنمائے اہلسنّت، امیرِ ملت، رہنما تحریکِ پاکستان

حضرت علاّمہ مولانا الحافظ القاری الحاج پیر **سیّد جماعت علی شاہ**

محدثِ علی پوری رحمتہ اللہ علیہ سیالکوٹ

-o-

ممتاز ماہرِ تعلیم استاد الاساتذہ، عاشقِ رسول ﷺ کہنہ مشق نعت گو خلیفہء مجاز

حضرت صوفی ماسٹر منیر خان

پیکرا کبر آبادی نقشبندی جماعتی

-o-

مشفق و مہربان والدہِ گرامی

محترمہ حُسن آرا بیگم رحمتہ اللہ علیہا

-o-

نگرانِ علماءِ کرام

حضرت علاّمہ مولانا مفتی محمد جمال الدین بغدادی قادری

مولانا محی الدین محی

علاّمہ غلام احمد بیگ قاسمی o **علاّمہ دلشاد احمد صدیقی کشمیری**

حافظ سیّد مقبول احمد نوری جام شورو

فیضانِ نظر

محبوبِ محب الٰہ، عاشقِ مصطفےٰ ﷺ، ممتاز ماہرِ قانون، مشفق و مہربان

حضرت الحاج سائیں سیّد قمر الزّماں شاہ صاحب

سابق ڈپٹی چیئرمین سینٹ

سرپرستِ اعلیٰ

پیرِ طریقت، سالارِ لشکر ثنا خوانانِ رسول ﷺ،

عزت مآب **حضرت الحاج گلشن الٰہی صاحب** فریدی جیلانی قادری

چیئرمین مذہبی امور کمیٹی درگاہ سخی سیّدنا عبدالوہاب شاہ جیلانی (ٹرسٹ)

لمحہ لمحہ مہربان

ماہرِ تعلیم، ممتاز دانشور، فخرِ صوفیاء، عاشقِ ذکرِ حبیب ﷺ

حضرت صوفی پیر محمّد اقبال شاہ صاحب

مُعینی ظہوری چشتی مجازی

خدمت گار دربار مجازی یونٹ نمبر 8 لطیف آباد حیدرآباد

راقم کے لئے طلبگار دُعا

معروف ذاکرہِ خیر الانام، عاشقِ مدحت سیّد الانام ﷺ

محترمہ آپا فیروزہ ندیم عظیمی صاحبہ

انچارج مراقبہ ہال یونٹ 8 لطیف آباد حیدرآباد

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	آراء و تاثرات	
1	منظوم پروفیسر سرور نواز بگھیو	12
2	اجتماعی خراج ہائے عقیدت	13
3	اجمالی جائزہ۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کراچی	22
4	تقریظ دل نشین۔ علامہ شاہ تراب الحق قادری کراچی	30
5	عطائے حوصلہ پرور۔ علامہ مفتی احمد میاں برکاتی	32
6	اظہاریہ۔ خان اختر ندیم نقشبندی	34
7	بندۂ پروردگارم	45
8	توصیفِ ربّ جلیل	46
9	مدحتِ مصطفیٰ ﷺ	52
10	دُرود شریف کی اہمیت	55
11	مشاہدۂ مصطفیٰ ﷺ	60
12	فوائد و برکاتِ دُرود شریف	61
13	دُرود مبارکہ اور زیارتِ رسول ﷺ	62

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
14	زیارتِ رسول ﷺ	63
15	دُرود تُنجّینا	64
16	بدبخت شخص اور دُرود	66
17	صلّوا علیہ وآلہٖ	67
18	بخیل کی سزا	69
19	شہد کی مکھی اور دُرود شریف	69
20	دُرودِ مبارکہ سے فرشتے کی معافی	71
21	دُرودِ تاج	72
22	قصیدہ بُردہ شریف	76
23	فضائلِ ذکرِ خیرالانام ﷺ	79
24	فوائدِ ذکرِ رسول ﷺ	82
25	میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور ابولہب	83
26	انعقادِ ذکرِ حبیب ﷺ	85
27	ذکر کی فضیلت	87
28	حضور ﷺ سب سے بڑی نعمت ہیں	88
29	محبتِ مصطفیٰ ﷺ	92
30	اتباعِ رسول ﷺ	94
31	صحابہؓ اور محبتِ رسول ﷺ	96

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
32	حضرت حنظلہ اور اطاعتِ رسول ﷺ	98
33	حضرت زیدؓ اور حضرت خبیبؓ کی شہادت	99
34	اخلاق نبوی ﷺ	100
35	بوڑھی عورت	102
36	تخلیقِ نورِ محمد ﷺ	103
37	نورِ محمد ﷺ کا منتقل ہونا	109
38	ولادتِ باسعادت حضرت محمد ﷺ	115
39	سَلام کے وقت قیام	121
40	سَلام بارگاہِ خیرالانام ﷺ	122
41	رضاعتِ نبوی ﷺ	123
42	معراجِ مُصطفیٰ ﷺ	129
43	نماز اُمت کی معراج ہے	135
44	معجزاتِ مُصطفیٰ ﷺ	136
45	حضرت ربیعہؓ اور جنت	140
46	حضرت فدیکؓ کی آنکھیں	141
47	ستون حنّانہ	142
48	کنکریوں کا کلمہ پڑھنا	143
49	انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا	144

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
50	حضرت جابرؓ کی بکری اور صاحبزادوں کا زندہ ہونا	145
51	درختوں کا گواہی دینا	149
52	مدینہ	151
53	شہادت سیّدنا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	153
54	سلام حُسینؓ	167
55	حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ	169
56	طریقہ فاتحہ و دُعا	178
	منظومات	
57	جناب خلشؔ مظفر	185
58	پروفیسر عتیقؔ احمد جیلانی	186
59	حضرت سید وجاہت حسین شوقیؔ	187
60	سیّد مقبول حسین شاربؔ	187
61	مولانا قدیر احمد قدرؔ القادری	188
62	رشید ہمدمؔ	189
63	حضرت مولانا محی الدین محیؔ	190
64	جناب عابدؔ شیخ نعت کمپیئر	191
65	سپاس گزاریِ مصنف	194

معروف خطيب ۽ نقيب ايوان نعت

جناب خان اختر "نديم" جي لاءِ نامياري صوفي
شاعر اُستاد پروفيسر جناب
سرور نواز بگهيو جو منظوم خراجِ عقيدت

ساقيءِ ڪوثر لکيو پهريون ڪتاب، اختر نديم
پوءِ ميلادِ حسان ذڪرِ حبيب اختر نديم
ساقيءِ ڪوثر وڏايو آهي هن ڪي طهورا جو شراب
جنهن رمزن سان ڪيو گهرو خطاب اختر نديم
ساقيءِ ڪوثر وڏايو آهي هن جو شان مان
تو لکي پيو باب تي بيو باب خان اختر نديم
پئي تئي ساراهه هن جي ساقيءِ ڪوثر ڪري
ساقي ڪوثر لکيو آ لاجواب اختر نديم
هُوندئن ٻـ هي ماٺهو آ اِهڙو جنهن جو ڪو ناهي جواب
جڻ رکي تو سوچ ۾ موتيو گلاب اختر نديم
زندگي پنهنجي ڪري آ جنهن ڇڏي صدقي رسول ﷺ
مدحتن جي شهر جو آ ماهتاب اختر نديم
آ دُعا "سرور" نبيءَ جي چائنن تي پهرين پهر
تي اجا اُيري ادب جو آفتاب اختر نديم

محافل نعت و ذڪر رسول صلي الله عليہ والہٖ وسلم
جي پرڪيف ساعتن ۾ اسان جي والد بزرگوار قبلہ
مرحوم حاجی عبدالقادر جيلانی بلوچ ڪي پنهنجي دعائن ۾
ياد رکندا تہ الله رب العزت، مرحوم جي تمام گناهن جي
مغفرت فرمائي. آمين
ياران

سائين غلام مصطفیٰ جيلانی بلوچ - غلام مرتضیٰ جيلانی بلوچ
گهر نمبر 1176، وارڊ جي، بلوچ محلہ ٹنڈو آغا نزد قليلي حيدرآباد

فخرِ سندھ معروف نقیب ایوانِ نعت، شاعر، ادیب و خطیب ماہر تعلیم
جناب **خان اختر ندیم نقشبندی** کے نعتیہ مجموعہ کلام **ساقی کوثر** ﷺ اور
ذکرِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ سے مزین کتاب **میلاد حسّان** ﷺ کی اشاعت پر
معروف و معزز شعراء کرام، علماء اور دانشوروں کا پُر تپاک خراجِ عقیدت

کتاب **ساقئی کوثر** ﷺ بہ نام صدر مملکت پاکستان موصول ہوئی
کتاب ارسال فرمانے کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زورِ قلم میں مزید اضافہ
فرمائے۔ حُبِّ رسول ﷺ اور دینِ اسلام کی خدمت کا یہ جذبہ مزید فروغ پائے۔
آمین۔

نیک خواہشات کا طالب

ڈائریکٹر ریلشنز صدر پاکستان لیفٹیننٹ

کرنل حسن عماد محمدی

اختر ندیم خان صاحب، صاحب علم اور اہل زبان ہیں۔ یہ
اکثر اہلسنّت کے بڑے بڑے اجتماعات میں اپنے خوبصورت اور وجد آفریں
اشعار سنا کر محفل کو گرما دیتے ہیں۔ میں ان کی صلاحیتوں سے بے حد متاثر
ہوں۔ نعتیہ مجموعہ کلام ساقی کوثر ﷺ اور عشق رسول ﷺ سے بھرپور میلاد حسان
ﷺ ان کی دونوں کتابیں خوبصورت ہیں۔ آپ تمام حضرات کو چاہیئے کہ اِن
سے ممکنہ تعاون فرمائیں

خطیب خوش بیان - فخر پاکستان

حضرت علامہ حافظ محمد فاروق خان سعیدی ملتان

خطاب جلسہ عید میلاد النبی ﷺ انجمن شیدایانِ رسول ﷺ

یونٹ 10 لطیف آباد- حیدرآباد

ایک سچے عاشقِ رسول ﷺ کو جن صفات سے آراستہ ہونا چاہیئے وہ تمام خواص خان اختر ندیم میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔

مدیر قومی اخبار کراچی
الیاس شاکر

ساقی کوثر ﷺ عشق رسول ﷺ کے حوالے سے ایمان آفرین ترکیب ہے۔ **خان اختر ندیم** نے اپنے کلام میں عشق و محبت کی تجلیات، ذوق و شوق کی واردات، والہانہ پن کی جلوہ گری اور سرخوشی و سرشاری کی کیفیاتِ دلبری کو اس شان سے یکجا کیا ہے کہ محبتِ رسول ﷺ کی کہکشاں جگمگا دی ہے۔ ایسی کہکشاں کہ جس کا ہر ستارا ماہتاب و آفتاب ہے۔ ساتھ ساتھ میلاد حسّان ﷺ بھی عشق مصطفٰے ﷺ اور ولادت مصطفٰے ﷺ پر رقم طرازی کا عظیم صحیفۂ نور ہے۔

پروفیسر گوھر ملسیانی پنجاب
محقق و نعتیہ اسکالر

خان اختر ندیم نقشبندی نے سرور کائنات ﷺ کے حضور نعت کے اتنے خوبصورت اور دلکش نذرانے پیش کئے ہیں کہ ان کی تخلیق ساقئ کوثر ﷺ اور میلاد حسّان ﷺ عشق و محبت کی قندیل بن گئی ہے۔ جب آفتابِ نو بہار پیکر تسلیم و رضا، شمعِ غارِ حرا ﷺ سے محبت و عقیدت زندگی کا مقصود بن جائے تو محبوب کی اِک اِک ادائے ناز پر قربان ہونے کا جذبہ بیدار ہوجاتا ہے۔ **خان اختر ندیم** نے اس جذبۂ محبت کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کیا ہے۔

پروفیسر محمد اکرم رضا (پنجاب)
نعت گو و نعتیہ محقق

خان اختر ندیم صاحب کا نام میرے لیے نیا نہیں۔ ان کی نعت کی وابستگی کے حوالے سے میں خوب واقف ہوں۔ مگر ان کی شاعرانہ اور ادیبانہ صلاحیتیں مجھ پر ساقی کوثر ﷺ اور میلادِ حسّان ﷺ کے مختصر مطالعے کے بعد آشکار ہوئیں۔ وہ بنیادی طور پر اردو شاعری کی روایت سے وابستہ شاعر ہیں ان کی نعتیہ شاعری میں روایتی گداز اور بھرپور غنایت موجود ہے۔ ان کی دوسری مہکتی کتاب میلادِ حسّان ﷺ بھی نئی نسل کے لیے مینارۂ نور ہے۔ میں اس خوبصورت شاعر اور باصلاحیت ادیب کا تہہ دل سے خیر مقدم کرتا ہوں۔

نعت گو: **سیّد صبیح الدین صبیحؔ رحمانی**

برادرِ عزیز **خان اختر ندیمؔ** نقشبندی کے نعتیہ مجموعہ کلام ساقی کوثر ﷺ کی تمام نعتیں سادہ اور پرکشش ہیں۔ جس میں محبت مصطفٰے ﷺ کی چاشنی نمایاں ہے۔ جبکہ ان کی معرکت الآرا کتاب میلاد حسّان ﷺ تذکرۂ میلادِ مصطفٰے ﷺ کا عظیم مظہر ہے۔

نعت گو و ثنا خوانِ رسول ﷺ
عزیزالدین خاکیؔ القادری کراچی

خان اختر ندیمؔ گو کہ فن نظامت میں میرے شاگرد ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ ان کی شخصیت اپنی ذات میں انجمن اور مستقل ادارے کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ شعبہ نعت کے ہر فن سے خوب خوب آگاہ ہیں مگر نظامتِ محافلِ نعت ان کی وجہ شہرت اور امتیازیت کی حامل ہے۔

سیف محمد شیخ چشتی
کمپیئر محافل نعت

ساقئ کوثر ﷺ کا سرورق دیکھتے ہی دل باغ باغ ہوگیا۔ امیدِ واثق ہے کہ میلادِ حسّان بھی اپنا جواب آپ ہوگا۔ انشاء اللہ جلد نواب شاہ میں کتاب کی تقریب رونمائی کا انعقاد کروں گا

خادم عاشقانِ رسول ﷺ

راؤ شوکت علی مصطفائی

نواب شاہ

محترم اور پیارے بھائی **خان اختر ندیم** نقشبندی کی محافل نعت۔ محافل وعظ، مجالس عید میلاد النبی ﷺ اور دیگر دینی تقریبات کیلیۓ نمایاں خدمات ہیں۔ ان ہی خدمات کے اعتراف میں انھیں متعلقین نعت استاد مانتے ہیں۔ یہ شفیق، مہربان، مہمان نواز، اور بے لوث انسان ہیں۔ ان کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ **خان اختر ندیم** اس منصب پر فائز ہیں کہ جو خوبیاں ایک اچھے انسان میں ہونی چاہئیں وہ ان میں ہر طرح موجود ہیں۔ ان کی نمایاں نعتیہ اور علمی خدمات کو اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو وہ کم ظرف ہے۔ انہوں نے ساقی کوثر ﷺ میں جو نعتیں لکھی ہیں وہ سب عشق رسول ﷺ میں اضافہ کا باعث ہیں۔ اب نوجوان مرد و خواتین میں عشق رسول ﷺ کو فروزاں کرنے کیلیۓ میلاد حسّان تحریر کیا ہے۔ ان کے یہ تمام کام اللہ ربّ العزّت اور پیارے نبی ﷺ سے سچی چاہت کا اظہار ہیں۔ **خان اختر ندیم** کی ان خدمات پر سب سبحان اللہ کہتے ہیں۔ اور میں بھی سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہا ہوں۔

غلامِ غلامانِ اولیاءِ کرام

محمد سلیم شیخ

سابق ناظم اوقاف کراچی حیدرآباد، سکھر

زیرِ نظر مجموعہ نعت ساقئ کوثر ﷺ **خان اختر ندیم** کے جذبات و احساسات کا عطر ہے۔ ایک ایک لفظ سے نورِ عقیدت کی ندیاں رواں ہیں۔ والہانہ اظہار جذبات کا یہ گل دستہ اہل دل کیلیۓ ایک سوغات ہے۔

پروفیسر عتیق جیلانی

سندھ یونیورسٹی

ماہر تعلیم، شاعر، ادیب

ان کی شاعرانہ صلاحیت سے پہلے ان کی خوشی بختی قابل ذکر ہے کہ ان کا شمار مدح گساران حبیبِ خدا میں ہوگیا ہے۔ جس کی ذات والا صفات کے عشق نے مدحت سرائی کی منزل تک پہنچا دیا وہ انہیں شعر وسخن میں کمال کی منزل تک بھی پہنچا دے گا۔ یہ مداح رسول میر ہے نہ سودا، غالب ہے نہ ذوق، حالی ہے نہ شبلی، انیس ہے نہ دبیر، جوش ہے نہ جگر فیض بھی نہیں فراز بھی نہیں یہ تو **اختر ندیم** ہے۔

خادم الفقرا

حضرت سیّد حسین علی ادیب رائے پوری

نعت گو نعتیہ اسکالر کراچی

میں نے **خان اختر ندیم** کا کلام نہیں پڑھا ہے لیکن ان کے کلام کو حیدرآباد اور باہر کے ثنا خوانوں سے سنا ہے اور لوگوں کو خوش ہوتے بھی دیکھا ہے۔ ان جیسی خوبیاں کسی اور اناؤنسر میں کم کم نظر آتی ہیں۔

الحاج سیّد قمرالزماں شاہ

سابق ڈپٹی چیئر مین سینٹ حیدرآباد

انشاء اللہ **ندیم بھائی** کی دینی کوششوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ اللہ رب العزت سرکارِ دو عالم ﷺ کے لاڈلوں کے طفیل انھیں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

الحاج گلشن الٰہی

خادم دربارِ سخی سیدنا عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ

حیدرآباد میں نعت کے حوالے سے **خان اختر ندیم** اور مجھ سے زیادہ سینیئر ہونے کا شرف کسی اور کو حاصل نہیں۔ یہ واحد نقیب محافل نعت ہیں جنہیں ہم فخرِ ملت اور شہنشاہ نقابت کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ یہ اپنی گفتگو بہترین لب و لہجے کے ساتھ ادا کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ مجھ جیسے خاصے لوگوں نے ان سے فیض حاصل کیا ہے۔

آغا گوہر علی

صدارتی ایوارڈ یافتہ ثنا خواں پاکستان

وادیء مہران کے سب سے سینیئر فخرِ سندھ معروف نقیبِ ایوانِ نعت جناب **خان اختر ندیم** ایک ہمہ جہت، ہمہ صفت، شخصیت ہیں، وہ جہاں منکسر المزاج، شائستہ اور محبت کرنے والے انسان ہیں وہیں ایک معروف ناظمِ محافلِ نعت، خطیب، معلم اور ایک معتبر شاعر بھی ہیں۔

معروف صحافی و ماہرِ تعلیم

ڈاکٹر سیّد انوار احمد

خان اختر ندیم صاحب کا کلام نظر سے گزرا دل میں اترا، مطالعہ میں آیا اور روح میں جذب ہوگیا۔ آپ کی فکرِ سخن روشن ہی نہیں بلکہ حضور اکرم، نورِ مجسم فخرِ دو عالم ﷺ کا تیقن بھی مثلِ فانوس جھلکتا ہے۔ اب میلادِ حسان ﷺ اپنی خوشبوؤں سے اہلِ دل کو معطر کرے گا۔

پروفیسر صوفی حکیم شبیر احمد قریشی

قاسمی نقشبندی

خان اختر ندیم نقشبندی کو بحیثیت کمپیئر، خطیب، پاکستان بھر میں **انفرادی حیثیت حاصل** ہے۔ یہ ان پر کمالِ خداوندی بھی ہے اور آقائے دو جہاں ﷺ کی عنایت بھی۔ پچھلے دنوں بھائی **خان اختر ندیم** کا مہکتا دمکتا نعتیہ مجموعہ کلام **ساقئ کوثر** ﷺ بہ توسط عبدالوحید غوری ملا۔ جسے پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔

ساقئ کوثر ﷺ کوئی عام مجموعہ نعت نہیں بلکہ ایک قابل باپ کے قابل بیٹے کی اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ سے محبت کی ادنیٰ کوشش ہے۔ جس میں محبتوں کے پھول جا بہ جا نظر آرہے ہیں۔ سُنا ہے اب ان کی دوسری کتاب "**میلاد حسان** ﷺ" کی بھی اشاعت ہو رہی ہے۔ جس میں ولادت مصطفےٰ ﷺ کو بڑے دل نشین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ میں انھیں اس عظیم سعادت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالجبار رحمانی

کوآرڈی نیٹر بنیادی حقوق کمیشن پاکستان

(19) **استاد خان اختر ندیم** نقشبندی بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ حیدرآباد میں کثیر نعتیہ اناؤنسر آپ ہی کے شاگرد ہیں ان کی فنی خوبیوں کا جہاں سب ہی کو اعتراف ہے۔ وہیں میں بھی ایک ادنیٰ ادارت مند ہوا ۔ مجھے اپنے روحانی استاد پر بے پناہ ناز ہے۔

محمّد شریف الدین نیّر آرائیں

شاعر و نعت اناؤنسر

اللہ رب العزت نے کچھ محترم افراد کے مقدر میں ذکرِ محبوب ﷺ بیان و تحریر کرنا لکھ دیا ہے۔ یہ جب میدانِ ادب میں نمودار ہوکر **ساقئِ کوثر** ﷺ جیسی پاکیزہ کتاب تصنیف فرمائیں تو سب ہی ان کی سخن آرائی کے گرویدہ نظر آتے ہیں۔ یہ ذاکرِ رسول ﷺ ہیں تو ثنا خوانِ رسول ﷺ بھی ہیں۔ خوش گفتار ہیں تو بلند کردار بھی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ ادب اِن کے جسم و جاں میں سرائیت کر گیا ہے۔

ہاں یہ سچ ہے کہ نعتیہ کمپیئرنگ میں اِن کا ثانی نہیں۔ یہ محبت و ایثار کا مجسم نمونہ ہیں۔ سبحان اللہ اب ان کی دوسریٰ عظیم الشان کتاب **میلادِ حسّان** ﷺ اِشاعت پذیر ہورہی ہے، جسے ہر قاری پڑھ کر انشاءاللہ عشقِ رسول ﷺ میں ڈوب ڈوب جائے گا۔ موصوف کی یہی انگنت خوبیاں ہیں جنہیں دیکھ کر راقم اِن کا گرویدہ اور عقیدتمند ہوگیا۔ انہیں سب خان اختر ندیم کہتے ہیں۔

مولانا دلشاد احمد صدیقی کاشمیری

خطیب گینہ مسجد حیدرآباد

ساقئ کوثر ﷺ کے فیضانِ نظر کے طفیل **خان اختر ندیم نقشبندی** کی نعتیہ کتابیں بالخصوص نعتیہ مجموعہ کلام **ساقئی کوثر** ﷺ اور **میلادِ حسّان** ﷺ **خان اختر ندیم** کی برسوں کی مشق و ریاضتِ سخن پر مشتمل ہے۔ یہ وہ خوش نصیب اِنسان دوست شاعر ہیں کہ جنہوں نے حیدرآباد کے نعت گو شعراء کو پورے پاکستان میں متعارف کروانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

خان اختر ندیم کا یہ حُسنِ عمل برسوں سے بغیر کسی صِلہ و ستائش کے جاری و ساری ہے۔ ہم اس حسین موقع پر ممتاز نقیب محفل، نعت گو و نعت خواں، نعتیہ اسکالر اور تنقید نگار جناب خان اختر ندیم نقشبندی کو ہدیہ تہنیت اور دلی مبارک پیش کرتے ہیں۔

ادارئہ دُنیائے نعت کراچی

خان اختر ندیم نقشبندی کی تحریکِ نعت کی کوششیں قابلِ تحسین ہیں میں انھیں **میلادِ حسّان** ﷺ کی اشاعت پر دِلی مبارک پیش کرتا ہوں۔

طالب دُعا: محمد ہارون آرائیں

اسپورٹس اینڈ ریلیجن رپورٹر روزنامہ جرأت کراچی حیدرآباد

خان اختر ندیمؔ نقشبندی
کی نعتیہ خدمات کا اجمالی جائزہ

جائزہ نگار: ڈاکٹر شہزاد احمد
مدیر حمد و نعت کراچی

اپنی ذات میں انجمن

اپنی ذات میں انجمن والی بات ہر کسی پر صادق نہیں آتی۔ اس کے لئے کچھ مخصوص شخصیات ہوتی ہیں۔ بعض شخصیات اپنی ذات میں انجمن نہیں بلکہ ایک مستقل و مکمل ادارے کا درجہ رکھتی ہیں۔ ایسی ہی انفرادی شخصیات میں خان اختر ندیمؔ کا بھی شمار کیا جاتا ہے۔ ان کی یہ خوبیاں کسی کی مرہونِ منت نہیں بلکہ اُس میں ان کی اپنی خداداد صلاحتیں اور ان کے اساتذۂ کرام کی سرپرستی شامل ہے۔

خان اختر ندیمؔ کم عمری ہی سے ترقیٔ نعت کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اب یہ آپ کا ظرف ہے کہ آپ انہیں تسلیم کریں یا نہیں۔ ان کی شعبۂ نعت میں گراں قدر خدمات ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج اِن کے نام اور کام سے استفادہ کرنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے یہ وہ خوش قسمت انسان ہیں کہ جنہیں ابتدا ہی سے اسلامی تعلیم، شعر و سخن اور اصلاح و تربیت کا ماحول میّسر رہا ہے۔

جہاں نظامتِ محافلِ نعت **خان اختر ندیمؔ** کی پہچان ہے وہیں یہ ایک معتبر خطیب، ادیب، شاعر اور ثنا خوانِ رسول ﷺ کی حیثیت سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔ اپنے تو اپنے غیر بھی ان کی نعتیہ خدمات کا تہہ دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ اِن کی تصنیف کردہ کتب شعبۂ نعت میں عمدہ اور وقیع اضافہ ہیں۔

بنیادی معلومات

خان اختر ندیمؔ پیدائشی نام ہے۔ دنیائے شعر و سخن میں ندیمؔ ہیں۔ نجی اور نعتیہ زندگی میں خان صاحب، بھائی جان، سر، استاد، علاّمہ صاحب، فخرِ ملت اور فخرِ سندھ جیسے محبت بھرے القابات سے پکارے جاتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں درس و تدریس ذریعہء معاش ہے۔

اساتذہ کرام

خان اختر ندیمؔ نے ہر اہلِ علم سے علمی و روحانی فیض حاصل کیا ہے۔ اسکول و کالج و یونیورسٹی کی زندگی میں حضرت علاّمہ مولانا مولوی ممتاز احمد کاشمیریؒ، قبلہ والد گرامی صوفی ماسٹر منیر خان پیکرؔ اکبرآبادی نقشبندی اور پروفیسر انوار احمد زئی ان کے پسندیدہ استاد ہیں۔ بہ حوالہء شعر و سخن بلند پایہ نعت گو جناب خلش مظفر، فخرِ شعرائے پاکستان حضرت علاّمہ انورؔ بریلوی اور قابلِ عزت نام ور سندھی شاعر پروفیسر صوفی سرورؔ نواز بگھیو کے خان اختر ندیمؔ کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ یہ ان معزز شعراء سے دلی عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔

امتیازی وجہ شناخت

نظامتِ محافلِ نعت **خان اختر ندیمؔ** کی شناخت کا معتبر و معزز حوالہ ہے۔ ان کا شمار پاکستان کے قابلِ ذکر نقیبانِ محفل میں ہوتا ہے۔ سچ یہ ہے کہ حیدرآباد میں اہل علم حضرات کی نہ کوئی قدر ہے اور نہ کوئی سرپرستی کرنے والا ہے۔ ظاہری نمود و نمائش ناموری دِکھاوے، راتوں رات شہرت حاصل کرنے اور ریاکاری کے لئے ہزاروں روپے قربان کر سکتے ہیں مگر ایک ایسا انسان جو بہت کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اُسے کوئی آگے لانے کے لئے تیار نہیں۔ اتنی اچھی اور پُر تاثیر گفتگو کرنے والے کو تو بہت آگے ہونا چاہیئے تھا۔ مگر افسوس یہاں جی حضوری کرنے والے خوش آمدی تو اوّل درجے پر پہنچ جاتے ہیں۔ مگر صاحبان

علم و دانش کی حیثیت ثانوی ہوجاتی ہے۔ اہلِ دل حضرات کو حضوریٔ قلب کے ساتھ ان نکات پر خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

خان اختر ندیمؔ برجستہ، بروقت نظامت کے حُسن سے بخوبی واقف ہیں۔ فنِ نظامت کے حوالے سے ان کے کئی شاگرد فن کی بلندیوں کو چھو رہے ہیں۔ انھیں کمپیئرنگ کرتے ہوئے دیکھ کر بے شمار نوجوان نعتیہ کمپیئر بن گئے۔ بلند پایہ نعت گو **حضرت ادیبؔ رائے پوری** نے کچھ دیکھ کر ہی انہیں **شہنشاہِ نقابت** کے عمدہ لقب سے نوازا تھا، اس فن میں انہیں جو شہرت اور ملکہ حاصل ہے وہ ان ہی کا حصّہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں! بڑی بات ہے۔

خان اختر ندیمؔ کو سندھی، اردو، پنجابی، فارسی اور عربی زبانوں میں کئی ہزار اشعار زبانی یاد ہیں جس کا وہ نعتیہ محافل ومجالس میں برملا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ ان کی اس روانی کو دیکھ کر اہلِ دل عش عش کر اٹھتے ہیں۔ یہی نہیں اَحادیث مبارکہ، روایات اور قرآنی تراجم پر بھی مناسب نگاہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ **خان اختر ندیمؔ** اپنے اس انفرادی انداز کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ آپ نے راتوں کو جاگ کر اپنے آرام کو بالائے طاق رکھ کر اپنے خونِ جگر سے فنِ نظامت کی آبیاری کی ہے۔ تب کہیں جاکر اللہ رب العزت کے کرم بے پایاں، نبیء رحمت ﷺ کی نظرِ عنایت اور اپنے بزرگوں کی خدمت کے صدقے انھیں یہ مقام حاصل ہوا ہے۔ کسی بھی نعتیہ محفل میں ان کی شرکت محفل کو خوب سے خوب تر بنانے کی ضمانت ہوتی ہے۔

تصنیف و تالیف

خان اختر ندیمؔ نے شعبۂ تصنیف و تالیف سے وابستہ ہونے کے ناطے متفرق جہات میں اپنے جوہر دکھائے ہیں۔ مختلف دینی و ادبی موضوعات پر

اصلاحی ومفید مضامین، بچوں کے لئے کثیر کہانیاں مختلف رسائل وجرائد کی زینت بن چکے ہیں۔ شاعری وراثت میں ملی ہے۔ ابتدا میں پاکٹ سائز نعتیہ مجموعے مرتب کیے۔ قلمی وفکری جوہر کھلتے رہے۔ مطبوعہ کتابوں کی ترتیب ملاحظہ ہو۔

نام کتاب	مرتب	تاریخ طباعت
خزینۂ نعت	خان اختر ندیمؔ	ستمبر 1992ء
خزینۂ نعت ومناقب	خان اختر ندیمؔ	ستمبر 1993ء
خزینۂ مناقب سخی عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ	خان اختر ندیمؔ	طبع اوّل ستمبر 1995ء
خزینۂ مناقب سخی عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ	خان اختر ندیمؔ	طبع دوم نومبر 1997ء
منظوم اعتراف عزیز الدین خاکی	خان اختر ندیمؔ	1996ء

نعتیہ مجموعہ کلام **ساقیٔ کوثر ﷺ** 2004ء

ساقیٔ کوثر ﷺ **خان اختر ندیمؔ** کا اوّلین نعتیہ دیوان ہے۔ جس کی طباعت کا اہتمام انجمن عاشقانِ مدحت مصطفےٰ ﷺ اور آفتابِ ادب حیدرآباد کے زیرِ اہتمام عمل میں آیا۔ ساقیٔ کوثر ﷺ دراصل ساقیٔ حوضِ کوثر، شافع محشر ﷺ کی کرم فرمائی کا فیضان ہے۔ حیدرآباد سے شائع ہونے والے نعتیہ مجموعہ ہائے کلام کی روایت میں نعتیہ مجموعہ ساقیٔ کوثر ﷺ بھی ایک مثالی کارنامہ ہے۔ الحمدللہ اس مجموعۂ کلام کو انہوں نے اس قدر دلچسپی سے شائع کیا ہے کہ جو اسے دیکھتا ہے وہ تعریف کیے بغیر نہیں رہتا۔ عقیدت ومحبت کے اس ضخیم مجموعہ میں حمدیں، نعتیں، مناقبِ صحابہؓ وآل رسول ﷺ اور مناقب اولیائے کرام شامل ہیں۔ اب تمام ثنا خوانوں کا حق ہے کہ وہ **خان اختر ندیمؔ** کی نعتوں کو ضرور پڑھیں۔ اس لئے

کہ آپ کی کامیابی وکامرانی میں **خان اختر ندیمؔ** کی محنتِ شاقہ اور بھرپور ناظمانہ کاوشیں شامل ہیں۔

میلادِ حسّان صلی اللہ علیہ وسلم

خان اختر ندیمؔ کا دل و دماغ ہر لمحہ ذکرِ محبوب ﷺ سے سرشار رہتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی رات دن کی محنتوں سے حُبِ مصطفےٰ ﷺ اور اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ کو عام کرنے کے لیئے **میلادِ حسّان** ﷺ تصنیف کیا ہے۔ جس میں توصیف رب جلیل، مدحت مصطفےٰ ﷺ، انعقادِ محافل ذِکر رسول ﷺ، ولادتِ مصطفےٰ ﷺ، اخلاق و معراج مصطفےٰ ﷺ، فضائل و معجزاتِ مصطفےٰ ﷺ اور فضائل دُرود پر محبت بھری دلآویز اور عاشقانِ رسول ﷺ کے دلوں کو تڑپا دینے والی گفتگو کی گئی ہے۔ جو عاشق اسے ایک بار پڑھے گا وہ پڑھتا ہی چلا جائے گا اور ختم کئے بغیر دم نہ لے گا۔ آخرکار اشکبار ہوکر قربِ مصطفےٰ ﷺ کی منزل کو پالے گا۔

خان اختر ندیمؔ نے میلادِ حسّان ﷺ کو دورِ حاضر کی ضرورتوں کو مدِنظر رکھ کر تصنیف کیا ہے۔ انشاء اللہ میلاد ناموں کی دنیا میں موصوف کے اس کام کی خوب خوب پزیرائی ہوگی۔ ماشاء اللہ میلادِ حسّان ﷺ کی تمام روایتیں مستند اور جامع ہیں۔

غیرمطبوعہ کتب

(1) فضائل النعت

فضائل النعت میں نعت لکھنے، پڑھنے اور سننے کی افادیت پر گفتگو کی گئی ہے۔ یہ ان کی ایک اہم تصنیف ہے، جس میں فضائلِ نعت، مدارجِ نعت انتہائی جامع شرح وبسط کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب کے مسودے سے مصنف کی وسعت علمی اور بالغ نظری عیاں ہے۔ فضائل النعت کی اگر اشاعت ہوجائے تو مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب مبارکہ اردو نعتیہ نثری ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگا۔

(2) کرامات بعداز وصال حضرت سیّدنا سخی عبدالوھاب شاہ جیلانی رحمتہ اللّٰہ علیہ

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ اس کتاب میں مصنف نے کرامات بعداز وصال حضرت سیّدنا سخی عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ کی مشہور کرامات کا ذکر کیا ہے جو حضرت کے وصال سے آج تک ظاہر ہورہی ہیں یا مختلف لمحات میں ارادت مندوں اور زائرین سے سنی گئی ہیں۔

(3) مناقب قادریہ

خان اختر ندیمؔ اولیائے کاملین کے دامن سے وابستہ ہیں، انہوں نے شہباز لامکانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، مظہرِ شانِ ربّانی حضرت سیّدنا غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کے حضور لکھی گئی پاکستان کے نامور شعراء کی 100 مقبول ومعروف منفرد ویگانہ اور مشہور زمانہ مناقب کو اس کتاب میں شام کیا ہے۔

(4) الحاج سیّد قمرالزّمان شاہ اور الحاج گلشن الٰهی قادری کی نعتیہ خدمات

انعقاد محافل نعت اور اُس کے فروغ و ترقی میں حیدرآباد کی مثالی خدمات ہیں۔ ہر عاشق رسول ﷺ اپنی بساط اور حدود میں رہ کر زیادہ سے زیادہ محافل نعت کے انعقاد کی بھرپور کوششیں کررہا ہے۔ لیکن ان خدمات کیلئے دو نام بڑے نمایاں نظر آتے ہیں۔

حضرت الحاج سیّد قمرالزّماں شاہ صاحب

جہاں ایک نامور، اہلِ علم سیاستدان، ماہرقانون اور سابق اسپیکر سندھ اسمبلی ہیں۔ وہیں ایک پُر وقار دینی اور مذہبی شخصیت ہیں۔ ان کی نعتیہ کاوشیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ اب تک 52 کُل پاکستان محافل نعت منعقد کرچکے ہیں اور یہ خان اختر ندیم کے لئے ایک بڑا اعزاز ہے کہ اِن تمام محافل میں نظامت وخطابت کا شرف انہیں ہی حاصل ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ 9 سال تک بلا ناغہ ہر جمعہ بعد نماز جمعہ حیدرآباد اور حیدرآباد سے باہر مختلف اہلسنّت مساجد میں نعتیہ محافل آرگنائز کرتے رہے ہیں۔

قبلہ شاہ صاحب نے اپنے ذاتی خرچ سے کثیر ثنا خوانوں کو زیارت حرمین شریفین سے مشرف فرمایا۔ پاکستان کے 8 نامور نعت گو شعراء کے نعتیہ مجموعوں کی اشاعت فرمائی۔ تفسیر القرآن حضرت پیر کرم شاہ الازہری کا سندھی ترجمہ کرواکر مفت تقسیم کیا۔ دُرود مبارکہ پر مشتمل خوبصورت کتاب ''برکات الصلوات'' کی اشاعت فرمائی اور اُسے مفت تقسیم کیا۔ جب کہ **الحاج گلشن الٰھی فریدی جیلانی قادری** ایک معتبر، معزز اور قابلِ تعظیم انسان ہیں۔ بزرگ کتنے بڑے ہیں یہ اہل عشق و محبت زیادہ جانتے ہیں لیکن یہ کلیہ اور قانون ہے جو ایک اچھا انسان ہوسکتا ہے۔ وہ ایک بڑا بزرگ اور پیر بھی یقینی ہوسکتا ہے۔ حاجی صاحب کی شخصیت، ملنساری کم گوئی اور منکسر المزاجی کا عظیم مظہر ہے۔ نعت کیلئے آپ کی خدمات سب پر عیاں ہیں۔ دوست دشمن سب ہی حاجی صاحب پر جان نچھاور کرتے نظر آتے ہیں۔ حیدرآباد میں ہونے والی نمائندہ محافلیں اکثر آپ ہی کے زرِ کثیر سے سجائی جاتی ہیں۔

الحاج گلشن الٰھی صاحب وہ مہکتے گلاب ہیں جن کی مہک آپ ہر محافل نعت، محافلِ سماع، اجتماعاتِ اہلسنت، مجالسِ میلادِ مصطفےٰ ﷺ اور تمام مذہبی تقریبات میں یکساں محسوس کرسکتے ہیں۔ حاجی صاحب قبلہ تقریباً 1987ء سے دربار عالیہ سخی سیدنا عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ کے چیئرمین و خادم کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دربار عالیہ کی جدید انداز میں تدوینِ نو کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

اس کتاب میں حضرت سیّد قمر الزماں شاہ صاحب کی فروغِ نعت سے متعلق گراں قدر خدمات اور حضرت قبلہ حاجی گلشن الٰہی صاحب کی انگنت نعتیہ خدمات، دینی تنظیموں کی قیادت، علمائے اہلسنّت کی سرپرستی، بحیثیت چیئرمین دربار عالیہ کے لئے 20 سالہ خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بلاشبہ یہ

خان اختر ندیمؔ نقشبندی کا ایک تحقیقی جائزہ ہے۔ جسے پڑھ کر عاشقانِ رسول ﷺ جھوم جھوم جائیں گے۔

توجہ طلب

بارہویں اور گیارہویں شریف کے چاہنے والے اگر اپنا دستِ سخاوت دراز کریں تو ان پاکیزہ کتب کی اشاعت ہونا ناممکن بات نہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ کوئی دردمند دل، صاحب ذوق سخی انسان ان کتب کی اشاعت کا اہتمام کردے تو یہ بھی ایک بڑی کرامت ہوگی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس راہ میں خرچ کی گئی رقم کوئی دیکھ نہ پائے گا۔ مگر یہ ایسا صدقہ، ایسا کام ہوگا جس کا اجر ہمیشہ ملتا رہے گا۔

خان اختر ندیمؔ کی مندرجہ بالا کتب مقدسہ پیارے آقا صاحبِ لولاک ﷺ اور اولیائے کاملین کی محبت سے لبالب ہیں، جن سے عقائد و ایمان کی اصلاح اور محبتِ مصطفےٰ ﷺ میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔

انعامات و اعزازت

خان اختر ندیمؔ کے اعزاز و انعامات کی تفصیل طویل ہے جس کا یہاں احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ الحمدللہ انھیں مختلف دینی، سیاسی، سماجی تنظیموں اور مختلف اداروں کی جانب سے بے شمار ایوارڈ، اسناد اور میڈل مل چکے ہیں۔ مگر سب سے بڑا اور پُرکشش اعزاز و اکرام بتوسط حضرت الحاج سیّد قمر الزماں شاہ دربارِ رسول ﷺ میں حاضری کا شرف ہے۔ اس کے بعد دو مختلف اشخاص نے روانگی حرمین شریفین کے ٹکٹ کا اعلان کیا جو بعد میں منکر ہوگئے۔ اللہ عزوجل انھیں ہدایت عطا فرمائے۔

اب الحمدللہ محبتوں سے معمور شخصیت حضرت الحاج گلشن الٰہی صاحب نے انھیں ایک بار پھر حرمین شریفین میں حاضری کا مژدہ سنایا ہے۔ **خان اختر ندیمؔ** کے لیئے مختلف ایوارڈ واسناد، حوصلہ افزائی، اعترافِ حقیقت اور پذیرائی کا یہ سلسلہ امیدِ واثق ہے کہ کسی نہ کسی حوالہ سے جاری و ساری رہے گا۔ آمین

جماعت اہلسنت پاکستان (کراچی)

تقریظِ دِل نشین

امیر اہلِ سُنّت، فخرِ شریعت وطریقت، تاج العلماء، خطیبِ خوش بیان

حضرتِ علّامہ مولانا **سیّد شاہ تُراب الحق قادری**

دامت برکاتہم العالیہ کراچی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب **خان اختر ندیمؔ نقشبندی** سلمہ، کو فقیر معروف نعتیہ اسکالر، مدیر ماہنامہ حمد ونعت کراچی جناب شہزاد احمد کے توسط سے بخوبی جانتا ہے اور ان کی نعتیہ کاوشوں سے بحمدللہ ہر طرح آگاہ ہے۔ موصوف انتہائی نیک، اخلاص و اخلاق کا پیکر، صوفیا، علماء و اولیاء کی تعظیم وتکریم کرنے والے اور ہر لمحہ جذبہء حُبِ رسول ﷺ سے سرشار انسان ہیں۔

محترم جناب **خان اختر ندیمؔ** کی نعتیہ شاعری اور ان کی نظامتِ محفلِ نعت کی مقبولیت بامِ عروج پر ہے جو کسی سے مخفی نہیں۔ میرے پیشِ نظر انکی جامِ حُبِ رسول ﷺ سے بھرپور کتاب "**میلادِ حسّان** ﷺ" ہے۔ جس میں انہوں نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ، معراجِ مصطفیٰ ﷺ، فضائلِ انعقادِ ذکرِ حبیب ﷺ اور درُود وسلام کی قندیلیں روشن کی ہیں۔

جناب **خان اختر ندیمؔ** کی تحریر کردہ کتاب کو فقیر نے جہاں جہاں

سے پڑھا خوب سے خوب پایا۔ **میلادِ حسّان** ﷺ میں جا بہ جا برملا خوب صورت اشعار، احادیثِ مبارکہ اور مستند روایات کے استعمال سے مصنف کی استعدادِ علمی کا اظہار نمایاں نظر آرہا ہے۔ کتاب ہٰذا میں حضور ﷺ کے فضائل و مناقب وکمالات بھی اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں۔ جسے ہر عاشقِ رسول ﷺ پڑھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ اٹھے گا۔

مجموعی طور پر "**میلادِ حسّان** ﷺ" عشقِ رسول ﷺ کا عظیم مرقع ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اپنے پیارے حبیبِ لبیب رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے وطفیل اسے قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین۔

از احقر سیّد شاہ تراب الحق قادری ۲۵ جنوری ۲۰۰۳ء

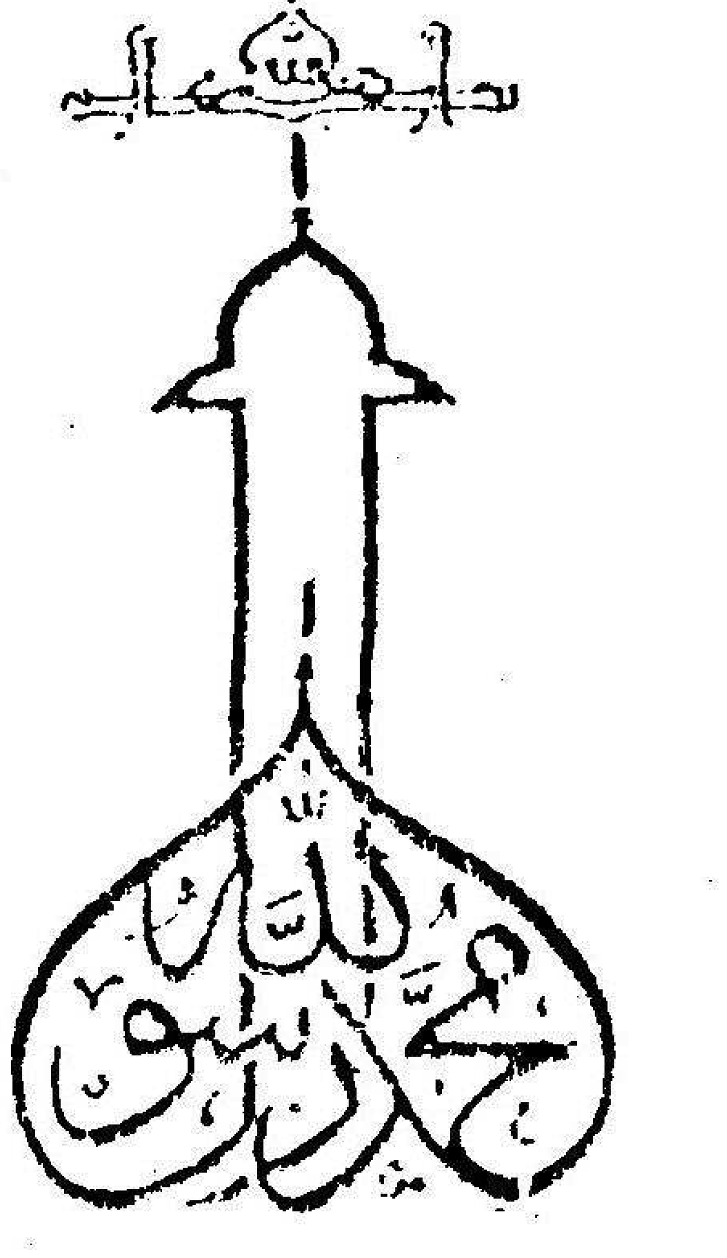

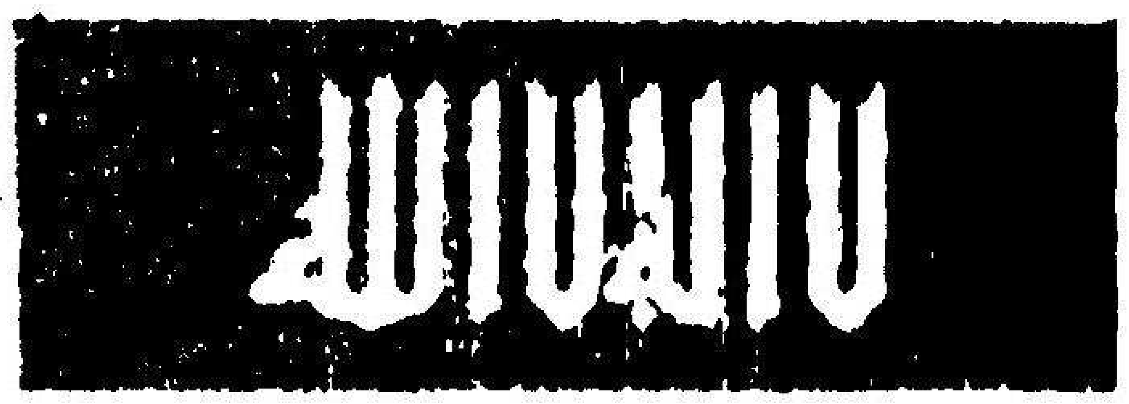

عطاءِ حوصلہ پرور

از درگاہِ عالیہ

فخرِ اہلِ سنّت، مجاہدِ ملّت، خطیبِ بے مثال، مفتیِ زمن، ذاکرِ خیرُ الانام ﷺ

حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی دامت بَرَکاتہم العالیہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نَحمَدُہ وَ نُصَلّی وَ نُسَلّمِ عَلٰی رَسُولِہ الکَرِیمُ ○

پیشِ نظر ہے کتاب ''میلادِ حسّان'' اور مصنّف ہیں برادرِ دینی و یقینی خان اختر ندیمؔ نقش بندی سلّمہٗ الرّحیم جو نعت گو بھی ہیں نعت خواں بھی، لب و لہجہ بھی رکھتے ہیں اور خوبصورت آواز کے بھی حامل ہیں، دل کش اور نفیس اندازِ خطابت سے بھی واقف ہیں، ساتھ ساتھ آدابِ مخاطبت پر بھی عبور رکھتے ہیں، نہایت مودّب اور سلیقہ شعار انسان ہیں، جب اسٹیج پر معلن کے فرائض انجام دیتے ہیں تو ہر سامع سبحان اللہ پکار اٹھتا ہے، کئی نعتیہ رسائل کے مرّتب بھی ہیں اور اچّھے منتظم بھی۔ حال ہی میں ان کے نعتیہ مجموعۂ کلام ''ساقئ کوثر ﷺ'' کی بھی اشاعت ہوئی ہے۔ جسے عقیدت و محبت سے پڑھا جا رہا ہے۔ پیشِ نظر کتاب بھی اِن کی کاوشوں کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے جو اہلِ ذوق کو گرما کر داد و تحسین حاصل کرے گا۔ ماشاء اللہ کتاب آسان، زبان دل چسپ اور انداز اثر پزیر ہے۔ قاری اور سامع دونوں کے دلوں میں شمعِ ایمانی کی لو کو تیز کرنے والی تحریریں 'میلادِ حسّان ﷺ'' میں شامل ہیں۔ چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔ حمدِ ربِّ جلیل و نعتِ رسولِ مقبول ﷺ، دُرودِ مبارَک کے فوائد و برکات و اہمیت، شیر خوار بچّا اور دُرود شریف، شہد کی مکّھی اور

دُرود شریف، فوائد ذکرِ رسول ﷺ، میلادِ مصطفےٰ ﷺ اور ابولہب، محبتِ مصطفےٰ ﷺ، صحابہؓ اور محبتِ رسول ﷺ، اخلاق نبوی ﷺ، تخلیق نورِ محمّد ﷺ، ولادتِ مُصطفیٰ ﷺ، معراج مصطفےٰ ﷺ، معجزات مصطفےٰ ﷺ کے بیان میں سات عظیم معجزات کا ذکر، مدینہ منورّہ، شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فاتحہ و دعا کا طریقہ، پوری کتاب تو فقیر نہ پڑھ سکا البتّہ جستہ جستہ مطالعہ کیا، سہو اور خطا ہر انسان سے ممکن ہے، کہیں اگر فقیر سے بھی چُوک ہوگئی ہو تو اُس کا ذمّہ دار مجھے ہی گردانا جائے۔ دُعا ہے کہ اَللہ تعالیٰ اِس کتاب کو مقبول و مستجاب فرمائے آمین۔ میلاد کی محافل میں پڑھنے کے لیے یہ ایک عمدہ اور نفیس کتاب ہے۔

فقط

فقیر قادری احمد میاں برکاتی

رئیس الجامعہ

دارُ العلوم احسن البرکات حیدرآباد

۲۸ نومبر ۲۰۰۴ء ۱۵ شوال ۱۴۲۵ھ

اظہاریہ

باعثِ تخلیقِ کائنات حضرت احمدِ مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ ﷺ کا آفتابِ رسالت طلوع ہوتے ہی کائنات کے گوشے گوشے میں مدحتِ مصطفےٰ ﷺ کی کرنیں جگمگانے لگیں، خالقِ کائنات نے اپنے حبیب ﷺ کے جس محبّ کو توفیقِ ثنا عطا فرمائی وہ بذریعہ زبان یا بوسیلہ قلم دنیائے عشق کے در و بام منوّر کرنے لگا۔ مدحِ خالقِ وخلایق نے بہ نفسِ نفیس بھی کئی مستند صحابہؓ سے اپنی مدح سماعت فرما کر انہیں انعام و اکرام سے نوازا، اگرچہ حق تو یہ ہے کہ کسی انسان سے مدحِ رسول ﷺ کما حقہٗ ہوسکی ہے نہ ہو سکے گی۔ حضرت حسّان بن ثابتؓ، حضرت امام بوصیریؒ، حضرت امام فخر الدین رازیؒ، شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ، حالیؔ شبلیؔ، انیسؔ، دبیرؔ، اقبالؔ، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ، شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمت اللہ علیہ، حفیظؔ، بہزادؔ اور حضرت علامہ شفیع اوکاڑویؒ جیسے اکابر نے توصیفِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے اپنی زندگیاں وقف کردیں مگر۔۔۔۔ کنارا ہو تو کوئی پائے، ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کی بلندی تک خالقِ مصطفیٰ ﷺ کے سوا بھلا کس کی پہنچ ہے!!

ہو سکے کس سے بیاں شانِ رسول عربی
خالق کل ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی

''وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ'' کا بھی مفہوم یہی ہے، پس میں بھی ان ہی پیارے آقا ﷺ کا ادنیٰ غلام ہوں، آپ ﷺ کا ذکر ہی میری روح ہے، حُبِ مصطفیٰ ﷺ میرے رگ و پے میں سمایا ہوا ہے۔ مدحِ مصطفیٰ ﷺ ذکرِ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ اور ذکرِ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ میرا شغل ہے۔ اپنے استاد اور روحانی راہنما محترم جناب سیف محمد شیخ چشتی اجمیری کی دعاؤں سے بحثیت نعت گو، نعت

خواں اور نعت کمپیئر اپنے عمدہ لب و لہجے کی بدولت حیدرآباد اور بیرونِ حیدرآباد اپنی انفرادی شناخت کرا چکا ہوں، کتابی صورت میں بھی میری چند تالیفات اہلِ ذوق کے دلوں کو گرما کر شرفِ تحسین حاصل کر چکی ہیں جن میں خزینۂ نعت، خزینۂ منقبت بحضور سیّدنا سخی عبدالوّہاب جیلانیؒ، خزینۂ نعت و مناقب اور مناقبِ اولیاءِ عظام شامل ہیں علاوہ ازیں پاکستان کے نوجوان نعت گو نعت خواں اور کثیر نعتیہ دواوین و منتخاباتِ نعت کے مصنّف و مؤلّف حضرت عزیزالدّین خاکیؔ القادری کے لیے متعدد شعراءِ کرام نے جو منظوم خراجِ ہائے تحسین پیش کیے ہیں، میں اُنھیں بھی بہ عنوانِ ''اعتراف'' مرتّب کر کے شایع کرا چکا ہوں نیز ماہِ ربیع الاوّل مطابق اپریل ۲۰۰۴ء میں میرا پُرکشش نعتیہ مجموعہ کلام ''ساقی کوثر ﷺ'' الحمدللہ عاشقان و مدّاحانِ رسول ﷺ سے داد و تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اِس مجموعے میں کُل ایک سو پچھتر (۱۷۵) نعتیں، منقبتیں، قطعے اور سلام شامل ہیں جن کو متعدد مدح خوانانِ رسول ﷺ بڑی عقیدت اور شوق کے ساتھ محفلوں میں پڑھ رہے ہیں۔ اِن مدح خوانوں میں نفیس احمد قادری، نذیر احمد فریدی، نفیس عالم فریدی، محمد اقبال انجم، حضرت صوفی محمد جمیل خان نقش بندی، حضرت خان محمّد سہروردی، حضرت منشی احمد قریشی، عظمیٰ احسان، عبدالقادر ملک سکھری، حضرت سائیں منظور حُسین کھوکھر، لطیف ہاشمی، فاروق رحمانی، عبدالرؤف میمن، اشفاق الدّین قریشی، سیّد فہد علی، اویس متین، قاری عمیر، ثناءاللہ سہروردی، عامر عقیل سجل ایم ایف، نعمان تنویر، عطاالرّحمان قاسمی فریدی، خورشید احمد کراچی، پاکستان کے نامور بزرگ مدح خواں حضرت سعید ہاشمی کراچی، سائیں صغیر ہاشمی اور سیّد محمد فصیح الدّین سہروردی کے اسماء گرامی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بابا شفیق وارثی کراچی، نعت گو عبدالصمد قادری اور میرے شاگرد فہیم الدّین انجم وہ حضرات ہیں جنھوں نے میری نعتوں کو اپنی مترنم آواز میں ڈھال کر اپنے آڈیو ایلبم میں شامل کیا۔ پاکستان کے ہر دل عزیز بلند پایہ ثنا خواں جناب الحاج محمد یوسف میمن کراچی، نعت خواں جناب علیم

الدّین اور اشتیاق قادری نے بھی میری چند نعتوں کو مقبولِ عام بنا کر مجھ پر احسان فرمایا۔ جناب الحاج محمد یوسف میمن کے لحن میں پڑھی گئی نعت۔

میں ہوں اس خیال میں گم تری نعت پڑھتے پڑھتے
کہ ہوا ہوں دَر پہ حاضر تری بات کرتے کرتے

میری اس نعت کو بابا شفیق وارثی نے اپنے والیم میں شامل کیا۔

جس کی نبی کی نعت سے وابستگی رہی
اس کی جہانِ عشق میں شہرت بڑی رہی

سائیں منظور حُسین کھوکھر نے میری اس نعت کو اپنی دلکش آواز میں پڑھ کر مقبول عام بنایا۔ اور یہی نعت ایف ایم اور سچل ایف ایم سے پڑھی گئی۔

عزت میں یوں تو آدمؑ و عیسیٰؑ بھی کم نہیں
سرکارؐ سے زیادہ مگر محترم نہیں

برادرِ عزیز ثنا خوانِ رسول ﷺ محمد حنیف شیخ شیرازی میری کثیر نعتوں کے علاوہ اس نعت کو ہر محفل میں اکثر پڑھتے رہتے ہیں۔

وہ سبز گنبد دکھا رہے ہیں ہماری بگڑی بنا رہے ہیں
کرم ہوا ہے مدینے والے ہمیں مدینے بلا رہے ہیں

معروف ذاکرہِ رسول ﷺ آپا فیروزہ ندیم عظیمی کی رہائشگاہ پر منعقدہ محفل میں محترم حافظ مستقیم نے میری ایک مشہور نعت پڑھی جس کے مقطعے کو اِس قدر سراہا گیا کہ سامعین پر وجد کا عالم طاری ہوگیا، ہر طرف کیف و مستی کا ظہور تھا۔ لوگوں نے اُسی عالمِ کیف میں کھڑے ہو کر پندرہ منٹ تک اِس مقطعے کا ورد کیا:۔

تجھے ایک بار تو مل چکی ہیں دیارِ پاک کی قربتیں
تجھے پھر بُلائیں گے مصطفیٰ ﷺ تو ندیم کیسے ملول ہے

برادرِ عزیز نام ور ثنا خواں محمد افسر شیخ چشتی سلیمانی نے میری ایک حمد اور ایک نعت پی ٹی وی پر پیش کی۔ میرے شاگردانِ رشید محمد ندیم اقبال اور محمد

جہاں گیر نقش بندی کو میری سندھی اور اردو نعتیں سب زیادہ پڑھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ اس طرح محمد اشفاق شیخ، محمد ارسلان اور سید علی احمد میری نعتیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ میری نعتوں کا ایک آڈیو کیسٹ بھی ریکارڈ کرا رہے ہیں۔

ماہ ربیع الثانی مطابق ۲۰۰۴ء میں میرے دوست اور نہایت کرم فرما سلیم قریشی پروپرائٹر بسم اللہ آٹوز اور معروف ثنا خوانِ رسول جناب محمد جاوید فریدی خادمِ مکی شاہ بابا کے زیرِ اہتمام منعقدہ جشنِ سخی عبدالوہاب جیلانیؒ میں میرے مجموعہ نعت "ساقی کوثر ﷺ" کی تقریب تعارف کے موقعے پر پاکستان کے عظیم نام ور قوال امجد فرید صابری نے ہم نواؤں کے ساتھ میری یہ نعت پڑھی:۔

مدینے کی گلی ہو اور میں ہوں	عنایت آپ کی ہو اور میں ہوں
ندیم اب تو یہ کہتا ہے مرا دل	کہ بس اُن کی گلی ہو اور میں ہوں

جس کو سن کر سامعین کے قلب شہر نبی ﷺ کی طرف کھنچنے لگے اور وجد طاری ہو گیا۔ دیگر کئی مقامات پر بھی "ساقی کوثر ﷺ" کی تقریب تعارف منائی گئی۔

احاطہ درگاہ عالیہ سخی سیّدنا عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ میں منعقدہ تقریب میں خطیب اہلسنت فخر پاکستان حضرت علاّمہ کوکب نورانی اوکاڑوی، محترم لطیف اجمیری بخاری پریس کے زیرِ اہتمام جشن خواجہ غریب نواز کے موقع پر تعارفی تقریب میں، چیئرمین رؤیت ہلال کمیٹی حضرت علاّمہ مفتی منیب الرحمان اور کراچی میں جناب تبسم الٰہی کی رہائشگاہ پر منعقدہ تقریب میں پرڈیوسر کیو ٹی وی خلیل احمد وارثی، معروف ثنا خواں اویس رضا قادری، حیدر آباد میں رہنما سنی تحریک پُر عزم شخصیت جناب محمد خالد قادری جبکہ انجمن فدائیان پاکستان سرے گھاٹ کی جانب سے کتاب کی تقریب تعارف پیر طریقت حکیم سیّد اکرام حسین سیکری چشتی کے دست مبارک سے عمل میں آئی۔ جس میں معززین کو "ساقیٔ کوثر" کے نسخے پیش کیے گئے۔ اس تقریب کے آرگنائزر جناب سیف محمد شیخ اور سراج

الدین آرائیں تھے۔ مذکورہ بالا تمام تقریبات میں ثنا خوانانِ رسول ﷺ، علماءِ کرام، مشائخِ عظام اور دیگر فدائیانِ رسول ﷺ نے اپنے اپنے خطبات میں اِس کم ترین کو خوب صورت جملوں، مثالی محبتوں کے ساتھ زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ اِن لمحات میں میرے شاگرد نعت کمپیئر رفیق احمد شیخ فریدی اور محمد احمد شیخ کی ناظمانہ کاوشیں مجھے بھرپور توانائی بخشتی رہیں۔ جبکہ معروف کمپیئر جناب محمد سلیم میمن اور جناب محمد سلیم انجم رحمۃ اللہ علیہ کی دلپذیر محبتیں بھی ہر لمحہ شاملِ حال رہیں۔ مجھے اوائل عمر سے ہی پڑھنے لکھنے کا بہت شوق رہا ہے جو مسلسل جاری ہے۔ میں نے ۱۹۷۵ء میں پی ٹی سی کیا۔ ۱۹۷۶ء میں بحیثیت پرائمری اسکول ٹیچر گورنمنٹ پرائمری اسکول پٹھان کالونی میں خدمت انجام دیں۔ ۱۹۷۷ء میں جامعہ تعلیم القرآن کراچی سے دورہ تجوید و قرائت کیا۔ ۱۹۷۸ء میں سٹی کالج حیدرآباد سے بی اے سیکنڈ پوزیشن میں پاس کیا۔ ۱۹۸۰ء میں سندھ یونیورسٹی سے ایم اے اردو فرسٹ پوزیشن میں کیا، تقریباً نو سال گورنمنٹ پرائمری اسکول ریلوے کالونی (امریکن کوارٹرز) میں بحیثیت انچارج صدر مدرس متعین رہا۔ ۱۹۹۲ء میں علامہ اقبال یونیورسٹی سے بی ایڈ کیا۔ ۱۹۹۳ء میں بحیثیت ایچ ایس ٹی پروموشن ہوا اور گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول موری منگر میں نونہالوں کو زیرِ تعلیم سے آراستہ کیا اور اب بحیثیت ایچ ایس ٹی گورنمنٹ مرزا قلیچ بیگ ہائر سیکنڈری اسکول و کالج پھلیلی میں انچارج شعبہ فنون لطیفہ اور تدریسِ اُردو خدمات انجام دے رہا ہوں۔ میرے مضامین اور کہانیاں وغیرہ پاکستان کے متعدد رسائل و جرائد کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ تقریر کے حوالے سے بھی مجھے میرے آقا ﷺ نے سرخ رُوئی سے نوازا ہے۔ میں نے نظامتِ محفلِ نعت یا محفلِ میلاد میں جہاں جہاں بھی اور جس جس انداز سے بھی ذکرِ رسول ﷺ کیا حاضرینِ محفل ہمیشہ بہت لطف اندوز ہوئے، بارہا یہ فرمائش کی گئی کہ ایمان کو تازہ کرنے، دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کی جوت جگانے اور شوق و ولولہ پیدا کرنے والی یہ باتیں کتابی شکل

میں بھی آنا چاہئیں تاکہ اہلِ حاجت کی کثیر تعداد مستفید و مستفیض ہوسکے، لہٰذا اِس ناچیز نے اللہ جَلّ شانہٗ اور اُس کے محبوب ترین رسول ﷺ کے کرم بے حد پہ تکیہ کر کے بزرگوں اور دوستوں کی محبتوں کے سہارے اپنے محبوب موضوع یعنی میلاد مصطفیٰ ﷺ کی رقم طرازی شروع کردی۔

نہیں تابِ قلم اتنی کی ذکرِ مصطفیٰ لکھے
مگر اُنؐ کی محبت میں قلم جنبش میں آتے ہیں

اور جب ایسا ہوتا ہے تو انوار و تجلّیات کے دَر کُھلتے چلے جاتے ہیں، ''میلادِ حسان ﷺ'' کی تیاری کے دوران یہ خیال بہ طور خاص میرے ذہن میں رہا کہ آسان زبان اور دل چسپ و مؤثر انداز میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی، رسول کریم ﷺ کے عظمت و کمالات اور لایقِ اتباع بزرگانِ دین کا ذکر کرکے اُمت مصطفیٰ ﷺ کے بچوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں کے دلوں میں شمع ایمان کی لو بڑھائی جائے، اُنھیں ذہنی اور عملی بے راہ رَوی سے بچا کر اخلاقِ حَسنہ کے زیور سے مزیّن کیا جائے تاکہ اُمتِ مسلمہ صحیح معنوں میں اللہ جل جلالہٗ کی رحمت اور اپنے شفیق آقا ﷺ کے کرم کی مستحق بن سکے اور پھر یہ سلسلہ نسل در نسل جاری و ساری رہے۔ بہرکیف اب یہ کتاب ''میلادِ حسان ﷺ'' آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔

روح کو اپنی شاد کام کرو
روز ذکرِ شہِ انام کرو

چاہتے ہو جو اُنؐ سے نسبت خاص
ذکر دُنیا میں اُن کا عام کرو

جس سے خوش ہوں خدا اور اس کا رسولؐ
زندگی بھر بس ایسے کام کرو

درس ہے یہ رسول اکرمؐ کا
آدمیت کا احترام کرو
جو نبی نے عطا کیا ہے ندیمؔ
تم بھی رائج وہی نظام کرو

میری جملہ کتب میرے محترم بزرگوں اور پُرخلوص دوستوں کی گرم گستری سرپرستی اور گوناگوں تعاون کے سبب ہی سے مرہونِ اشاعت ہوئیں ورنہ مجھ جیسے گناہ گار اور کم سواد شخص کے لیے یہ ہرگز ممکن نہ تھا۔ زیرِ نظر تازہ ترین کتاب ''میلادِ حسّان ﷺ'' بھی انہیں کرم فرماؤں کے بے لوث تعاون کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میرے مرشد اعلیٰ پیر طریقت رہبر ملّت مجاہد اہل سنّت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدّث علی پوری رحمت اللہ علیہ، میرے روحانی پیشوا گنجینۂ فیوض و برکات سیّدنا حضرت سخی عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ، میرے والدِ گرامی اُستاد الاساتذہ معروف نعت گو متعدد کتبِ درسی کے مصنف حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکرؔ اکبر آبادی نقش بندی مجدّدی اور میرے اُستادِ محترم اُستاد الشعراء فخرِ پاکستان حضرت علّامہ قبلہ آنور بریلوی کا مجھ ناچیز پر اِس قدر فیض و کرم ہے کہ میں ہر کٹھن مرحلہ بے تکان عبور کرتا چلا جاتا ہوں۔ پاکستان میں فروغِ نعت کے حوالے سے انفرادی اور مثالی شخصیت کثیر مجموعہ ہائے نعت کے مصنف و مرّتب نعتیہ انسائکلو پیڈیا کے خالق نعت گو شعراءِ پاکستان کے تذکرہ نگار شہزاد احمد کی بے لوث گراں قدر خدمات کے سبب سے میرا مجموعۂ نعت ''ساقی کوثر ﷺ'' تکمیل پزیر ہوا اور موصوفِ محترم ہی کے محبت بھرے اصرار اور تعاون کے نتیجے میں ''میلادِ حسّان ﷺ'' کی سعادت میرا مقدر بنی۔ میرے کرم فرما دوست اور شاگرد خاص عاشقِ رسول ﷺ شاعر اور کمپئیر شریف الدّین نیّر کی بھرپور اعانت، سابق ڈپٹی چیئرمین سینیٹ حضرت الحاج سیّد قمر الزّماں شاہ کی محبّت اور کشادہ دستی، سرمایۂ نعت مصطفےٰ ﷺ

بابائے ترقّی نعت حضرت قبلہ الحاج گلشن الٰہی فریدی الجیلانی کی نوازشات، عاشقِ رسول، سراپا منکسر المزاج پیر طریقت حضرت صوفی محمد اقبال شاہ چشتی مُعینی ظہوری مجازی، خادم دربار عالیہ مجازیہ یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد کی دعا و عطائے سخاوت، لائقِ احترام صوفی شبیر احمد قاسمی اور صوفی عبدالسّلیم خان قاسمی نقش بندی کی محبتیں، پاکستان کے ہمہ جہت و ہمہ صفت استاد شاعر جناب خلشؔ مظفّر کی کرم فرمائی اور اکبر علی خان گلف شوز سرے گھاٹ کی خدمات بھی کتاب ہٰذا کی تیاری میں انتہائی قابلِ قدر حد تک معاون رہیں۔ اس طرح پروپرائٹر سٹی ٹیسٹی کچن برادرم سعید احمد نے اس دینی کام کی اشاعت میں ہمیشہ کی طرح بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کیا۔

روزنامہ ''جرأت'' کراچی حیدرآباد کے بیورو چیف ریاست علی ناغرؔ، اسپورٹس رپورٹر ہارون آرائیں، محترم سائیں غلام مصطفےٰ جیلانی بلوچ، ہردلعزیز کرم فرما شاگرد مشتاق علی آرائیں، میرے پُرخلوص اور متحرّک دوست آل راؤنڈر رپورٹر برائے روزنامہ ''جرأت'' جناب عبدالوحید غوری (جن کی اشتہاری اور اخباری کاوشیں لائقِ تعریف ہیں اور جو ازراہِ محبّت اکثر اخبارات و رسائل میں میرا تعارف اور مضامین وغیرہ شائع کراتے رہتے ہیں)، صدر آل پاکستان اخبار فروش فیڈریشن بزرگ راہ نما سابق صوبائی وزیر و رُکن صوبائی اسمبلی محترم سیّد افضال احمد شاہ، برادرِ مکرم ممتاز احمد رانا صاحب انجینئر جامشورو، مدّاحِ مصطفےٰ ڈاکٹر محمد اسلم میمن، محمد اقبال میمن نقش بندی محمودی، ممتاز دانش ور پروفیسر عتیق جیلانی، محترم لیاقت علی عبّاسی، سیکریٹری جنرل انجمن شیدائیانِ رسول ﷺ، جناب محبوب عالم شیروانی، معزز و محترم برادرِ عزیز ایڈمنسٹریٹر اوقاف جناب محمد سلیم شیخ، محترم سیّد محمد ناصر علی شاہ ایڈووکیٹ اور میرے ہردلعزیز ثنا خواں شاگرد پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید ندیم (ایم بی بی ایس۔ ریاض) نے بھی میری مسعود کاوشوں میں میرا ہاتھ بٹایا۔ استاد محترم سائیں سرور نواز بگھیو، میرے کرم فرما جناب مقبول

شارب، حضرت قبلہ وجاہت شوقی (مرحوم) جناب رشید ہمدم اور معروف شاعر عابد شیخ کے محبت بھرے اور حوصلہ افزا منظومات بھی کتاب ہٰذا کی زینت ہیں۔ میرے شاگرد برادران محمد عرفان، محمد عارف، محمد افضل اور محمد آصف (ابراہیم انٹر پرائزز شاہی بازار) کی ارادت مندی بھی حوصلہ افزا رہی۔ میری اہلیہ محترمہ نصرت ندیم صاحبہ، میری صاحبزادی ثوبیہ اور داماد محمد جاوید ریاض، صاحبزادے حسّان احمد خان اور صاحبزادیوں صباحت فاطمہ اور مدحت فاطمہ نے ساقیٔ کوثر ﷺ اور میلادِ حسّان ﷺ کے تحریری مراحل میں بڑے ذوق وشوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ ساتھ ساتھ اس نیک کام میں ملنسار مخلص۔ حیدرآباد میں ترقیٔ نعت کی نمائندہ شخصیت جناب محمد اکرم اختر القادری (محمود ایکو ساؤنڈ) نے بھی اپنی بھرپور محبتوں کا اظہار کیا۔ جب کہ معروف براڈ کاسٹر ریڈیو پاکستان جناب محمد الیاس رضا نے بھی اس کاوش کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

''میلادِ حسّان'' میں جابہ جا آیاتِ مقدسہ اور احادیثِ مبارکہ نقل کی گئی ہیں، میں عالِم تو نہیں لیکن علماء سے کسبِ فیض ضرور کیا ہے جن میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جمال الدین بغدادی القادری، حضرت علامہ دل شاد احمد صدیقی، علامہ ڈاکٹر قاری حافظ محمد سلیمان اعوان، اور مولانا مقبول احمد نوری نعت خواں کے مستند نام نامی شامل ہیں، مزید برآں میرے اِس توشۂ آخرت کو فخرِ اہلِ سنّت سراپا رشد وہدایت حضرت مفتی احمد میاں برکاتی اور خطیب پاکستان امیرِ اہل سنّت حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری (کراچی) نے بھی جستہ جستہ ملاحظہ فرمایا اور میری کاوش کو سراہتے ہوئے اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی اگرچہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ:-

اِس ندیم خطا کار سے ہوگیا کیا
ان کی تعریف و توصیف کا حق ادا

ختم ہے بس یہیں اِس کا زورِ بیاں
وہ کہاں میں کہاں، وہ کہاں میں کہاں

چنانچہ اِس خطا کار سے کسی جگہ کسی نوع کی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو جن محترم قاری کی نگاہ میں آئے وہ ازراہِ نوازش مجھے ملاقات کا شرف عطا فرما کر یا مراسلت کے ذریعے یا بہ وسیلۂ ٹیلے فون آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ میری بھی اور آئندہ ایڈیشن میں کتاب کی بھی اصلاح ہوسکے۔ مجھ کمترین کو کسی تعریف و توصیف کی ہرگز ہرگز حاجت نہیں، خالقِ دو جہاں اور باعثِ تخلیق دو جہاں ﷺ کی خوش نودی ہی میرا عظیم و مبارک سرمایہ ہے۔ میرے کرم فرماؤں کی تعداد کثیر ہے، جن محترم ہستیوں نے میری کتابوں کے سلسلے میں کسی طور بھی معاونت فرمائی اُن کا تعارف اوپر آچکا ہے، ممکن ہے بعض معاونینِ کرام کے اسماءِ گرامی سہواً ضبطِ تحریر میں آنے سے رہ گئے ہوں، میں غائبانہ بھی تمام محترم حضرات کا ممنون ہوں اور اِس یقین کے ساتھ دعا گو بھی کہ اللہ رحیم و کریم اِس مبارک کاوش کے اجرِ حسن میں میرے ساتھ اُنھیں بھی شریک رکھے گا، یہ دُعا اُن مومنین کے لیے بھی ہے جو مجھ سے متعارف نہیں ہیں، مجھے یقین ہے کہ اگر انھیں بھی اِس کارِ مسعود میں تعاون کا موقع ملتا تو ہرگز گریز نہ فرماتے، اِسی حُسنِ ظن کے حوالے سے میں اُن سب کے حق میں بھی دُنیا و عقبیٰ میں خیرِ کثیر کا طالب ہوں۔

ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ میلادِ حسّان ﷺ کے لکھنے کی ابتداء میں نے 1987ء میں اپنی زوجہ محترمہ کے اصرار پر شروع کی تھی۔ کیونکہ وہ محافلِ میلاد کے انعقاد سے خصوصی عقیدت و محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ کی زندگی میں یہ کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ لیکن اب میلادِ حسّان ﷺ کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اللہ رب العزت اِس کتاب مبارکہ کے صدقے اور وسیلے سے تمام

مومنین، مومنات، تمام مسلمین و مسلمات اور بالخصوص میری پیاری اہلیہ محترمہ مرحومہ کوثر بانو کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

نیز قارئین میلادِ حسان ﷺ سے التجا ہے کہ وہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی معطر ساعتوں میں مجھے اور میرے اہل خانہ کو اپنی خصوصی دُعاؤں میں ضرور یاد رکھیں کہ اللہ رب العزت بہ وسیلہء مصطفیٰ کریم ﷺ میرے جائز مسائل کو جلد سے جلد مقبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات بے حد ہے اور اُس کی رحمت بے حدّ و بے حساب ہے۔

آمِیْنْ بِجَاہِ سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنْ ﷺ

خادم ثنا خوانانِ مُصطفیٰ ﷺ

خان اختر ندیمؔ نقشبندی

ایم اے ایم ایڈ

ثنا خوان و نقیبِ ایوانِ نعت پاکستان

شعبہ تعلیمات حکومت سندھ

بندہِ پرور دگارم اُمّتِ احمد نبیؐ
دوست دارِ چار یارمؓ تابہ اولادِ علیؓ
مذہبِ حنفیہؒ دارم ملّتِ حضرت خلیلؑ
خاکِ پائے غوثؒ اعظم زیرِ ظلِ ہر ولیؒ

—o—

میرے مضمون کو یارب صدائے لامکاں کردے
میں تیرا ذکر لکھتا ہوں، تو مقبول جہاں کردے
خیال و فکر کو میری، جہاں میں آشنا کردے
مرے ہر لفظ کو وقفِ حقیقت اے خدا کردے

بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمُ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ۔ وَالصَّلوٰاتُ وَالسَّلَامُ علیٰ سَیّدِالمُرسلین صَلَّی اللہ عَلَیک وَسَلَّم۔ وَرَفَعنالک ذِکرک۔ صَدَقَ اللّٰہُ العلیُ العَظِیمُ۔

توصیفِ ربِّ جلیل

صاحبو! تمام تعریفیں اصولاً اللہ جلّ شانہٗ کے لیے ہیں جس نے ایک لفظ ''کُن'' سے یہ لامحدود رنگارنگ کائنات پیدا فرمائی، جس کے تمام حسن و جمال میں خود اُسی کی جھلک نمودار ہے۔ وہی سب کا خالق مالک اور رازق ہے۔ وہ حَیّ و قیّوم ہے، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔

اَمّا بعد! بے شمار دُرود وسلام اُس کے حبیبِ باصفا، معدنِ جود وسخا، رفیع الدرجات، وجہ وجودِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور لاکھوں کروڑوں سلام اہلِ بیتِ کرام اور صحابہِ عظام رضی اللہ عنہم پر کہ جن کے تاریخ ساز کردار تا قیامت عقل و شعور والوں کے لیے راستے کے چراغ ہیں۔

اللہ ربُّ العزّت کا ہم پر یہ احسان کتنا بڑا ہے کہ اَحسنِ تقویم میں ہماری تخلیق فرمائی، انسان بنایا اور عقل وشعور سے مکرّم فرما کر ہمیں تاجِ اسلام سے سرفراز فرمایا۔ الحمد للہ ہمارا مذہب اسلام ہے جو دیگر تمام مذاہب سے اَرفع و اعلیٰ ہے۔ انسانی فطرت سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے گویا جامع کمالات ہے۔

اسلام کی بنیاد ایمان پر ہے۔ ایمان کے بغیر انسان کے اعمال بارگاہ خداوندی میں مقبول نہیں اور ایمان کے اُجزا ہیں پانچ، جن پر کُھلے دل و دماغ کی آمادگی کے ساتھ یقین ضروری ہے۔ پہلا جُز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، دوسرا یہ کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تیسرا نماز پنج گانہ کی فرضیت،

چوتھا صاحب نصاب ہونے پر زکوٰۃ کا لازم ہونا اور پانچواں بشرطِ استطاعت حج، ایمان کامل ہوجانے پر انسان پہ واجب ہے کہ بندگی کے اظہار کی خاطر اُس مالکِ حقیقی کی حمد وثنا اور شُکر وتحسین کرتا ہے۔ یہی ایمان اور محبّت کا تقاضا ہے۔

ذرا دیکھیے تو وہ رحیم وکریم قرآن میں کیا ارشاد فرماتا ہے۔ **وَنَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِید۔** (میں اُس کی طرف یعنی انسان کی طرف اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں) غور کا مقام ہے ہمارے بدن پر شہ رگ کے علاوہ کہیں زخم آجائے یا ہاتھ پاؤں کٹ جائے، ناک یا کان وغیرہ ضایع ہوجائے تو ہماری زندگی برقرار رہتی ہے لیکن اگر شہ رگ کٹ جائے تو ہمارا وجود باقی ہی نہیں رہتا، صرف لاشہ رہ جاتا ہے اور پھر وہ بھی بکھرنے لگتا ہے، چنانچہ شہ رگ سے بھی زیادہ قربت کا تصور وہ تصور ہے جو خالقِ حقیقی کے اشارے کے بغیر ممکن ہی نہ تھا۔ پھر یہ بات بھی ذہن میں رکھیے کہ حقیقی قربت ہوتی ہے پیار کے سبب سے، تو پھر ہمارے پیارے آقا و مالک کا ہم سے اِس قدر پیار جو قربت کی ظاہری آخری حد سے بھی آگے ہے، ہمارے لیے کتنے بڑے اعزاز و اور فخر کی بات ہے تو پھر ہم کیوں نہ اُسی کے گُن گائیں، اُسی سے پیار کریں، اُسی سے اپنی حاجات طلب کریں، جو اُس رب العزت سے پھرے ہم بھی اُس سے پھر جائیں، جو اُس کا محبوب ہو وہی ہمارا بھی محبوب ہو، جو اُس کو سب سے زیادہ پیارا ہو وہی ہمیں بھی اپنی جان مال، آل اولاد، ماں باپ سب سے زیادہ عزیز ہو، جو اُس کی بزرگی بیان کرے، ہم اُس کی آواز میں آواز ملائیں کہ اُس کا ذکر تو جسم و جاں کی آسودگی او بارانِ رحمت سے فیضیاب ہونے کا باعث ہے۔ اَللہ ربُّ العزت کی حمد وثنا تو زمین وآسمان میں ہر جگہ ہر وقت ہورہی ہے، بے شمار فرشتے اُس کی تسبیح میں مشغول ہیں، ہر شخص حسبِ توفیق اپنے اپنے انداز سے اُس کی ثنا

کر رہا ہے بلکہ ہر جان دار اور بے جان مخلوق، ہر پہاڑ، ہر ذرّہ، ہر دریا ہر قطرہ، ہر پیڑ ہر پتا، ہر سیّارہ ہر ستارہ غرض یہ کہ کائنات کی ہر چیز زبانِ حال سے یا زبانِ قال سے اپنے خالق و پروردگار کی حمد و تسبیح میں مصروف نظر آتی ہے۔

آنکھ والا تری قدرت کا تماشا دیکھے   دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

صاحبو! عظیم صلاحیتوں سے پُر اور فہم و اِدراک سے شائستہ یہ پیکر جو انسان کہلاتا ہے، اشرف المخلوقات جس کا لقب ہے، حمد و شکر کا سب سے زیادہ فرض اِسی پر یعنی ہم پر ہی عائد ہوتا ہے اگرچہ ہم اپنی حیات کا ہر لمحہ، زبان و بیان کی پوری قوت اور ذہن کی تمام تر توانائی بھی اِسی کام کے لیے وقف کر دیں تب بھی اُس عظیم ذات کی عظمت، قدرت، حکمت اور رحمت کا پورا پورا حق ادا کرنا ہرگز ہرگز ممکن نہیں ہے، لیکن جہاں تک ممکن ہے یا یوں کہیے کہ از روئے حکمت جہاں تک ممکن بنایا گیا ہے اُس حد تک اِس خوشگوار فرض کو جاری نہ رکھنا یعنی حمد و ثنا اور تشکّر و تحسین سے غافل رہنا یقیناً بڑی ہَول ناک بدنصیبی ہے۔ آیئے! ہم سب مل کر اپنے خالق و مالک اور رازق ہستی کے حضور ہدیہ حمد پیش کریں۔

ہوا ہے عرش مکاں لا اِلٰہ اِلا اللہ
کہاں میں اور کہاں لا اِلٰہ اِلا اللہ
بیان کیسے فضیلت تری کرے کوئی
ہے انتہائے اذاں لا اِلٰہ اِلا اللہ
سحر ہو شام ہو مولا! نشیب ہو کہ فراز
پکارتی ہے زباں لا اِلٰہ اِلا اللہ
نظر میں سب کی جمالِ غلافِ کعبہ ہے
دلوں میں سب کے نہاں لا اِلٰہ اِلا اللہ

نزول ہوتا ہے اُس جا خدا کی رحمت کا
لکھا ہوا ہو جہاں لا اِلٰہ اِلا اللہ
دیارِ دوست سے لے کر دیارِ دشمن تک
صداقتوں کا بیاں لا اِلٰہ اِلا اللہ
ندیمؔ! جلوۂ آقاؐ نظر میں ہو دَمِ مرگ
زباں پہ ہو رَواں لا اِلٰہ اِلا اللہ

عزیزانِ گرامی! اِس مبارک محفل میں شریک خوش نصیب محسوس کر رہے ہوں گے کہ ربِّ کریم کا ذکر جس انداز سے بھی ہو دلوں کو کیسا اطمینان بخشتا ہے، کس قدر سکون اور مسرّت کی فضا پیدا کرتا ہے، اور کیوں نہ ہو، وہ ہمارا ہے ہم اُس کے ہیں۔ وہی تو ہے جس نے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہی ماں کے سینے میں ہمارا رزق پیدا فرما دیا۔ وہی تو ہے جس نے ہمیں پروان چڑھانے کی خاطر ماں باپ کے دلوں میں ہماری چاہت بٹھا دی۔ وہی تو ہے جس نے ہمیں عقل و شعور سے نوازا اور کائنات ہمارے لیے مسخّر کر دی۔ وہی تو ہے جو ہر لمحہ ہر قدم پر ہماری خبر گیری کر رہا ہے، ہماری دعائیں سُن رہا ہے، ہماری ضرورتیں پوری کر رہا ہے۔

اور دوستو! اِس احسانِ عظیم کا کیا کہنا کہ وہ رحیم و کریم ہم انسانوں کو ابلیس مردُود کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اپنے نبیوں اور رسولوں کو ہمارا ہادی و راہ بر بنا کر مسلسل متعیّن فرماتا رہا، اُن برگزیدہ ہستیوں نے خالقِ حقیقی کا پیغام ہم تک پہنچایا اور کوشش کر کے ہمارے عقیدے اور چال چلن سنوارے۔

صاحبو! یہاں یہ بیان کرنا بھی اچھا ہوگا کہ اُس حکمت والے رب نے ہر انسان کو یہ آزادی دے رکھی ہے کہ وہ بھلائی کی صراطِ مستقیم پہ چل کے جنت کا حقدار بن جائے یا برائی کے ٹیڑھے راستے پہ چلے اور اپنے لیے جہنّم میں جھلنے کا انتظام

کرے۔ انسان کی اِس آزادی اور اختیار کی وجہ سے اِبلیس کبھی کبھی کہیں کہیں اپنے شیطانی ارادوں میں کامیاب ہو جاتا ہے، اچھی طبیعت کے لوگ تو نبیوں اور رسولوں کی بات کی سچائی کو جانچ کے اُنھیں کے ساتھی بن جاتے ہیں اور اپنی دنیا و عقبیٰ سنوار لیتے ہیں مگر ٹیڑھی طبیعت کے سرکش لوگ اُنھیں جھٹلا کر یعنی شیطان کے بہکاوے میں آکر زندگی کو برباد کر ڈالتے ہیں لیکن جب بھی اور جہاں بھی بدی نیکی سے بڑھ گئی، اُسی دَور اور اُسی علاقے میں ربِّ کائنات نے کوئی نبی یا رسول اصلاحِ احوال کے لیے متعیّن فرمادیا۔ لمبی مدت تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور پھر جب انسان عمومی طور پر تجربوں کی بھٹّی سے گذر کر کُندن بن گیا اور زمانے کی ترقّی نے سارے انسانوں کا میل میلاپ قدرے آسان بنا دیا تو اُس عظیم حکمت والے پروردگار نے اپنے عظیم ترین اور محبوب ترین بندے حضرت احمد مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ ﷺ کو آخری رسول بنا کر انسانوں پر اپنی نعمت تمام کر دی اور ساتھ ہی اپنی قولی تعلیمات یعنی قرآن پاک اور اپنے آخری رسول ﷺ کی قولی اور فعلی تعلیمات یعنی حدیثِ پاک کے لئے ایسا انتظام فرمادیا کہ وہ قیامت تک محفوظ اور جگمگاتی رہیں گی۔ اب کسی نبی یا رسول کی ضرورت نہیں رہی چنانچہ اب جو شخص اچھائی کو پسند کرتا ہو وہ وعظ اور میلاد وغیرہ کی مجلسوں میں شریک ہو کر اپنے ایمان کو پکّا کرے اور اعمال کو سُدھارے اور جو شخص بے ہودہ ناچ گانوں اور فضول کھیل تماشوں کا رسیا بن کر اپنے وقت، اپنے مال اور اپنے اخلاق کا سودا کرتا پھرے وہ اُس کا نصیب۔

صاحبو! ہمیں تو اِس بات پر بھی اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہم خیر کی محفلیں سجاتے ہیں، شر سے ہمیں نفرت ہے اور مزید شُکر گُزار اِس عطا پر ہونا چاہیے کہ اُس نے ہمیں سب سے بڑے اور سب سے پیارے رسول ﷺ کا غلام ٹھیرایا اور ہمارے دلوں کو آپ ﷺ کی نورانی محبت

کی قندیلیں بنا دیا۔ آیئے ایک حمد اور پڑھ لیتے ہیں، جس میں پروردگارِ کُل کی تعریف و توصیف بھی ہے، اِس احسان کا اِعتراف بھی ہے کہ اُس نے ہماری ہدایت کے لیے کیسا عمدہ انتظام فرمایا اور کچھ اپنی عرض داشت بھی ہے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے   پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے۔

---O---

جہاں کو ہے تیرا سہارا الٰہی
ہے تیرے سہارے گزارا الٰہی
فقط تیرے قبضے میں تقدیرِ عالم
فقط تو ہے سچّا سہارا الٰہی
ہیں تیری ہی قدرت کے پَرتَو سے جگمگ
مہ و مہر اور ہر ستارا الٰہی
فقط تو ہی تو ہے، فقط تو ہی تو ہے
نہیں اور کوئی ہمارا الٰہی
تسلسل سے بارانِ رحمت کی صورت
رسولوں کو تونے اتارا الٰہی
دکھا دے ہمیں اپنی رحمت کے صدقے
مدینے کا نوری نظارا الٰہی
مری سانس کی ڈور جب توڑ دے گا
میں ہو جاؤں گا پارا پارا الٰہی
ندیمِ سیہ کار کی زندگی ہے
تری رحمتوں کا اشارا الٰہی

مدحتِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبو! خلاقِ کائنات بے نظیر و بے مثال ہے اور اُس رب العزت کی تعریف لامحدود ہے، لیکن ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ ربِّ کائنات کے آخری رسول اور محبوب ترین ذاتِ گرامی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ بھی بے نظیر و بے مثال ہیں، اِن کی تعریف بھی حدِ امکان سے باہر ہے۔

قاصر ہے زباں ناطق، الفاظ ہیں ناکافی
تعریف ادا کیا ہو سرکارؐ دو عالم کی

ربِّ کائنات کے بعد اگر کوئی ہستی تعریف بے حد کے لیے سزاوار ہے تو وہ ہمارے آقا و مولا ماوا و ملجا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات والاصفات ہے۔ ذکراللہ جل شانہٗ کا ہو رہا ہو یا اُس کے اِن بے نظیر و بے مثال محبوب ﷺ کا ذکر کرنے والوں پر بارانِ رحمت کی رِم جھم رِم جھم شروع ہوجاتی ہے۔

صاحبو! قربان جایئے اپنے رحیم و کریم پروردگار پر کہ جس کے کسی کام میں بندے کو شرکت کی تاب مجال نہیں لیکن اُس کا ایک عمل ایسا ضرور ہے جس میں خود پروردگارِ عالم اپنے بندوں کو شریک ہونے کی نہ صرف دعوت دے رہا ہے بلکہ تلقین فرما رہا ہے۔ ممکن ہے آپ کہیں گے کہ یہ کیا عجیب بات ہے! اگرچہ بات بالکل واضح ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے نبی ﷺ پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اِنؐ پر دُرود وسلام بھیجو۔

سبحان اللہ ـ ـ ـ ـ ـ ـ دُرود وسلام کیسا عمدہ اور بابرکت عمل ہے کہ ربّ کائنات خود بھی کر رہا ہے، نورانی مخلوق کو بھی اس کام پہ لگا رکھا ہے اور ہم خاکی بندوں کو بھی اپنے اس عمل میں شریک کر کے ہماری عزّت افزائی فرما رہا ہے۔

دُرود پڑھنے سے ملتی ہے تازگی دِل کو
یہ اہتمام ضروری ہے زندگی کے لیے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

آیئے اب ہم سب مل کے رب کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں منظوم نذرانہ محبت پیش کریں!!

رب کے حبیب مصطفا صَلِّ علیٰ محمّدٍ
سارے جہاں کے رہ نما صَلِّ علیٰ محمّدٍ

آپ کے نور کو کیا نور سے اپنے جب جدا
ربِّ ودود نے کہا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

اُترے ہر ایک قوم پر، اُن میں کسی کو بھی مگر
ایسا نبی نہیں ملا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

اس میں نہیں ہے کوئی شک، فرش سے لے کے عرش تک
کوئی نہیں ہے آپ سا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

آپ گئے جو عرش پر آپ کے ہاتھ چوم کر
بولے تمام انبیا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

آپ نے اے شہِ حجاز، کر دیا مجھ کو بے نیاز
دے کے طلب سے بھی سِوا صَلِّ علیٰ محمّدٍ
ہونا تھا حشر میں عطا، جو بھی بجانبِ خدا
آپ نے وہ بھی دے دیا صَلِّ علیٰ محمّدٍ
میری خدا سے ہے دُعا، آئے جو ساعتِ قضا
پیش نظر ہوں مُصطفیٰ صَلِّ علیٰ محمّدٍ
ایسے کرم حضورؐ نے اپنے ندیم پر کیے
اِس کا نصیب کُھل گیا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

☆☆☆

خان اختر ندیم نقشبندی ایک باصلاحیت، اہلِ علم اور عمدہ لب و لہجہ کے حامل نعت کمپیئر ہیں۔ ہم انہیں ان کی خوشبوئے مُصطفیٰ ﷺ سے لبالب کتاب مِیلادِ حسّان ﷺ کی اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

منجانب

بابا شفیق احمد وارثی کراچی

نعت خواں (پی ٹی وی)

محمد سلیم قریشی پروپرائٹر بسم اللہ آٹوز

قاضی عبدالقیوم روڈ گاڑی کھاتہ حیدرآباد

دُرود شریف کی اہمیت

مل کے جب اہلِ زمیں صَلِّ علیٰ پڑھتے ہیں
عرش سے اُن کو ملائک کا سلام آتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

حدیث مبارکہ کی معتبر کتاب ''نسائی شریف'' میں میرے آقا حضرت محمد ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب بندہ مومن ایک بار دُرود بھیجتا ہے تو اللہ عزوجل اُس پر دس بار دُرود بھیجتا ہے اور اُس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اُس کے مراتب میں دس درجے اضافہ کر دیا جاتا ہے اور اُس کو اللہ کا خاص قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بخیل ہے وہ شخص جو میرا نام سنتا ہے اور مجھ پر دُرود وسلام نہیں بھیجتا۔

صاحبو! درود تو مفت کا سودا ہے اِس میں کثرت ہونی چاہیئے۔ سرکارِ ابد قرار ﷺ نے فرمایا کہ دُرود شریف کا پڑھنے والا رنجوں، مصیبتوں اور غموں کا شکار نہیں ہوتا، اُس پر رزق کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

محبت سے پڑھیے اور پڑھتے رہیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

دُرود مبارکہ کی بہت اہمیت و افادیت ہے، ''دلائل الخیرات'' میں لکھا ہے کہ خواجہ کونین ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجتا ہے اللہ

رب العزت اُس پر دس بار دُرود بھیجتا ہے اور جو دس بار دُرود بھیجتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ سو بار دُرود نازل فرماتا ہے اور جو سو بار دُرود بھیجتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ ہزار بار دُرود بھیجتا ہے، گویا اللہ رب العزت کی رحمت بندۂ مومن پر سایہ فگن ہو جاتی ہے اور پھر بارانِ کرم کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ سرکار ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک ہزار بار دُرود بھیجتا ہے تو پھر اللہ ربُ العزت **حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ** اُس کے جسم کو دوزخ پر حرام کر دے گا اور اُسے قولِ ثابت یعنی **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** پر قایم رکھے گا۔ اُس پر سوالِ قبر آسان کر دیے جائیں گے اور اُسے جنت میں داخل کیا جائے گا اور وہ دُرودِ مبارکہ جو اُس نے مجھ پر پڑھا ہے بروزِ قیامت پُل صراط پر پانچ سو برس کی راہ تک نور بن کر آئے گا اور اُس کے ہر دُرود کے بدلے میں جو اُس نے مجھ پر پڑھا ہے چاہے کم پڑھا یا زیادہ اللہ رب العزت جنت میں ایک بڑا محل عطا فرمائے گا۔

پڑھو دُرود پڑھو عاشقو دُرود پڑھو
دُرود سے کبھی غافل نہ ہو دُرود پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ

سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو مسلمان ایک بار **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ** کہے، اگر بیٹھا ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے (مدارج النبوّت)

دُرود شریف کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے، اس کے فوائد و برکات لاتعداد ہیں، یہ ایسی دعا ہے کہ فوراً اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی ہے۔ محسنِ انسانیت ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً.** ترجمہ: آدمیوں میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر سب سے

زیادہ دُرود پڑھتا ہے۔ اِس حدیث مبارکہ کو سننے کے بعد صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ اس قریب سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس قریب سے مراد مال و دولت، عزت و عظمت اور جاہ و نسب نہیں بلکہ اِس سے مراد یہ ہے کہ جو جس قدر مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، میں اُس سے اُسی قدر قریب ہوتا ہوں۔ جمعہ کا دن وہ دن ہے جس کے لیے پیارے نبی ﷺ نے تاکیداً فرمایا: "**فَاَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ**" یعنی جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو، پھر سرکار ﷺ نے فرمایا میں اپنے محبّت کرنے والوں کے دُرود کو خود اللہ رب العزت کے سنوانے سے سنتا ہوں اور میں اُنھیں پہچانتا ہوں، گویا سرکار مدینہ ﷺ بہ نفسِ نفیس جمعے کے دن اپنے چاہنے والوں کا دُرود و سلام سنتے ہیں۔ صحابہؓ نے دریافت کیا۔ یا رسول ﷺ! حیات ظاہری میں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہم آپ ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰت و سلام کا نذرانہ پیش کریں، آپ سماعت فرمائیں، جواب دیں اور قبول فرمائیں لیکن یا رسول اللہ ﷺ پردہ فرمانے کے بعد یعنی وصال مبارکہ کے بعد "اوبعد الموت" تو سرکار ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسم کا کھانا حرام کر دیا ہے، نبی زندہ ہیں۔ **فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ** یعنی اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں بلکہ وہ رزق بھی پاتے ہیں (مشکوات- باب الجمعہ) اسی لیے تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم یہ گمان کرو کہ میں تمہارا دُرود نہیں سن رہا تو واضح رہے کہ تمہارا دُرود فرشتے مجھ تک پہنچا دیتے ہیں جو تم پر مقرر کیے گئے ہیں۔ حقیقت حال تو یہ ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو دور سمجھا ہے ورنہ میرے آقا ﷺ تو ایمان والوں سے اُن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ** ترجمہ: اے نبی ﷺ آپ تو ایمان والوں سے اُن کی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

حیدر کرار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ اگر مجھے شریعت ظاہرہ کا خیال نہ ہوتا تو میں ساری زندگی کچھ نہ کرتا بلکہ حضور ﷺ پر دُرود پڑھتا رہتا اِس لیے کہ مجھے جو کچھ ملا ہے صرف کثرتِ دُرود کے صدقے اور وسیلے سے ملا ہے۔ (خطبات علاّمہ حمزہ علی قادری)

دُرود و سلام اے خدا بھیج بے حد
بہ روحِ محمدؐ وَ آلِ محمدؐ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم

نعت

(خان اختر ندیمؔ نقشبندی)

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
صَلِّ عَلٰی شَفِیعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

آقا ہمیں بُلائیں گے آج نہیں تو کل سہی
روضہ ہمیں دکھائیں گے آج نہیں تو کل سہی

ترسی ہوئی نگاہ سے گنبد سبز چومنے
جائیں گے ہم بھی جائیں گے آج نہیں تو کل سہی

جاکے درِ نبی پہ ہم بھول کے سارے رنج و غم
نعتیں سنیں سنائیں گے آج نہیں تو کل سہی

خاکِ دیارِ مصطفٰے سرمۂ چشمِ اصفیا
آنکھوں میں ہم لگائیں گے آج نہیں تو کل سہی

ہم ہیں اگرچہ غم نصیب پھر بھی نہیں ہیں کم نصیب
حال اُنھیں سنائیں گے آج نہیں تو کل سہی

ہم بھی نبیؐ کی آلؑ کا، مولا علیؓ کے لالؓ کا
صدقہ ضرور کھائیں گے آج نہیں تو کل سہی

دونوں جہاں کے تاج دار، اہل جہاں کے غم گسار
بگڑی مری بنائیں گے، آج نہیں تو کل سہی

وہم نہیں گماں نہیں، ہم تو ندیمؔ بالیقیں
طیبہ میں گھر بنائیں گے آج نہیں تو کل سہی

کہاں پناہ ملے گی، نصیب کے مارو | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | شریکِ محفل شاہ انام ہو جاؤ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

سالانہ صبح جشن عید میلاد النبی ﷺ

عظیم الشان
محفل نعت صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سال 12 ربیع الاوّل صبح 7.00 بجے تا 12.00 بجے تک

طالب دعا: **خان اختر ندیمؔ نقشبندی**

لقب ایمانِ نعت وثناء خوانِ رسول ﷺ سیکریٹری انجمن عاشقانِ مدحت مصطفیٰ ﷺ

زیرِ نگرانی:
حضرت صوفی ماسٹر منیر خان
پیکرا اکبر آبادی نقشبندی جماعتی

سرپرست اعلیٰ:
امیرِ لشکرِ مداح خوانانِ رسول ﷺ
حضرت الحاج گلشن الٰہی
فریدی، قادری سخی، جیلانی

بمقام:
کاشانہ حسان ہاؤس نمبر۔ ڈی۔ 227 نزد زین کریانہ اسٹور سوزوکی اسٹینڈ یونٹ نمبر 10 لطیف آباد حیدرآباد
فون نمبر: 3811162

مشاہدۂ مُصطفیٰ ﷺ

عزیزانِ گرامی! محبّت اور پیار سے جھوم جھوم کر بہ آوازِ بلند رہبرِ اعظم، رسولِ معظم ﷺ پر کہ جو اپنے ہم راہ نسخۂ کیمیا لائے جو دریائے حقائق اور مطلعِ انوار ہیں کی بارگاہ میں ایک بار ایسا دُرود پڑھیے، ایسا دُرود پڑھیے کہ

ہم یہاں سے پکاریں، سنیں وہ وہاں
مُصطفیٰ کی سماعت پہ لاکھوں سلام

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہ وَ عَلٰی آلِکَ وَاَصحابِکَ یَا حَبِیبَ اللہ

صاحبانِ من! میں دیکھ رہا ہوں کہ دُرود کے لیے آپ کے لبوں کو اب تک جنبش نہیں ہوئی ہے شاید آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ہمیں نہیں دیکھ رہے۔۔۔ یہ آپ کی خام خیالی ہے، آپ یقین مانیں رحمت مُصطفیٰ ﷺ ہم سب پر سایہ فگن ہو چکی ہے اور سرکار ﷺ ہمارا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ آیئے! اب آپ کو ایک حدیث مبارکہ سناتا ہوں۔ سنیئے اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے اپنے دلوں کو منوّر کیجیے!! حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور سیّدِ عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے آپ ﷺ کی ایک بات دیکھی ہے جو آپ ﷺ کی نبوّت پر دلالت کرتی ہے اور میرے مسلمان ہونے میں اُس کو بڑا دخل حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ گہوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ ﷺ انگلی کا اشارہ کرتے تھے چاند اُسی طرف ہو جاتا تھا۔ فرمایا میں اُس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں

اُس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب کہ وہ عرشِ الٰہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔

چاند جُھک جاتا جدھر انگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

محبّانِ گرامی! اس حدیث پاک سے پتا چلا کہ حضور نبی کریم ﷺ دیکھ رہے ہیں مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے "**وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی**" کی زبان سے ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور عزرائیل علیہ السلام میری خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی۔۔۔ یا رسول اللہ ﷺ! جو شخص آپ ﷺ پر دس مرتبہ دُرود شریف بھیجے تو میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر پُل صراط سے گذار دوں گا، حضرت میکائیل علیہ السلام بولے۔۔ میں اُس کو حوضِ کوثر کا پانی پلاؤں گا، حضرت اسرافیل علیہ السلام نے کہا۔۔۔ جو آپ ﷺ پر دس مرتبہ دُرود شریف بھیجے گا تو میں سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت نہ فرمائے گا میں سجدے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا میں اُس کی رُوح اس طرح قبض کروں گا جس طرح انبیا علیہ السلام کی قبض کی تھی۔ لہٰذا بلند آواز سے پڑھیئے!!۔۔۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یا رَسُولَ اللہ۔

فوائد و برکاتِ دُرود شریف

عزیزانِ گرامی! دُرود شریف کے فوائد و برکات لاتعداد ہیں مگر ایک بات پیشِ نظر رہے کہ جہاں اور جس جگہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکرِ خیر ہو ہمیں چاہیئے کہ ہم محبّت و خلوص سے دُرود شریف پڑھتے رہیں اِس لیے کہ دُرودِ مبارکہ سے دینی و دُنیاوی ہر قسم کے فوائد و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

دُرودِ مبارکہ اور زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

"تنبیہ الغافلین" میں ہے کہ ایک بزرگ پانچ سو روپے کے مقروض تھے، گویا یہ رقم اُس زمانے میں ایک کثیر رقم کی حیثیت رکھتی تھی۔ بزرگ اپنے اس قرضے سے بڑے پریشان تھے، بات بنتی نظر نہ آتی تھی مگر تھے غلام سیّد ابرار ﷺ! دُرود شریف کا ورد اُن کا محبوب وظیفہ تھا اور یہ دُرود ہی کا کمال تھا کہ ایک رات سیّد عالم ﷺ جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا کہ اے میرے چاہنے والے! نیشاپور میں ابوالحسن نامی ایک شخص ہے جو نہایت مال دار اور سخی ہے، اُسے جا کر میرا سلام کہو اور کہو کہ میں پانچ سو روپے کا مقروض ہوں، سرکار ﷺ نے فرمایا کہ میرا قرض آپ اپنے پاس سے ادا کریں، اگر وہ اِس واقعے کی سچائی پر کوئی نشانی مانگیں تو کہنا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رات کو آپ جو سو بار دُرود شریف پڑھتے ہیں وہ آپ کل رات پڑھنا بھول گئے ہیں۔ فوراً وہ بزرگ خواب سے بیدار ہوئے اور جناب ابوالحسن کے پاس پہنچے اور سرکار بطحا نیّرِ بُرجِ سخا ﷺ کا پیغام سنایا حضرت ابوالحسن خاموشی سے پیغام سنتے رہے لیکن جب بندۂ مومن نے اس واقعے کی نشانی بتائی تو ابوالحسن تخت سے اُتر گئے اور سجدۂ شکر ادا کیا اور کہا کہ اے درویش یہ ایک بھید تھا جس کا میرے اور میرے پروردگار کے سوا کسی کو علم نہ تھا۔ بالآخر حضرت نے اُس درویش کی بہت خدمت کی اور پیسے دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ہزار بشارت کی خوشی میں، ایک ہزار آپ کے یہاں تک قدم رنجہ فرمانے کے اور پانچ سو روپے حبیب کبریا معدنِ جود و سخا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کے ہیں اور پھر بڑی محبت سے فرمایا آئندہ بھی اگر کوئی حاجت ہو تو بلا تکلف تشریف لے آیئے گا۔ اِس کے علاوہ راقم کے مشاہدے میں بھی یہ بات آئی کہ دُرود شریف لاتعداد مسائل کا حل ہے، مجھے جب بھی مسائل نے گھیرا دُرود

شریف ہی کی برکت ہے کہ تمام مسائل خود بخود حل ہوگئے اور آج بھی حل ہوجاتے ہیں، لہٰذا ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیئے اور دُرود شریف پڑھتے رہیے!!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

یقین جانیے کہ دُرود شریف پڑھنے والا اکثر زیارتِ رسول ﷺ سے مشرف ہوتا ہے، دُرود شریف محبت مصطفےٰ میں اضافہ کا ذریعہ اور جان کنی کے وقت میں نجات کا سبب ہے، اس لیے پاسِ ادب رہے۔ دُرود شریف جب، جس وقت، جہاں چاہیں پڑھ سکتے ہیں، وقت کی کوئی قید نہیں مگر پڑھنے سے پہلے پاک صاف ہوجایئے، وضو کرکے کسی ایک جگہ بیٹھ کر یا کھڑے ہوکر سکون اور اطمینان سے پڑھیے۔ اِن شاءَ اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

"جذب القلوب" میں لکھا ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ کی بارگاہ قدسیہ میں ایک صحابیِ رسول ﷺ حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے دست بستہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والد نابینا ہیں اور اُن کی تمنا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوں، کوئی ایسا وظیفہ عطا فرمایئے کہ وہ زیارت رسول ﷺ سے مشرف ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔ جاؤ اپنے والد سے کہو کہ آج سے یہ کلمات پڑھنا شروع کریں۔۔۔ "**بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ صَلِّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ**" صحابی رسول ﷺ گھر آئے اور اپنے والدِ محترم کو یہ کلمات یاد کروادیے۔ صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک رات خواب

میں میرے والد کو حضور ﷺ کی زیارت ہوگئی، وہ فرماتے ہیں میں پھر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا سرکار ﷺ کے گوش گزار کیا پھر سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا۔ جاؤ تم بھی اِس وظیفے کی کثرت کرو، اس سے تمہیں ہر بلا، ہر رنج، ہر مصیبت میں نجات ملے گی اور بگڑا ہوا کام بن جائے گا، چنانچہ اِس خادم کو بھی اِس وظیفے سے لاتعداد فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

اپنے گھر روز دُرودوں کی سجاؤ محفل
دیکھتے دیکھتے حالات بدل جائیں گے

دُرودِ تُنَجّینا

عزیزانِ گرامی! دُرودِ تُنَجِّینَا کے لاتعداد فضائل و برکات ہیں، اِس کا پڑھنے والا کبھی رنج، بلا، مصیبت اور بیماری کا شکار نہیں ہوتا دیگر یہ کہ جس نے بھی اس کو یاد کیا یا اپنے پاس رکھا ہمیشہ اُس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی رحمت سایہ فگن رہے گی۔ قبر میں نور بن آئے گا، اِس کا پڑھنے والا اتنا رزق پائے گا کہ غنی ہوجائے گا۔

دُرودِ تُنَجِّینَا سے مراد وہ دُرود شریف ہے جسے پڑھنے سے ہر مشکل مہم سے نجات ملتی ہے۔ علامہ فاکہانی نے ''قمر منیر'' میں ایک بزرگ شیخ موسیٰ کا واقعہ بیان کیاہے کہ انھوں نے بتایا کہ ہم ایک قافلے کے ساتھ ایک بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان کی زد میں آ گیا، یہ طوفان قہر خداوندی بن کر جہاز کو ہلانے لگا، ہم لوگ یقین کر بیٹھے کہ چند لمحوں کے بعد جہاز ڈوب جائے گا اور ہم لقمۂ اجل بن جائیں گے کیوں کہ ملاحوں نے بھی یہ سمجھ لیا تھا کہ اتنے تندو تیز طوفان سے کوئی قسمت والا جہاز ہی بچتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ اِس عالم افراتفری میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوگیا، چند لمحے غنودگی طاری رہی، میں نے دیکھا کہ ماہِ بطحا حضرت محمد ﷺ

تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ تم اور تمہارے ساتھی یہ دُرود ہزار بار پڑھیں! میں بیدار ہوا اپنے دوستوں کو جمع کیا، وضو کیا اور دُرودِ پاک پڑھنا شروع کردیا، ابھی ہم نے تین سو بار دُرودِ پاک پڑھا تھا کہ طوفان کا زور کم ہونے لگا، آہستہ آہستہ طوفان رُک گیا اور تھوڑے ہی وقت میں آسمان صاف ہوگیا اور سمندر کی سطح پُرامن ہوگئی، اس دُرودِ پاک کی برکت سے تمام جہاز والوں کو نجات مل گئی۔ اِس دُرودِ پاک کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو شخص بیماری سے تنگ آ کر طبیبوں اور ڈاکٹروں سے مایوس ہوگیا ہو اُسے چاہیئے کہ اس دُرودِ پاک کو کثرت سے پڑھے، اِن شاء اللہ بیماری کی تکلیف سے نجات ملے گی۔

دُرودِ تُنَجّینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

بدبخت شخص اور دُرود شریف

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پہلی سیڑھی پر جلوہ افروز ہوئے تو کہا ''آمین'' یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہے تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا، بدبخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا، پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ (روزے نہ رکھ کر) بخشا نہ گیا، میں نے کہا آمین۔ دوسرا بدبخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انھوں نے (خدمت کے سبب) اُسے جنت میں نہ پہنچایا یعنی وہ اُن کی خدمت کر کے جنّت حاصل نہ کر سکا، میں نے کہا آمین۔ تیسرا وہ شخص بدبخت ہے جس کے پاس میرا (ﷺ) ذکر ہوا اور اُس نے مجھ ﷺ پر دُرود پاک نہ پڑھا، میں نے کہا آمین (بخاری)

شِیرخوار بچّا اور دُرود

سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سال بھر تک کے شِیرخوار بچّے کو ہرگز نہ مارا کرو کیوں کہ شیرخوار بچّا پہلے چار مہینوں میں لَاالٰہَ اِلَّا اللہ اور دوسرے چار مہینوں میں مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اور تیسرے چار مہینوں میں اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتا ہے (الہلال ۱۹۹۰ء)

اُن پہ ہر دم دُرود پڑھ خالدؔ کہ یہی شغلِ کبریائی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

صَلُّوا علیہ وَ آلِہٖ (منظوم ترجمہ)

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

اپنے کمال کے سبب پہنچے بلندیوں پہ وہ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

ان کے جمال کے طفیل چھٹ گئیں ظلمتیں تمام

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

اوجِ کمالِ حُسن ہیں اُن کی تمام عادتیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

ان پر اور ان کی آلؓ پر حق کی ہوں رحمتیں تمام

حضرت شیخ سعدیؒ نے اس نعت شریف کے پہلے تین مصرعے مکمل کر لیے تو چوتھا یعنی آخری مصرعہ کئی روز تک موزوں نہ ہو پایا، شیخ سعدیؒ پریشان تھے۔ اسی پریشانی کے عالم میں آپ کی آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ ﷺ تشریف لے آئے ہیں، نبی پاک ﷺ پوچھ رہے ہیں کہ سعدیؒ! کیا سوچ رہے ہو۔ شیخ سعدیؒ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ کی نعت مبارکہ کے پہلے تین مصرعے بلغ العلی بکمالہ۔ کشف الدجی بجمالہ۔ حسنت جمیع خصالہ مکمل ہو گئے ہیں لیکن چوتھا مصرعہ موزوں نہیں ہو رہا ہے سیّدِ عالم ﷺ نے مسکرا کر فرمایا یہ لو چوتھا مصرعہ۔ **صلوا علیہ وآلہ**۔ (الہلال ۱۹۹۰)

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ　　کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ　　صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

رُخِ مصطفٰے کے جمال کا نہ جواب ہے نہ مثال ہے
یہ جو تاب ہے مہ و مہر کی یہ انھیں کا عکس جمال ہے

مرے مُصطفیٰ مرے مُجتبیٰ یہ ترے کرم کی ہے انتہا
ترا نام میری زباں پہ ہے، مرے دل میں تیرا خیال ہے

شہ انبیا، شہ دوسرا، مرے رہ نما مرے پیشوا
تری اک نگاہ کی بات ہے مری زندگی کا سوال ہے

میں کسی کو جا کے سناؤں کیوں، کسی اور کو میں بتاؤں کیوں
مرے دستگیر کو ہے خبر، مرا آج جیسا بھی حال ہے

میں گدائے کُوئے رسول ہوں، نہ میں غم زدہ نہ ملول ہوں
بخدا مجھے کوئی غم نہیں، کوئی رنج ہے نہ ملال ہے

شبِ غم کی جس سے سحر ہوئی، سرِ عرش جس کی خبر ہوئی
وہ ندیم کس کی اذان ہے! فقط اِک اذانِ بلالؓ ہے

خان اختر ندیم نقشبندی

صاحبو! دُرودِ مبارکہ کے فضائل و کمالات بے بہا ہیں ''دلائل الخیرات'' میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو لاتعداد دُرود شریف تعلیم فرمائے جن کی کثرت

یقیناً آئینہ دار رحمت ہے اور جو محسنِ انسانیت ﷺ پر دُرود نہ پڑھے وہ نہ صرف بخیل ہے بلکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی توجہ کا بھی مستحق نہیں۔

بخیل کی سزا

''شفاء القلوب'' میں لکھا ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا، اُس کے لیے جب قبر کھودی گئی، قبر میں ایک کالا خوفناک سانپ نظر آیا، لوگوں نے گھبرا کر وہ قبر بند کر دی اور دوسری جگہ قبر کھودی تو وہاں بھی وہی کالا خوف ناک سانپ موجود تھا، اور تیسری جگہ قبر کھودی گئی تو وہاں بھی وہی سانپ موجود تھا۔ آخر سانپ اپنی زبان سے گویا ہوا اور کہنے لگا۔۔۔ تم جہاں بھی قبر کھودو گے میں وہاں پہنچ جاؤں گا، لوگوں نے سانپ سے اس کی وجہ دریافت کی، سانپ نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ جب یہ نبی محترم ﷺ کا نام نامی اسمِ گرامی سنتا تھا تو دُرود پڑھنے میں بخل سے کام لیتا تھا، اب میں اس بخیل کو یوں ہی سزا دیتا رہوں گا (فیضانِ سنت)

پڑھیے! محبت اور چاہت سے پڑھیے!!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم

شہد کی مکھی اور دُرود شریف

ایک دن آقائے نامدار، دار تاج دارِ مدینہ ﷺ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ کھانے پر جو کھانا ہے کھالو! جب سب کھانا کھانے کے لیے تیار ہوئے تو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! روٹی کے ساتھ کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے، اچانک صحابہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شہد کی مکھی ہے جو بڑے زور زور سے بھنبھنا رہی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ مکھی کیوں بھنبھنا رہی ہے۔ سرکار ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ یہ مکھی کہہ رہی ہے کہ تمام مکھیاں بے قرار ہیں کہ آج آپ ﷺ ہمارے مہمان ہیں اور آپ ﷺ کے پاس روٹی کے ساتھ کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی ایک غار میں ہم نے ایک شہد کا چھتا لگایا ہوا ہے جسے ہم یہاں تک نہیں لا سکتے، اگر کسی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تو ہم آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کریں۔ نبی محترم ﷺ نے سیّدنا حضرت علیؓ سے فرمایا اِس مکھی کے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔ چنانچہ حیدرِ کرار سیّدنا حضرت علیؓ ایک برتن لے کر اس کے پیچھے چل دیئے۔ مکھی اپنے چھتے تک پہنچ گئی اور پھر سیّدنا حضرت علیؓ نے چھتے سے تمام شہد نکال لیا اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوگئے۔ میرے آقا ﷺ نے وہ شہد تمام صحابہؓ میں یکساں تقسیم فرمادیا۔ ابھی صحابہؓ شہد تناول فرما ہی رہے تھے کہ اچانک مکھی پھر آگئی، صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مکھی پھر آگئی ہے اور یہ اُسی طرح پھر شور کر رہی ہے آخر ماجرا کیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے مکھی سے ایک سوال کیا ہے جس کا یہ جواب دے رہی ہے۔

عزیز دوستو! تاجدارِ مدینہ ﷺ نے شہد کی مکھی سے دریافت کیا کہ اے مکھی! تو شہد کیسے بناتی ہے، اس نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمتِ والا میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم باغ میں جاکر ہر قسم کا رس چوستی ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لے کر اپنے چھتوں میں آتی ہیں اور وہاں اُگل دیتی ہیں۔ وہ شہد بن جاتا ہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے پھر مکھی سے پوچھا کہ پھولوں کے رَس تو پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا، آخر اس میں مٹھاس کہاں سے آجاتی ہے۔ مکھی نے عرض کیا اے میرے آقا ﷺ! جب ہم باغ میں رس چوستی ہیں اور پھر اُسے لے کر جب چھتے تک پہنچتی ہیں تو ہم پورے راستے آپ ﷺ پر دُرود شریف پڑھتی رہتی ہیں اور یہ ہمارے رب نے ہمیں سکھایا ہے اور یہ دُرود شریف ہی کی برکت ہے کہ

پھیکا رس بھی میٹھا ہو جاتا ہے۔ اِسی لیے تو قرآن نے کہا ہے کہ شہد میں انسانوں کے لیے شفا ہے۔ جس طرح دُرودِ مبارکہ کی برکت سے پھیکا رس میٹھا ہوگیا اِسی طرح اگر ہم دُرود شریف پڑھتے رہیں تو ہمیں یقین ہے کہ ان شاء اللہ ہماری پھیکی عبادتوں میں بھی دُرود شریف کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہوجائے گی۔ جس طرح دُرود شریف کی برکت سے شہد شفا بن گیا اسی طرح انشاء اللہ ہر دعا دُرود مبارکہ کی برکت سے ہر مرض اور گناہ سے نجات کی دوا ہے۔ (فیضان سنت صفحہ 166)

دُرود مبارکہ سے فرشتے کی مُعافی

شبِ معراج سیّدِ عالم ﷺ نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ دیکھا کہ ایک فرشتے کے پَر جلے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے جب ملاحظہ فرمایا تو کہا کہ اے جبرئیل علیہ السلام اِس فرشتے کو کیا ہوا ہے، جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اِس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا، اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیرخوار بچے کو دیکھا تو اِسے اُس بچے پر رحم آگیا چنانچہ یہ اُسی طرح واپس آگیا تو اللہ تعالیٰ نے اِسے یہ سزا دی ہے۔ یہ سُن کر اور دیکھ کر حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام کیا اِس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے، تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا قرآن پاک میں لکھا ہے **"وانی لغفار لمن تاب"** یعنی جو توبہ کرے میں اُسے بخش دیتا ہوں۔ یہ سن کر سیّدِ عالم ﷺ نے دربارِ الٰہی میں عرض کی "یا اللہ! اس پر رحم فرما اور اِس کی توبہ قبول فرما"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس کی توبہ یہ ہے کہ یہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں دس بار دُرود پاک پڑھے۔ آپ ﷺ نے اُس فرشتے کو اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دس بار دُرود پڑھا، اللہ ربُّ العزت نے دُرود شریف کے صدقے اور وسیلے سے اُس فرشتے کو بال و پر عطا فرمادیئے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے دُرود شریف کی برکت سے گرز و بین پر رحم فرمایا۔ (رونق المجالس)

دُرود تاج

دُرودِ تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے اور یہ عاشقانِ رسولِ اکرم ﷺ کا محبوب وظیفہ ہے، بے شمار صوفیا اور اولیا نے یہ دُرودِ پاک خود پڑھا اور اپنے سلسلۂ طریقت میں اپنے ارادت مندوں کو پڑھنے کی تلقین کی۔ اِس دُرودِ پاک میں پڑھنے والے کو صاحبِ کشف بنا دینے کی خصوصیت نمایاں ہے۔ دفعِ سحر یا آسیب اور جن شیاطین کے تنگ کرنے کی صورت میں اِس دُرودِ پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں، ان شاءَ اللہ آسیب یا جن وغیرہ ہوا تو دفع ہوجائے گا۔ اضافہ رزق کے لیے بعد نمازِ فجر سات مرتبہ روزانہ وظیفے کے طور پر پڑھنا روزی میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کی زیادتی سے بچنے کے لیے اِسے روزانہ ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے۔ کسی نیک مقصد یا حاجت کے لیے نصف شب کے بعد چالیس مرتبہ صدقِ دل سے پڑھنا بہت اکسیر ہے۔ شفائے امراض کے لیے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شفایابی کا موجب ہوگا۔ اگر کوئی تسخیرِ خلق کے لیے اس کا عامل بننا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ چالیس رات خلوت میں بیٹھ کر اسے روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے انشاءَ اللہ چِلّہ مکمل ہونے پر جس کی طرف توجہ کرے گا وہی قائل ہو کر اسیر ہوجائے گا۔ بانجھ عورت کے لیے اِکیس خرموں پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور ہر روز ایک خرما اُس کو کھلائے پھر بعد غسلِ طہارت اُس سے ہم بستر ہو، خدا کے فضل سے فرزند صالح پیدا ہوگا۔ اگر عورت حاملہ کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات دن تک سات مرتبہ روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر ہوگی۔ (خزینۂ دُرود حضرت عالم فقری)

☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ
التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ؕ دَافِعِ
الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ؕ
اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ
فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ؕ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ؕ
جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى
الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ؕ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى
صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ
الظُّلَمِ ؕ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ؕ صَاحِبِ
الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ؕ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ

خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ

وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ

مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ

مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ

لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ

شَمْسُ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ

الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ

سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ

وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبُ قَابَ قَوْسَيْنِ

مَحْبُوْبُ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ

جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى

الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَآيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ

جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا

تَسْلِيْمًا ○

ہم میلادِ حسّان صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت پر
جناب خان اختر ندیم صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب:

محمد ممن نقشبندی، نفیس عالم فریدی، صوفی عبدالسلیم خان نقشبندی، محمد رفیق شیخ فریدی نعت کمپُر

قصیدہ بُردہ شریف

قصیدہ بُردہ کو دنیائے نعت میں ایک اہم مقام حاصل ہے۔ قصیدہ کے معنی تعریف کے ہیں جب کہ بُردہ سے مراد دھاری دار چادر ہے چوں کہ اِس قصیدے کو تحریر کرنے کے بعد سرکارِ مدینہ ﷺ نے حضرت شیخ الاسلام امام شرف الدّین محمد بن سعید البوصیریؒ کو خواب میں اپنی دھاری دار چادر عطا فرمائی تھی یہی وجہ ہے کہ اِسے قصیدہ بُردہ شریف کہا جاتا ہے۔ یہ قصیدہ نعت سن ۶۶۰ ھجری میں لکھا گیا، اِس قصیدۂ نعت کو دنیائے اسلام میں دُرودشریف جیسی اہمیت حاصل ہے، یہ دس باب پر مشتمل ہے جس میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے اخلاق، شمائل، جمال، سراپا، معجزات اور معراجِ مصطفےٰ ﷺ کی تعریف کی گئی ہے۔ اِس میں ایک سوچونسٹھ اشعار شامل ہیں۔ قصیدہ بُردہ کی اہمیت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج اتنا زمانہ گزرنے کے باوجود بھی عاشقانِ رسول ﷺ اِسے پڑھ اور سن کر گراں قدر فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں، جو اِسے خلوصِ دل کے ساتھ پڑھتا ہے اُس میں خود بخود عشقِ رسول ﷺ کی چمک دمک پیدا ہو جاتی ہے، دین و دنیاوی حاجات کے لیے یہ باکمال وظیفہ ہے۔ اِس کے پڑھنے والے پر رسول کریم ﷺ کے انوار و تجلّیات جود و کرم اور الطاف و عنایت کی بارشیں ہونے لگتی ہیں۔ ”دلائل الخیرات“ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ امام بوصیریؒ فالج کے مرض میں مبتلا ہو گئے، جس سے اُن کے جسم کا آدھا حصّہ بے حس اور معطل ہو گیا، بڑے بڑے طبیبوں سے علاج کرایا مگر فائدہ ہونے کے بجائے مرض بڑھتا ہی گیا اور آپ اتنے نحیف و کمزور ہو گئے کہ صحت و تن درستی کی کوئی امید باقی نہ رہی، متفکر اور غمگین رہنے لگے، صبح و شام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی صحت کی دعا فرمانے لگے۔ ایک دن اچانک اللہ ربّ العزّت نے اُن کے دل میں یہ بات القا کی کہ وہ رسالت مآب ﷺ کی شانِ اقدس میں ایک ایسی نعت لکھیں جو دنیائے عرب و

عجم میں شاہ کار نعت بن جائے چنانچہ امام بوصیریؒ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ قدسیہ میں قصیدہ بُردہ شریف تحریر کیا۔ قصیدہ مکمّل ہوتے ہی آپ اِسے صبح و شام پڑھنے لگے۔ ایک رات امام بوصیریؒ کی قسمت جاگ اُٹھی، کیا دیکھتے ہیں کہ وہ یہ قصیدہ دربارِ رسالت ﷺ میں پڑھ رہے ہیں اور آقائے نامدار ﷺ اُسے سن سن کر نہایت محبّت کا اظہار فرما رہے ہیں۔ جب وہ اس شعر پر پہنچے

كَمْ اَبْرَاتْ وَصَبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ

وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

تو حضورِ اقدس ﷺ نے اپنا دستِ مبارک امام بوصیریؒ کے تمام جسم پر پھیرا اور بطور انعام اپنی چادر مبارک آپ کو اڑھا دی۔ جب امام بوصیریؒ بیدار ہوئے تو خود کو بالکل تندرست و توانا پایا جیسے وہ بیمار ہی نہ تھے، جب کہ رات کو عطا فرمائی گئی چادر بھی آپ کے جسم پر موجود تھی۔ امام بوصیریؒ قصیدہ بُردہ شریف کا عظیم الشان انعام پا کر اللہ ربّ العزّت کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے۔ صبح کسی کام سے امام بوصیریؒ باہر تشریف لائے تو آپ کو ایک بزرگ ملے وہ کہنے لگے۔۔۔ حضرت! آپ نے جو نعت کل لکھی ہے وہ مجھے عطا فرما دیں، امام بوصیریؒ نے فرمایا کہ میں نے تو حضور ﷺ کی بارگاہِ قدسیہ میں بے شمار نعتیں اور قصائد کہے ہیں، آپ کو کون سا قصیدہ چاہیئے۔ وہ کہنے لگے۔۔۔ مجھے وہ قصیدہ چاہیئے جس کی ابتدا اس مطلع سے ہوتی ہے۔

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

امام بوصیریؒ نے کہا میرے اس قصیدے کے لکھنے کی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں، آپ کو کیسے علم ہو گیا، پھر اُن بزرگ نے رات کے خواب والا واقعہ بالکل اُسی طرح بیان فرمایا اور فرمایا میں بھی اُس وقت

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں موجود تھا۔ بس پھر کیا تھا، آپ نے اُنھیں قصیدہ بُردہ شریف کی نقل عطا فرمائی۔

عزیزانِ گرامی! سرکارِ اقدس ﷺ ہر لمحہ اپنے چاہنے والوں کا مشاہدہ فرما رہے ہیں اور ان کی ہر مصیبت و پریشانی میں مدد فرماتے رہتے ہیں۔ عشق و محبّت اور بغیر کسی طمع اور لالچ سے پڑھی جانے والی نعتوں کو بہ نفسِ نفیس میرے آقا ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں۔ خادم نے قصیدہ بُردہ کے چند مشہور زمانہ اشعار کو کتاب کی زینت بنایا ہے۔

جب گنہگاروں کی طیبہ میں رسائی ہوگی　　سر پہ رحمت کی گھٹا جھوم کے چھائی ہوگی
روزِ محشر وہی ہوگا مرے آقا کے قریب　　محفلِ صَلِّ علیٰ جس نے سجائی ہوگی

—o—

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ　　وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ
نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ　　اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ　　لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّفِیْ خُلُقٍ　　وَلَمْ یُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ
فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ　　حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ
یَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ　　سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا　　وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
یَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَكِسٍ　　لَدَیْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمِ
ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ　　وَّعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْكَرَمِ
وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ　　اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ
فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا　　سَاَلْتُكَ الْخَیْرَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

فضائلِ ذکرِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دَم میں جب تک دَم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

(اعلیٰ حضرت)

صاحبانِ محترم! مہ لقا، دل کُشا، خوش ادا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکرِ پاک درحقیقت اللہ ہی کا ذکر ہے جو ازل سے ہو رہا ہے اور ابد تک ہوتا رہے گا۔ ہم اگر یہ سمجھیں کہ ہمارے ذکر کرنے سے ذکرِ رسول ﷺ میں اضافہ ہو رہا ہے تو یہ صرف ہمارا خیال ہے، قرآنِ مجید میں اللہ ربُّ العزت ارشاد فرما رہا ہے **"وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ"** کہ اے رسولِ پاک ﷺ ہم نے تمہارے ذکر کو تمہارے لیے بلند فرمادیا۔ اب ہم ذکر کریں یا نہ کریں، آپ ﷺ کا ذکر آپ ﷺ کے میلاد کی خوشیاں ہوتی رہیں گی، اللہ تعالیٰ خود سیّدِ عالم ﷺ کا ذکر کررہا ہے لیکن جو لوگ میرے محبوبِ کبریا ﷺ کا ذکر کرتے ہیں وہ بھی بلند مرتبے کے مالک ہیں۔

رحمتیں ہی رحمتیں یارو برستی ہیں وہاں　　ذکرِ سرکارِ دو عالم کا جہاں ہوتا رہے

حدیثِ قدسی میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے ایمان کا مکمل ہونا اِس بات پر موقوف کردیا ہے کہ اے محبوب ﷺ! میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھیرادیا ہے پس جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا (شفا شریف ۱۲/۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِ محترم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا۔۔۔ بے شک آپ ﷺ کا

ربّ فرماتا ہے کہ اے حبیب ﷺ! تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کیسا بلند کیا ہے میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ فرمایا جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔ احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبیِ اکرم ﷺ کا ذکر اللہ ہی کا ذکر ہے (زرقانی علی الموجب صفحہ ۳۶۴)

حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں والیِ مدینہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کر رہا تھا کہ اتنے میں تاجِ دارِ مدینہ سرورِ سینہ حضرت محمد ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے وہ کلمات سن کر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا تم پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ذکرِ حبیبِ لبیب ﷺ باعثِ نجات ہے اور مومن کے لیے سرمایہ حیات ہے اور خود میرے آقا و مولا ﷺ کو محبوب و مرغوب ہے، اس لیے کہ اگر یہ ذکر کوئی برا فعل ہوتا تو حضور ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو اس ذکر کے کرنے سے منع فرما دیتے لیکن میرے آقا ﷺ نے نہ صرف اپنے ذکر کو پسند فرمایا بلکہ حضرت حسانؓ کو منبر پر بٹھا کر ذکرِ رسول ﷺ کو سماعت کیا اور نہ صرف سماعت کیا بلکہ اپنی چادر مبارک بھی عطا فرمائی اور خود فرش پر بیٹھ کر اپنی نعت سماعت کی، گویا ذاکر بھی افضل اور جو ذکر سن رہے ہیں وہ بھی افضل اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جو ذکر سماعت کر رہے ہیں وہ سنتِ مصطفیٰ ﷺ ادا کر رہے ہیں اور جو ذکر کر رہے ہیں وہ سنتِ صحابہؓ ادا کر رہے ہیں۔ یہ اتنا محبوب ذکر ہے کہ ہزارہا صحابہؓ نے اس ذکر کو اپنا شعار بنایا، اسے اپنی مغفرت کا باعث سمجھا جس سے اُنھیں کروڑہا فوائد و برکات حاصل ہوئے، آج بھی ہو رہے ہیں اور تاقیامت حاصل ہوتے رہیں گے۔

بھیجیے سرکارؐ پر دائم دُرود — ہر عبادت معتبر ہوجائے گی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

نعتِ محبوبِ داور صلی اللہ علیہ وسلم

خان اختر ندیمؔ نقشبندی

درِ رسولؐ کا نقشہ جمائے بیٹھے ہیں
ہم اپنے دل کو مدینہ بنائے بیٹھے ہیں

بٹھائیں دل میں کسی اور کو، یہ ناممکن
نبیؐ کی یاد کو دل میں بسائے بیٹھے ہیں

مرے نبیؐ کی طرح کون ہے سخی داتا
سبھی کو اہلِ طلب آزمائے بیٹھے ہیں

ملے گی بھیک ہمیں بھی، وہ سب کے داتا ہیں
سو ہم بھی آس کی چادر بچھائے بیٹھے ہیں

علیؓ و زہرہؓ و حسنینؓ کا ملے صدقہ
اِنھیں جو آپؐ کی محفل میں آئے بیٹھے ہیں

دوبارہ دید کریں گے نبیؐ کے روضے کی
ندیمؔ ہم تو یہی لو لگائے بیٹھے ہیں

☆☆☆

فوائد ذکرِ رسول ﷺ

مشکوٰت شریف میں حضرت سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک حدیثِ مبارکہ یوں بیان کرتے ہیں کہ سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جہاں محفلِ ذکرِ رسول ﷺ منعقد ہوتی ہے وہاں فرشتوں کا نزول شروع ہوجاتا ہے اور فرشتے اللہ اور اللہ کے محبوب ﷺ کا ذکر کرنے اور سننے والوں کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب فرشتے کسی کو ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو اُنھیں خوشخبری سناتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم سب کی مغفرت کرنے والا ہے اور پھر اُن سب کو اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں پھر سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے کہ اے فرشتو! بتاؤ تم نے میرے بندوں کو کیسا پایا، وہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کرتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ وہ تیری اور تیرے محبوب ﷺ کی تعریف اور توصیف اور عظمت و بزرگی بیان کررہے ہیں، پھر فرشتوں سے اللہ ربّ العزت فرماتا ہے کہ کیا اُنھوں نے مجھے دیکھا ہے، فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو اُن کا حال کیسا ہوتا، فرشتے عرض کرتے ہیں اگر بندے تجھے دیکھ لیتے تو تیری عظمت و بزرگی اور زیادہ کرنے لگتے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا اُنھوں نے جنّت کو دیکھا ہے! فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم نہیں دیکھا بلکہ وہ تو جنّت پر ایمان بالغیب رکھتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنّت کو دیکھ لیں تو اُن کا کیا حال ہو، تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی جناب میں بڑے ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اگر تیرے بندے جنّت کو دیکھ لیں تو اُس کی طلب میں اور زیادہ محو ہوجائیں، پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ میرے بندے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں، فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میں نے تم کو گواہ کیا

کہ میں نے اُن سب اہلِ محفل کو بخش دیا ہے، اُن کے درجات بلند کردیے ہیں۔ **پھر** سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ اُن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کرتا ہے کہ یا اللہ! ہم نے دیکھا ہے کہ اُس محفل میں فلاں شخص ذکر میں مشغول نہ تھا بلکہ وہ تو کسی مقصد کے تحت اُس محفل میں بیٹھا تھا، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگرچہ وہ بندہ ذاکر نہ تھا لیکن ذاکرین کی محفل میں تھا سو اُس کو بھی میں نے اہلِ محفل کی نسبت سے بخش دیا ہے۔ حدیثِ مبارکہ سے ایک تو یہ پتا چلا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ذکر کرنا باعثِ رحمت و مغفرت ہے اور محافلِ ذکرِ خیرالانام ﷺ میں فرشتوں کا اژدہام ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ فرشتے ایسی مجالس کے متلاشی رہتے ہیں، تیسرا یہ کہ اللہ ربُّ العزت ایسی محافل کے سبب کُل اہلِ محفل کو بخش دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ اُس جامع الاذکار فخرِ موجودات ﷺ کے میلاد کی محفلیں خوب سے خوب تر آراستہ کریں تاکہ دعوت دینے والے اور آنے والے سب اللہ تعالیٰ کی بشارت اور مغفرت میں شامل ہوجائیں۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور ابولہب

صاحبو! ذکرِ ولادتِ سیّدالعالمین محمدٌ رسول اللہ ﷺ تو وہ ذکر ہے جس سے منکرین و دشمنِ اسلام بھی فائدہ حاصل کررہے ہیں۔ جب میرے آقا فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ ﷺ کا چچا ابولہب جس نے پوری زندگی نبی اکرم ﷺ سے اپنی دشمنی وابستہ رکھی، جو ایسا دشمن کہ جس کی مذمت میں قرآن مجید فرقانِ حمید کی پوری ایک سورہ "تبت یدا ابی لھب" نازل ہوئی، جس میں اللہ ربُّ العزت ارشاد فرماتا ہے کہ "تباہ ہوجائیں ابولہب کے ہاتھ" اور وہ تباہ ہی ہوگیا اور اُس نے جو مال کمایا وہ اُس کے کام نہ

آیا، اب لپٹ مارتی آگ میں دھنس جائے گا، اُس کی بیوی جو لکڑیوں کا گٹھا اٹھاتی ہے اُس کے گلے میں رسّی کا پھندا ہو۔(القرآن)

بہرحال اِس سورت کے نزول کے کچھ وقت بعد ہی وہ تباہی کو پہنچا اور اُس کی بیوی گلے میں رسا ڈالنے کے سبب مرگئی۔ ایسا دشمن جس کی قرآن مذّمت کر رہا ہو، اُسے جب اُس کی لونڈی ثویبہ نے یہ اطلاع دی کہ میرے مالک! آپ کے بھائی عبداللہ کے گھر ایک نہایت خوبصورت فرزند پیدا ہوا ہے، ابولہب اِس خبر کو سُن کر بہت خوش ہوا اور اُس نے اِس خوشی میں شہادت کی انگلی کے اشارے سے اپنی کنیز ثویبہ کو آزاد کردیا، لیکن قربان جایئے ربّ کائنات کی کریمی پر کہ اُس نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ایسے سخت ترین دشمن کو بھی اپنے فیض و کرم سے نوازا۔ بخاری شریف کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ جب ابولہب کا انتقال ہوا تو اُس کے گھر والوں نے اُس کو خواب میں بہت بُرے حال میں دیکھا۔ پوچھا کیسی گزری۔ ابولہب نے کہا تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی فائدہ نہ ہوا لیکن مجھے ہر پیر کے دن شہادت کی انگلی سے پانی ملتا ہے جس سے میرے عذاب میں کمی آجاتی ہے۔ اِس لیے کہ میں نے اِس انگلی کے اشارے سے اپنے بھتیجے کی ولادت پر اپنی کنیز ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ سُبحان اللہ۔ غور کا مقام ہے کہ ابو لہب کافر تھا اور ہم مومن، وہ دشمنِ رسول ﷺ تھا اور ہم غلامانِ رسول ﷺ، اُس نے بھتیجے کی خوشی کی تھی نہ کہ سرورِ عالم ﷺ کے ہونے کی۔ اب جب کہ ہم رہبرِ اعظم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی کرتے ہیں تو ہمیں کس قدر فوائد حاصل ہونگے جب کہ دشمنِ رسول ﷺ کو قبر میں بھی فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ جہاں محفلِ میلاد ہوتا ہے وہ جگہ وہ مقام اللہ رب العزت کی حفظ و امان میں رہتے ہیں، اِس سے دِل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ ذکرِ ولادتِ رسول ﷺ کی محافلیں منعقد کرنا اور حسبِ حال کھانا پکانا اور شیرینی تقسیم کرنا اور خوشی و محبت و مسّرت کا اظہار کرنا ہمیشہ سے اہلِ اسلام کا طریقہ رہا ہے۔

اَلْعقادِ ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

یقیناً ذکرِ رسول ﷺ معزز و معتبر ہے۔ اِس لیے کہ صحابۂ عظام رضی اللہ عنہم بھی اس کے منعقد کرنے، اسے سجانے اور اِس کا خوب سے خوب تر اہتمام کرنے کے قائل ہیں، لہٰذا حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جنھیں کثرت سے قربت رسول ﷺ میسر رہی ہے، اُن کا قاعدہ تھا کہ وہ ذکرِ رسول ﷺ کرنے سے پہلے غسل کرتے، خوشبو لگاتے، کیوں کہ خوشبو لگانا مدینے والے آقا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی سنت ہے، اچھے اور پاک صاف کپڑے پہنتے اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر نہایت خشوع و خضوع سے احادیثِ مبارکہ بیان فرماتے، آپ سے لوگ پوچھتے کہ آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ فرماتے مجھے تعظیمِ رسول ﷺ سے پیار ہے۔ اللہ اللہ، یہ تھے امامِ اُمت جنھوں نے پوری زندگی حدیث مبارکہ کا درس دیا اور ہمیشہ تعظیم و توقیرِ رسول ﷺ کا خیال رکھا۔ ایک ہم ہیں کہ ہمیں عظمت مصطفےٰ ﷺ کا خیال ہی نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب انعقادِ محفلِ میلاد و محفلِ نعت کریں تو باوضو ہوں، خوشبو کا استعمال کریں، خیال رکھیں کہ جگہ پاک صاف ہو اس لیے کہ یہی مستحب اور مستحسن عمل ہے۔ ہر قسم کی ریاکاری، بناوٹ، دکھاوے اور غرور و تکبر سے پرہیز کریں۔

پڑھو درود! تقاضا یہی ہے ایماں کا
پسند ہے جو خدا کو یہ وہ عبادت ہے

—o—

نام محمد صلِّ علیٰ
آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی جِلا
آؤ اُنؐ کا ذکر کریں
جو ہیں دافعِ رنج و بلا
نامِ محمد صلِّ علیٰ

صلِ نعت کی بات نہ پوچھو
شاہِ دَنیؐ خود آتے ہیں
جن پہ نگاہ کرم ہوجائے
اُن کے دن پھر جاتے ہیں
نامِ محمد صلِّ علیٰ

قمر انجم

مدحتِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ پاک کا روضہ دکھائی دیتا ہے
دیارِ گنبدِ خضرا دکھائی دیتا ہے

جہاں کو کچھ بھی نظر آئے ہم کو کیا لینا
ہمیں تو ہر گھڑی طیبہ دکھائی دیتا ہے

یقین ہونے لگا ہے بُلا رہے ہیں حضور
مجھے نصیب بدلتا دکھائی دیتا ہے

جو رزق کھانے کو ملتا ہے رات دن ہم کو
نبیؐ کے نام کا صدقہ دکھائی دیتا ہے

جو اُن کا ہوگیا وہ ہوگیا خدا کے قریب
بشر بشر یہی کہتا دکھائی دیتا ہے

نبی کے عشق نے سلطاں بنادیا ہے اسے
جو عام لوگوں کو منگتا دکھائی دیتا ہے

جمالِ گنبدِ خضرا میں تم نے کیا دیکھا
ہمیں تو عرشِ معلیٰ دکھائی دیتا ہے

حَسنؓ حُسینؓ و علیؓ اور فاطمہؓ میں ہمیں
نبیؐ کا حُسنِ سراپا دکھائی دیتا ہے

دلِ و نظر میں بسایا ہے جلوۂ آقاؐ
ندیم اب کہو، اب کیا دکھائی دیتا ہے

خان اختر ندیم

طالبین بخشش و مغفرت

رب کائنات، ذکر حبیب ﷺ کی برکتوں، رحمتوں اور فیوض و برکات سے میری والدہ، گرامی، تمام مرحوم برادران بالخصوص مرحوم خان اختر نسیم والدین الحاج گلشن الٰہی، محمد ابراہیم انٹر پرائزز، والدہ محترمہ عبدالوحید غوری، مرحومہ ناظرہ بیگم، حافظ سمیع الرّحمان نقشبندی، حضرت وجاہت شوقیؒ، پروفیسر عبدالمجید نصیب مرحوم، مرحوم ماسٹر محمد اقبال، معروف نعت کمپیئر محمد سلیم انجم مرحوم، والدہ محترمہ محمد یوسف میمن ثنا خوانِ رسول کراچی، حضرت قمرانجم نعت گو، حضرت ادیب رائے پوریؒ نعت گو اور شرکاء میلادِ حسّان کے جملہ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

ذکر کی فضیلت

صاحبانِ محترم! اَللہ ربُّ العزت بھی ذکر کی فضیلت کچھ اِس طرح بیان فرمارہا ہے۔ **قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا** (ترجمہ) اے رسول ﷺ! کہہ دیجیے کہ اَللہ کے فضل اور اُس کی رحمت کے ملنے پر چاہیئے کہ لوگ خوشی کریں۔ مومنو! آیہِ مقدسہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے حصول پر خوشی کا اظہار کرنا حکمِ الٰہی ہے، بے شک حضور ﷺ کی ذات مقدس مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے، اِس لیے جس وقت اس ذات مقدسہ کی جلوہ فرمائی ہوئی اُس روز یا اُن ایّام میں خوشی کرنا عین آیہ کریمہ پر عمل ہے، مزید یہ کہ اَللہ عزّ وجَل ارشاد فرماتا ہے ''**وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰہِ**'' ''اور یاد دلاؤ اِن کو اللہ تعالیٰ کے دن'' یعنی سب دن اور سب راتوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے دن ہیں جن کو خاص

طور پر یاد دلانے کا حکم دیا ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ ایامِ اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں خلاقِ کائنات نے اپنے بندوں پر انعامات فرمائے۔ عاشقانِ مصطفیٰ، محبانِ رسول ﷺ جانتے ہیں کہ سردارِ کونین، سیّد الانبیاءؑ، انس و جاںؑ باعثِ خلقتِ کون و مکاں یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں، باقی تمام نعمتیں آپ ﷺ ہی کا صدقہ ہیں، اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا یہاں
اُنؐ کے ہونے سے ہے سب کا نام و نشاں
یہ زمیں آسماں یہ مکاں لامکاں
سارے اُن کے مکاں وہ کہاں میں کہاں
(ظہوری)

حضور ﷺ سب سے بڑی نعمت ہیں

یہ بات طے شدہ ہے کہ حضور پُر نور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں، حضور ﷺ کی آمد نعمتِ عظمیٰ کی آمد ہے، اگر کسی نے اِس نعمتِ عظمیٰ کا احترام نہ کیا اور اُن کے پیغام پر توجہ نہ دی تو قیامت کے دن سوال کیا جائے گا بلکہ قبر میں ہی پوچھ لیا جائے گا۔۔۔ "**ماکُنتَ تقُولُ فِی حقِّ ھٰذا الرَّجُلِ**" (اے قبر میں آنے والے! تو اِس رجلِ عظیم کے بارے میں کیا جانتا ہے) یاد رہے کہ یہ سوال آخری سوال ہے، اِس میں ناکامی پہلے سوالوں میں بھی ناکامی تصور کی جائے گی اور اِس کی کامیابی سے پہلوں کی کمی بیشی کو بھی دُور کر دیا جائے گا، جو بچّا سالانہ یعنی آخری امتحان میں پاس ہو جائے تو وہ پاس ہو جاتا ہے، سابقہ امتحانوں کی خامیاں نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہر انسان کی قبر میں

جلوہ گر ہوتے ہیں اِس لیے مومن کے لیے موت کا تصور بڑا خوشگوار ہے **اَلْمَوْتُ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنُ**: موت تو مومن کے لیے تحفہ ہے! یہ تو پُل ہے، یہ تو وسیلہ ہے۔ "**یُوصِلُ الحَبیبَ اِلی الحَبیبِ**" جو یار کو یار سے ملاتا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ دنیا سے جارہے تھے اور مسکرا رہے تھے، بیوی سے فرمایا کیوں روتی ہو! میں تو اپنے محبوب ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں۔

رُوح نہ کیوں ہو مضطرب مَوت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہؐ مزار میں

حضور پُر نور ﷺ کا ہر قبر والے کے پاس آنا، اپنا جلوہ دکھانا اور اپنوں کو قبر کی وحشتوں سے بچانا سرکار ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کی دلیل ہے، حدیث صحیح کے الفاظ "**ھٰذا الرَّجُل**" سے مراد ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہے "ھذا" اسمِ اشارہ قریب کے لیے ہوتا ہے جو محسوس بھی ہو اور مُبصَر بھی ہو کچھ لوگ شانِ مصطفیٰ ﷺ سے جلتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ممکن نہیں۔ میں کہتا ہوں کیا؟ نکیرین بھی قبر والوں کے پاس آتے ہیں یا نہیں۔۔۔ کیا ملک الموت ایک لمحے میں ہزاروں انسانوں کی جان قبض کرنے کے لیے اُن کے قریب جاتا ہے یا نہیں، جس امر کا نکیرین اور ملک الموت کے حق میں امکان مانتے ہو، اُن سب کے آقا و مولا ﷺ کے حق میں تمہارا کیا خیال ہے، آپ ﷺ تو بنائے کائنات ہیں پھر کیوں نہیں مانتے!!

قبر میں صورت فرشتے جب دکھائیں آپؐ کی
ہو زباں پر پیارے آقاؐ الصلوٰۃ والسّلام

صاحبو! جس دن یہ نعمتِ عظمیٰ مسلمانوں کو عطا ہوئی اُس دن کو یاد دلانا اور لوگوں کو بتانا کہ یہ ہے وہ دن کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے نبیٔ مکرّم ﷺ کا ظہور فرما کر مومنوں پر بڑا احسان و انعام فرمایا۔ اِس حکمِ الٰہی کی تعمیل ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا

ہے۔ بخاری، مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورے کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو نبی محترم ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ تم عاشورے کا روزہ کیوں رکھتے ہو، اُنھوں نے کہا کہ یہ دن ہمارے لیے نہایت مبارک و مقدّس دن ہے کہ اِس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دشمنِ فرعون سے نجات بخشی اور ہم تعظیماً اِس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم موسیٰ کی فتح کا دن منانے میں تم سے زیادہ حق دار ہیں، پس حضور ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ غور فرمائیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات بخشی وہ دن قومِ بنی اسرائیل کے نزدیک مبارک اور سیّد عالم ﷺ کے نزدیک اُس کا مبارک ہونا مسلّم۔

صاحبو! بنی اسرائیل اُس دن کی تعظیم کریں اور منائیں تو نبی کریم ﷺ اُس کو بدعت نہ سمجھیں بلکہ فرمائیں کہ ہم تم سے زیادہ حقدار ہیں کہ اِس دن کی تعظیم کریں اور اِس کو منائیں، چنانچہ خود بھی منایا اور منانے کا حکم بھی دیا لیکن سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جس دن محسنِ انسانیت ﷺ تشریف لائے وہ دن کیوں نہ منایا جائے۔ حق یہ ہے کہ محفلِ ذکرِ خیر الانام ﷺ منعقد کرنا اور کرانا نہایت رحمت و بخشش کا ذریعہ ہے کیوں کہ اِس ذکر کے کرنے اور کرانے سے نبیٔ محترم ﷺ کی مکمّل سیرتِ مبارکہ، خصائص، مسائل، فضائل و کمالات اور بہت سے دینی مسائل معلوم ہوجاتے ہیں۔ انعقاد ذکرِ رسول ﷺ عین سنّتِ الٰہی ہے۔ یہی عمل بے عملوں کو باعمل، عالموں کو کامل، کاملوں کو اکمل بنانے اور حاضریٔ دربارِ رسالت کی کیفیت قلب پر طاری کرنے میں سودمند اور نفع بخش ہے۔ چنانچہ یہ ذکر نہ صرف مدّاحانِ رسول ﷺ بلکہ تمام مومنین کے لیے راہِ نجات اور بخشش کا سبب ہے، جس سے دلوں کو تقویت

اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔ اور یہی ذکر بے چینی میں چین، بے سکونی میں سکون، بے قراری میں قرار اور خزاں میں بہار ہے۔ وقتِ مشکل جس نے جہاں بھی ذکرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کیا، کرمِ سرکار کی صدا دی وہیں موجِ کرم نظر آئی۔ آپ ﷺ کی عطا اور آپ ﷺ کا کرم تو مصیبت کے اندھیروں کا رُخ پھیر دیتا ہے اور ناکامیوں کو کامرانیوں کا عنوان مل جاتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی محافلیں منعقد کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
وَسَلَّم عَلَیکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہ

ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خان اختر ندیم نقشبندی

قرارِ جاں ہے دیارِ طیبہ اِسی سے وابستگی رہے گی
ہرے کلس پر نگاہ ہوگی تو دل کی کھیتی ہری رہے گی
یہیؐ کریں گے مراد پوری، یہیؐ تو ہیں اِک غریب پرور
رسولِ اکرمؐ کے پاک در پر ہماری چادر بچھی رہے گی
خدا کی رحمت، کرم نبیؐ کا سنور رہا ہے نصیب اپنا
خدا کے آگے نبیؐ کے در پر جبیں ہماری جھکی رہے گی
ملا ہے سب کو ملے گا سب کو، کوئی نہ محروم رہ سکے گا
ہماری جھولی تمھاری جھولی، سب ہی کی جھولی بھری رہے گی
نبیؐ کی نعتیں سنانے والے نوید رحمت کی سن رہے ہیں
ہمارے گھر میں تمھارے گھر میں نبیؐ کی محفل سجی رہے گی
جمالِ والشّمس جا گزیں ہے، ندیم کا قلب ہے منوّر
یہاں بھی سینہ دمک رہا ہے، لحد میں بھی روشنی رہے گی

محبتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبانِ محترم! اللہ ربُّ العزت نے عقل جیسی ہمیں عظیم نعمت عطا فرما کر ہم میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کی، اگر ہم ذرا عقل سے کام لیں تو پتا چلے گا کہ محبتِ مصطفےٰ ﷺ ایمان کی دلیل ہے۔ ربُّ العزت نے ہر مردِ مومن مسلمان پر صاحبِ لولاک ﷺ کی محبت اُس کے عزیز و اَقارب سے بھی زیادہ مقدم رکھی ہے۔ اللہ عزَّ وَجل قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔۔۔ اے رسول ﷺ کہہ دیجیے اِن لوگوں سے کہ تمھارے ماں، باپ، بیٹے، بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کا مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں ڈر رہتا ہے اور تمہارے پسند کے مکان، اِن میں سے کوئی چیز بھی اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (پ ۱۰- رکوع ۹)

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اگر خامی اِسی میں ہے تو سب کچھ نامکمل ہے

اِسی طرح ایک حدیثِ مبارکہ میں حضرت اَنس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔۔

لَا یُومِنُ اَحَدُ کُم حَتّٰی اَکُونَ اَحَبَّ اِلَیہِ مِن وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجمَعِین (تم میں کوئی مومن نہ ہوگا جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کے ماں، باپ، مال و اولاد اور سب چیزوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں)۔

مال و اولاد و جان سے بڑھ کر — عشق اُنؐ کا نہیں تو کچھ بھی نہیں
عشقِ احمدؐ ہے حاصلِ کونین — گر یہ سمجھا نہیں تو کچھ بھی نہیں

(بہزاد لکھنوی)

وہ جو وجہ بنائے عالم ہیں — اُن سے رشتہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
لب پہ حسّانؓ کے یہ قولِ ندیم — نعتِ آقاؐ نہیں تو کچھ بھی نہیں

(خان اختر ندیم نقشبندی)

اِن آیات اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ محبوبِ کبریا ﷺ کی محبت تمام اَجزا سے زیادہ ضروری ہے، اب اگر کوئی میرے آقا ﷺ سے محبت نہیں رکھتا یا مخالفت کرتا ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے، اور ایسے شخص سے کسی قسم کا رشتہ ناتا رکھنا اچھا نہیں ہے۔ جس مسلمان مرد و عورت کے دل میں آپ ﷺ کی سچّی محبت ہوگی یقیناً اُس کا ایمان بھی کامل ہوگا۔ صابر بَن ذوقی نے کیا خوب کہا ہے۔

دین و دنیا کی بھلائی ہے محبت اُنؐ کی
اہلِ ایماں پہ ہوئی فرض اطاعت اُنؐ کی
کوئی کیوں کر نہ کرے اُنؐ سے محبت صابر
جب کہ ایمان کا مطلب ہے محبت اُنؐ کی

اور جس دل میں آپ ﷺ سے محبت نہ ہوگی وہ ایمان سے محروم رہے گا۔ اس لیے کہ محبّت کا تعلق دل سے ہے۔ اب یہ معلوم کرنا کہ محبّت کا معیار کیا ہو۔ تو محبت کا معیار محبوب ﷺ کی اتباع و اطاعت سے واضح ہوجاتا ہے، چنانچہ اَللہ رَبُّ العزّت ارشاد فرماتا ہے۔ **قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہ**۔ یعنی: اے میرے حبیب ﷺ! فرما دیجیے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبّت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو پھر اللہ بھی تم سے محبّت کرے گا۔ پتا چلا کہ محبّت کی شرط اتباع و اطاعتِ رسول ﷺ ہے چنانچہ جو لوگ سرکارِ مدینہ ﷺ کی سنّت کے تابع ہیں وہی صحیح معنیٰ میں سچے محبّ اور مومن ہیں۔

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

نعتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم

(حضرت صوفی ماسٹر منیر خان پیکرؔ اکبر آبادی نقش بندی مجدّدی)

جو بھی انؐ کا غلام ہوجائے — تاج داروں میں نام ہوجائے
رحمتِ حق مُدام ہوجائے — درَ پہ حاضر غلام ہوجائے
چھڑ گیا ذکر اُنؐ کا محفل میں — اب دُرود و سلام ہوجائے
شاہِ بطحا کے دَر پہ جانے کا — اے خدا! اہتمام ہوجائے
نعت لکھّی تو ہے عقیدت سے — کاش مقبولِ عام ہوجائے

اُس کو حاصل ہو برتری پیکرؔ
جو نبیؐ کا غلام ہوجائے

---O---

صَلَّی اللّٰہُ عَلیکَ یا رَسُولَ اللّٰہ○ وَسَلَّم عَلَیکَ یا حَبیبَ اللّٰہ

اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبو! اتباع کے معنیٰ صرف سنت مصطفیٰ ﷺ کو نقل کرنا نہیں بلکہ سرکار مدینہ ﷺ کی محبّت کے نشے میں معمور اور اور آپ ﷺ کے جذباتِ الفت سے مجبور ہوکر بہ تقاضائے الفت ومحبت آپ ﷺ کی اداؤں میں ڈھل جانا ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب و مطلوب ہیں، اس لیے ہمیں چاہیئے کہ آپ ﷺ کی اتباع و اطاعت کر کے آپ ﷺ کی پیاری پیاری اداؤں کے سانچے میں ڈھل جائیں یقیناً یہی اتباع و اطاعت سیّد عالم ﷺ کی محبت کی دلیل ہے۔ ہمارے

پیارے آقا ﷺ تو مخزنِ سرچشمۂ صِدق و صفا ہیں، آپ ﷺ کی محبّت بندۂ مومن پر لازم وملزوم ہے۔

صاحبان محترم! واضح رہے کہ محبت کا صحیح معیار حسن و جمال ہے، یہ ممکن نہیں کہ محبت والی آنکھ کو محبوب میں کوئی عیب نظر آئے اور اگر کسی کو محبوب میں عیب نظر آتے ہیں تو وہ اپنے دعوائے محبّت میں جھوٹا ہے۔ یقیناً محبت والی آنکھ کو محبوب میں عیب نظر نہیں آتا اور میرے آقا ﷺ تو بے عیب ہیں، وہ باکمال وباجمال، بے نظیر و بے مثال ہیں، آئینہء حق کا یکتا شاہ کار ہیں۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکارؐ ہیں ایسا نہیں کوئی

——— O ——— (ذکر جمیل علامہ شفیع اوکاڑویؒ)

رُخ مصطفیٰ ہے وہ آئنہ کہ اب ایسا کوئی بھی آئنہ
نہ کسی کی بزمِ خیال میں نہ دُکانِ آئنہ ساز میں

عزیزانِ محترم! سرکار مدینہ ﷺ جیسا تو نہ کوئی ہوگا نہ ہوا ہے۔ اے میرے آقا ﷺ! آپ ﷺ تو جودو جمال، کیف وکمال میں یکتا ہیں، آپ ﷺ تو بے نظیر، بے مثال ہیں، آپ ﷺ ارفع و اعلیٰ، مہ لقا' دل کُشا' خوش نَوا' خوش اَدا، رہ نما، پیشوا، مجتبےٰ، مصطفےٰ ہیں، آپ ﷺ تو وہ ہیں جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اس موقع پر حضرت حسانؓ بن ثابتؓ نے کیا خوب کہا ہے۔

وَاَحسَنُ منکَ لَم تَرَقطُّ عَینِی
وَاَجمَلُ منکَ لَم تَلِدِ النِسّآءُ
خُلِقتَ مُبرّأً مِن کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَآءُ

ترجمہ: (یارسول اللہ ﷺ! میری آنکھ نے آپ ﷺ سا حسین وجمیل اور

کوئی نہیں دیکھا کیوں کہ آپ ﷺ سا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں، آپ ﷺ تو ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں، جیسا کہ آپ ﷺ خود چاہتے تھے)۔

آپ سا کوئی حسیں ہم نے نہ دیکھا نہ سنا
اور جمیل آپ سا واللہ کسی ماں نے نہ جنا
پاک وطاہر ہے ہراک عیب سے ذاتِ حضرت
اپنی مرضی کے مطابق ہوئے جلوہ فرما

(عنبر شاہ وارثی)

خدا کی قسم حضور ﷺ تو محمد ہیں اور محمد کے معنی ہیں بے عیب، تو جس نے محمد ﷺ کے اندر عیب جانا اُس نے محمد ﷺ کو محمد ہی نہ جانا حضور ﷺ کو محمد ﷺ وہی مانتا ہے جو حضور ﷺ کو بے عیب جانتا ہے۔ ثابت ہوا کہ محبت اُس کی سچّی ہے جو سرکارِ ابد قرار ﷺ کو تمام عیوب ونقائص سے مبرّا ومنزہ اور پاک مانتا ہے۔

کوئی مثل مصطفٰے کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
انھیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دستِ قدرت
کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

(صبیح الدین صبیح رحمانی)

صحابیہؓ اور محبّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبو! نبی اکرم سے محبّت تقاضائے ایمان ہے اور دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ صحابہؓ آپ ﷺ سے والہانہ محبّت رکھتے تھے نہ صرف محبّت رکھتے بلکہ اطاعت و فرماں برداری میں بھی پیش پیش رہتے تھے، جس کا اندازہ اِس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ غزوہِ اُحد کے موقعے پر کسی نے یہ خبر اُڑادی کہ معاذاللہ نبی اکرم ﷺ کو

شہید کر دیا گیا ہے۔ اِس خبر کو سُن کر نہ صرف صحابہؓ بلکہ صحابیاتؓ بھی پریشان تھیں، جب یہ خبر مدینہِ منورہ کی ایک خاتونؓ کو ملی تو وہ فراقِ رسول ﷺ میں بے تاب ہوگئی اور فوراً اِس خبر کی تصدیق کے لیے اپنے گھر سے میدانِ کارزار میں جا نکلی، راستے میں ایک صحابیؓ ملے، اُس خاتونؓ نے نہایت بے تابانہ انداز میں پوچھا ۔۔۔ کیا رسول اللہ ﷺ شہید کردیئے گئے ہیں، صحابیؓ نے عرض کیا۔ نہیں، بلکہ تیرا باپ شہید ہوگیا ہے۔ صحابیہؓ نے پھر کہا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ نبی کریم ﷺ خیریت سے ہیں یا نہیں۔ صحابیؓ نے کہا تجھے پتا نہیں تیرا بھائی بھی شہید ہوگیا ہے، صحابی خاتونؓ نے کہا۔۔۔ ایسے ہزار باپ اور بھائی میرے آقا ﷺ پر قربان، تم تو صرف یہ بتاؤ کہ نبیٔ اکرم ﷺ خیریت سے ہیں یا نہیں۔ پھر صحابیِ رسول ﷺ نے کہا کہ تجھے پتا بھی ہے کہ تیرا بیٹا بھی شہید ہوگیا ہے۔ قربان جایئے اُس عاشقِ رسول صحابیہؓ پر جس کو یہ پتا چل گیا ہے کہ باپ، بھائی، بیٹا شہید ہوگئے مگر اُس کا یہی اِستفسار ہے کہ کیا میرے آقا ﷺ حیات ہیں۔ آخر صحابیؓ رسول ﷺ نے بتایا کہ اَلحمد للہ سرکارِ مدینہ ﷺ بخیر و عافیت اور حیات ہیں۔ صحابیہؓ کی محبّت رسول ﷺ ملاحظہ ہو کہ اُس نے جب یہ سنا کہ میرے آقا ﷺ زندہ ہیں تو کہا کہ اگر میرے آقا ﷺ زندہ ہیں تو پھر مجھے کوئی غم! غم نہیں۔ سبحان اللہ۔ یہ تھی صحابیاتؓ اور صحابہؓ کی محبّت کہ وہ ہر شے سے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی محبت عطا فرمائے۔

بڑھ کر اُس نے رُخِ روشن کو جو دیکھا تو کہا
میں بھی اور باپ بھی، بیٹا بھی برادر بھی فِدا

یا نبیؐ آپ کے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم
آپ زندہ ہیں تو سب ہیچ ہیں یہ رنج والم

حضرت حنظلہؓ اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عزیزانِ گرامی! اطاعت رسول ﷺ کے لیے قرآن مجید نے جگہ بہ جگہ تاکید فرمائی ہے چنانچہ اَللہ ربُّ العزّت ارشاد فرماتا ہے کہ جب تمہارا رسول ﷺ تمہیں پکارے تو تم جس حال میں بھی ہو چاہے نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو فوراً اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوجاؤ ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضایع ہوجائیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہؓ ہمیشہ اطاعت اور محبّتِ رسول ﷺ میں سرشار رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ کہیں بے ادبی نہ ہوجائے، چنانچہ حضرت حنظلہؓ نکاح کی پہلی رات جسے سہاگ رات کہتے ہیں، اپنے کمرے میں تھے کہ اچانک سیّدِ عالم ﷺ کا حکم آ پہنچا کہ جنگ کے لیے تیار ہوجاؤ، چنانچہ آپؓ اپنے آقا ﷺ کی محبّت میں سرشار ایک لمحہ بھی ضایع کئے بغیر سرکار ﷺ کے حکم کے مطابق فوراً میدانِ کارزار میں جا پہنچے اور شہید ہوگئے' جب لاشیں اٹھائیں گئیں تو آپؓ کے جسم سے پانی ٹپک رہا تھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔۔۔ حضور ﷺ! یہ کیا مسئلہ ہے!! فرمایا حنظلہؓ اطاعِت رسول ﷺ میں تھے، جب میں نے حنظلہؓ کو پکارا تو اِن پر غسلِ جنابت واجب ہوچکا تھا لیکن انھوں نے میرے حکم پر لبیّک کہا چنانچہ وہ جس حال میں تھے ویسے ہی چلے آئے، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا بڑی پسند آئی۔ اس لیے فرشتوں نے بحکم خداوندی انھیں آسمانوں پر غسل دیا، لہٰذا اُس دن سے انؓ کا لقب غسیل الملائکہ ہوگیا۔ اندازہ فرمایئے کہ صحابہؓ کو قرآن اور صاحبِ قرآن سے کتنی محبّت تھی۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے آقا ﷺ سے بے پناہ محبت، اتبّاع و اطاعت کریں کہ یہی جُزِ ایمان ہے۔

☆☆☆

حضرت زیدؓ اور حضرت خبیبؓ کی شہادت

صاحبو! صحابہؓ میرے آقا ﷺ سے کس قدر محبّت فرماتے تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ جب قریش مکہ نے دھوکے سے دس صحابہؓ کو تبلیغ دین کے لیے بُلوایا تو راستے ہی میں آمادہِ فساد ہوئے، آٹھ صحابہؓ نے کفّار سے لڑکر جامِ شہادت نوش کیا، حضرت خبیبؓ اور حضرت زیدؓ گرفتار کر لیے گئے، مقتولین بدر کے بدلے میں اُنھیں قتل کے لیے حُدودِ حرم سے باہر لے جایا گیا، قریش اور دیگر اہل مکہ قتل کا تماشا دیکھنے گروہ در گروہ آن جمع ہوئے، ابوسفیان نے آگے بڑھ کر حضرت زیدؓ سے کہا۔۔۔ زیدؓ! بھوکے پیاسے قتل ہو رہے ہو۔۔۔ کیا اچھا نہ تھا کہ آج تم اپنے اہل وعیال میں آرام سے ہوتے اور ہم تمہارے بجائے محمد ﷺ کو نعوذ باللہ ختم کر دیتے۔ حضرت زیدؓ نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سختی اور دلیری سے کہا۔۔۔ اے دشمن خدا! اللہ کی قسم ہم برداشت بھی نہیں کر سکتے کہ رسول اللہ ﷺ کو کانٹا بھی چبھے اور ہم آرام سے بیٹھے رہیں۔ ابوسفیان نے کھسیانا ہوکر کہا۔۔۔ میں نے آج تک کوئی کسی کا ایسا دوست نہیں دیکھا جیسے محمد ﷺ کے دوست ہیں۔ اور حضرت زیدؓ تلواروں کے پے در پے وار کھا کر اپنی جان اپنے آقا ﷺ پر وار گئے۔ حضرت زیدؓ کے بعد حضرت خبیبؓ قتل گاہ میں لائے گئے انھوں نے دو رکعت نماز نفل پڑھنے کی اجازت چاہی، جلدی سے نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کہا۔ میں نے نماز مختصر کر دی ہے کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ موت کا وقت موخر کر رہا ہوں۔ اُنھیں سُولی پہ لٹکا دیا گیا اور چاروں طرف سے کفارِ مکہ نے نیزے کی انیوں سے اُن کے جسم کو چھیدنا شروع کر دیا. کسی نے طنزیہ انداز میں کہا کہو تو تمھیں چھوڑ دیا جائے اور محمّد ﷺ تمہاری جگہ لے لیں، [illegible] خبیبؓ نے بڑی ہمت سے جواب دیا، اللہ کی قسم میں تو سوچ بھی نہیں سکتا

کہ میری جان کے بدلے میرے آقا ﷺ کو گرم ہوا بھی لگے۔ نیزوں کے وار تیز ہونے لگے، جسم کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گرنے لگے، حضرت خبیبؓ آخری سانس تک اپنے آقا ﷺ پر دُرود و سلام بھیجتے رہے۔ یہ تھی میرے آقا ﷺ سے صحابہؓ کی محبت وعقیدت۔ اللہ ربُّ العزّت ہمیں بھی ایسی محبت عطا فرمائے۔ (الہلال راولپنڈی ۱۹۹۰ء)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

شربتِ دید نے اک آگ لگا دی دل میں
تپشِ دل کو بڑھایا ہے بجھا نے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے
تہہ میں رکّھا ہے، اِسے دل نے گمانے نہ دیا

اخلاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا! ترے خالقِ حُسن و ادا کی قسم
(اعلیٰ حضرت)

صاحبو! انسانیت کی ہدایت کے لیے ہزار ہا انبیاؑ کا دنیا میں ظہور ہوا لیکن میرے نبی ﷺ کو تمام عالم کے لیے رحمت بنایا، پچھلے انبیاؑ نے اپنی قوموں سے تنگ آ کر بدُعائیں کیں لیکن ہمارے نبی ﷺ سراپا دعا بن کر تشریف لائے، اَللّٰہ ربُّ العزّت نے ہمارے نبی ﷺ کو دین کی تکمیل کرنے والا نائبِ خاص ہادی و منذر سراپا ہدایت، رَءُوف الرّحیم صاحبِ خُلقِ عظیم بنا کر بھیجا۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا! ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
(اعلیٰ حضرت)

آپ ﷺ کی ذات نہ صرف مسلمانوں کے لیے بلکہ تمام عالم کے لیے نمونۂ ہدایت ہے، آپ ﷺ کی آمد تزکیہ نفس اور تعلیمِ کتاب و حکمت کے لیے ہوئی۔ رحمۃ للعالمینؐ کے ہر عمل سے پتا چلتا ہے کہ وہ اللہ کا کرمِ خاص ہیں، آپ ﷺ نے رواداری اور مشقت کا عملی درس دیا، ہمیں جینے کا حوصلہ دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم آپ ﷺ کی صحیح معرفت سے ناواقف ہیں۔ آپ ﷺ کے خُلق کو قرآن نے کہا۔ "انک لعلیٰ خُلق عظیم" (بے شک آپ ﷺ اخلاق کے بلند مرتبے پر فائز ہیں)۔ خود نبی محترم ﷺ نے فرمایا کہ میں مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ نبی محترم ﷺ کا خُلق قرآنِ مجید ہے، تمام انبیا کی خوبیاں نبی اکرم ﷺ میں بدرجۂ اَتم موجود ہیں، آپ ﷺ کے خُلق کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کی دل آزاری نہ فرمائی، آپ ﷺ اپنے تمام کام خود ہی کر لیا کرتے تھے، آپ ﷺ خود ہی کپڑوں میں پیوند لگاتے، کپڑے دھوتے، دوستوں کی تیمارداری اور غم خواری میں مشغول رہتے غرض کہ انسانیت کے سچے مونس و غم خوار تھے۔ مظلوموں کی فریادیں سُننا، انصاف سے حق دلانا، کمزوروں پر رحم کھانا آپ ﷺ کا معمول تھا آپ ﷺ بے کسوں، بے بسوں، بے یاروں کی داد رسی فرماتے، اِس معاملے میں کافر و مومن کی کوئی تخصیص نہیں تھی، سب کو ایک نگاہ سے دیکھتے، دشمنوں کو معاف فرمادیتے، اُن کے لیے دعائے خیر فرماتے۔

بے یاروں بے کسوں کا اثاثہ ہے اُنؐ کی یاد
بے چارگانِ دہر کا چارہ ہے اُن کا نام

اسلام سے پہلے عورتیں حقیر و کمزور سمجھی جاتی تھیں، آپ ﷺ نے اُن پر احسان فرمایا، ان کے حقوق مقرر فرمائے اور اپنے برتاؤ سے ظاہر فرمادیا کہ یہ طبقہ (طبقہ نسواں) حقیر نہیں ہے بلکہ عزّت اور ہمدردی کے لائق ہے۔ یہاں تک کہ

جانوروں کے ساتھ جو لوگ بے پروائی برتتے تھے وہ بھی آپ ﷺ کو نا گوار تھی اور اُن بے زبانوں پر جو ظلم ہوتا تھا آپ ﷺ نے اُنھیں روک دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں حق کی دعوت دینے والا اور رحمتہ للعالمین بن کر آیا ہوں۔

خدائی سے بہ شانِ بندگی اتنے قریں تم ہو
وہ ربّ العالمیں ہے، رحمتہ للعالمیں تم ہو
(پیکر اکبر آبادی)

بوڑھی عورت

سرورِ ذی حشم رحمتِ مجسم ﷺ کے اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ جمیلہ کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ ﷺ نے تبلیغِ دین کا آغاز کیا تو آپ ﷺ کی پیاری پیاری اور سچّی باتوں کو سُن کر بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے، آپ ﷺ کا قاعدہ تھا کہ آپ ﷺ سب کے سامنے اللہ کی وحدانیت کا ذکر کرتے اور بتاتے کہ یہ بُت کسی کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے، اگر انسان کو کوئی فائدہ ہو سکتا ہے تو صرف اللہ کی ذات سے ہے جو کہ کائنات کا رب ہے۔ نبی ﷺ کی گفتگو میں اتنی شیرینی اور مٹھاس تھی کہ جو آپ ﷺ سے ایک بار بات کر لیتا وہ مسلمان ہو جاتا، جس کے کانوں تک آپ ﷺ کی بات پہنچ جاتی وہ فوراً کلمہ پڑھ لیتا تھا، چنانچہ مدینے کی ایک کافر بڑھیا کو جب یہ پتا چلا کہ محمّد ﷺ مدینے آ گئے ہیں تو اُسے ڈر ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُنؐ کی آواز میرے کانوں تک بھی پہنچ جائے کہ جسے سُن کر لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتے جا رہے ہیں، کہیں میں بھی مسلمان نہ ہو جاؤں، اِس لیے اُس نے اپنے سامان کو ایک گٹھری میں باندھا اور مدینے سے باہر کہیں اور جانے لگی، وہ اتنی بوڑھی تھی کہ تھوڑا راستہ چلتی اور پھر آرام کرتی اور پھر چل دیتی یہاں تک کہ اُس سے چلا بھی نہیں جا

رہا تھا، اتنے میں راستے میں اُس بوڑھی عورت کو سرکارِ دو عالم ﷺ مِل گئے، آپ ﷺ نے بُڑھیا کی یہ حالت دیکھی تو اُس کا سامان اپنے مبارک کاندھوں پر رکھ لیا اور اُسے اُس کی منزل تک پہنچا دیا۔ بڑھیا نے آپ ﷺ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ بیٹا! ایک نصیحت یاد رکھنا، مدینے میں محمد عربی ﷺ تشریف لے آئے ہیں، اُن کے پاس کبھی نہ جانا اور نہ اُنؐ سے ملنا، جو اُنؐ کے پاس جاتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے، میں خود اُنؐ کے ڈر سے یہاں آئی ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھی مسلمان ہو جاؤں۔ بوڑھی عورت کی یہ باتیں سن کر نبیٔ کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔ وہ محمد عربی ﷺ میں ہی ہوں جو ایک خدا کی بات کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی بوڑھی عورت سکتے میں رہ گئی اور کہنے لگی کہ میری جان آپ ﷺ پر قربان، آپ ﷺ جیسے اخلاق کا انسان تو میں نے دنیا میں دیکھا ہی نہیں، یقیناً آپ ﷺ غلط راستہ نہیں بتا سکتے، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمّد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ تھا ہمارے آقا سرکارِ دو عالم ﷺ کا اخلاق جس سے اپنے تو اپنے غیر بھی جلد متاثر ہو جایا کرتے تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کے اخلاقِ حَسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه ۝ وَسَلَّمْ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

تخلیق نورِ محمدّ صلی اللہ علیہ وسلم

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں، الٰہی! بول بالا نور کا

کیا تخلیق حق نے نور سے، محبوب سبحانی
زمیں سے آسماں تک، ضوفشاں ہے جس کی تابانی

اُسی نور یقیں سے، سارے عالم نے جلا پائی
زمیں و آسماں، شمس و قمر نے بھی ضیا پائی
وہی محبوبِ عالمؐ اور وہی محبوبِ سبحانیؐ
وہی نورِ مبیں ہیں اور وہی آیاتِ قرآنی
وُہی حُسنِ یقیںؐ ہے اور وُہی تسکینِ رُوحانی
وُہی ہیں صدرِ محفل اور وہی محبوبِ یزدانی
اسی باعث زمانے میں، ہوئی تھی جلوہ آرائی
جمالِ حُسنِ احمدؐ سے دَو عالم میں بہار آئی

صاحبانِ محترم! جب ربّ کائنات نے اِس کائنات کو بنانا چاہا تو سب سے پہلے اپنے نور کی تخلیق کی اور وہ نور نورِ محمدی ﷺ ہے۔ علّامہ اِبن جوزی فرماتے ہیں کہ اَللہ ربُّ العزّت نے اُس نور سے فرمایا۔ ''**کُونی مُحَمَّدَ فَصَارَت عَمُوداً مِن نُورِالیٰ آخرہ**'' یعنی محمّد ﷺ ہو جا پس وہ نور بلند ہوا اور حجابِ عظمت تک جا پہنچا پھر سجدہ کیا اور اَلحمدُ للہ کہا تو اَللہ عزّ وجل نے فرمایا۔ میں نے تجھے اِسی لیے پیدا کیا ہے اور تیرا نام مُحمّد ﷺ رکھا ہے، تجھی سے خلق کی ابتدا اور پیغمبروں کی انتہا ہوگی، پھر اُس نور کے چار حصّے کیے جس سے عَرش و کُرسی، لوح و قلم، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، جنت، دوزخ، زمین، آسمان، شجر، حجر جملہ مخلوقات اور تمام موجودات وجود میں آئے۔ یہی نورِ محمّد ﷺ ہے جو آدمؑ سے پچاس ہزار سال پہلے عرشِ مجید کے طواف میں اَلحمدُ لِلہ کہتا رہا، حق تعالیٰ نے نہایت خوش ہو کر اِس نور یعنی محمّد ﷺ سے فرمایا۔۔۔ اے حبیب ﷺ جس طرح اور رسولوں پر تم کو برتری اور فضیلت ہے اُسی طرح تمہاری اُمّت کو تمام اُمتوں پر فضیلت اور برتری حاصل ہوگی اور تمام نعمتیں تم پر ختم کردوں گا۔

نظر آجائے رازِ حق، اگر ہٹ جائے اکِ پردا
خدا نے سب سے پہلے، کون سی شے کو کیا پیدا؟
یہ سنتے ہی محمدؐ مُسکرائے سب کو بتلایا!
کہ سب سے پہلے میرا نور پیدا رب نے فرمایا

ایک مرتبہ اَللہ ربُّ العزّت نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل فرماتے ہوئے کہا کہ اے موسیٰؑ! بنی اسرائیل سے کہہ دو جو کوئی نورِ محمّد ﷺ کا منکر ہو کر مجھ سے محبّت کرے گا تو میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ موسیٰؑ نے اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اَللہ یہ محمّد ﷺ کون ہیں، تو اَللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! میں نے نورِ محمّد ﷺ سے برتر کوئی شے پیدا نہیں کی، زمین و آسمان کے پیدا کرنے سے بھی پہلے میں نے نامِ محمّد ﷺ کو اپنے نام سے ملا کر عرش پر لکھا، اِس کے اور اِس کی اُمّت کے جنّت میں داخل ہونے سے پہلے جملہ تمام مخلوقات پر بہشت کو حرام کیا۔ موسیٰؑ نے اَللہ کی جناب میں عرض کی کہ اے میرے ربّ! اُس کی اُمّت کیسی ہوگی۔ فرمایا۔۔۔ بڑے سجدہ گذار ہونگے، دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو عبادت کریں گیا اور اُن کا تھوڑا سا عمل بھی میرے نزدیک زیادہ ہوگا۔ اُنھیں جنّت میں داخل کروں گا۔ تو موسیٰؑ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ اے رَبّ کیا ہی اچّھا ہو کہ تو مجھے اُس اُمّت کا نبی بنا دے، اَللہ تعالیٰ کا حکم ہوا نہیں نہیں، اُس اُمّت کا نبی تو میرا محبوب یعنی محمّد ﷺ ہوگا۔ جب موسیٰؑ کی یہ درخواست بھی منظور نہ ہوئی تو موسیٰؑ نے التجا کی کہ بارِ اِلٰہ! تو مجھے اُس نبی کا اُمّتی بنا دے، اَللہ رَبُّ العزّت نے ارشاد فرمایا اے موسیٰؑ! تمہاری یہ التجا ضرور پوری ہوگی اور وہ اِس طرح کہ تم کو اور محمّد ﷺ کو جنت میں اِکٹھا کروں گا۔

اللہ سے کہتے تھے، کر اِس میں مجھے شامل
موسیٰؑ سے کوئی پوچھے رہتے تو اِس اُمت کے

صاحبو! ربّ کائنات نے جب چاہا کہ اپنے محبوب محمدﷺ کو پیدا فرمائے تو جبریلِ امینؑ کو حکم دیا کہ جاؤ وہ مٹی لاؤ جو زمین کا نور ہے۔ پھر جبریلؑ فرشتوں کے ساتھ زمین پر آئے اور تھوڑی سے مٹّی مدینہ منورّہ جہاں سرکار کا روضۂ منورّ ہے حاصل کی اور بارگاہِ خداوندی میں مٹّی لے کر حاضر ہوئے۔ اَللہ ربُّ العزّت نے اُس مٹّی میں نورِ محمدﷺ کو ملایا، عطریات اور جنّت کے پانی سے اُس کا خمیر کیا پھر بہشت کی نہروں میں ملایا پھر زمین و آسمان، دریاؤں اور پہاڑوں کو پکارا گیا کہ اب میرے محبوب اور آخری نبیﷺ کی آمد ہے تاکہ پیدا ہونے سے پہلے سب کو پہچان لیں، اِس طرح عرش و کُرسی اور زمین و آسمان کے تمام ملائکہ نے اُسے پہچانا اور محبّت سے اُس کا طواف کیا، اُس کے بعد اَللہ ربّ العزّت نے نورِ محمدﷺ کو ریاضت و عبادت کے لیے مقرر کیا پھر نورِ محمدﷺ قیام و رکوع، قعود وسجود میں اللہ کی تسبیح وتہلیل کرتا رہا اور جب مُجسّم عبادت ہوگیا اور اُس سے ریاضت وعبادت کے قطرے ٹپکنے لگے تو اَللہ تعالیٰ نے اُن قطروں سے آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیا علیھم السلام کو پیدا کیا پھر فرشتے پکارنے لگے کہ اے زمین والو! خوش ہو جاؤ کہ یہ نورِ محبوبِ سیّد العالمین والآخرین ہے اور زمینوں اور آسمانوں میں چرچا ہوا کہ جو کوئی اس امانت کے لینے کی اِستطاعت رکھتا ہو تو وہ بارگاہِ ربُّ العزّت میں درخواست دے۔ جب اِس امانتِ بے بہا کے حاصل کرنے کی کسی میں جستجو نہ پائی تو ہر طرف خاموشی ہوگئی۔ آخرِ کار سیّدنا آدم نبیّنا علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں متوجہ ہوئے تو خلّاقِ عالم نے حکم فرمایا اِس امانت کو پُشتِ آدم میں رکھ دیا جائے۔ اِس طرح یہ نعمتِ عظمیٰ حضرت آدمؑ کو عطا کی گئی جب جسمِ آدم کو اِس امانت سے نوازا گیا تو پھر رُوح سے ارشاد ہوا کہ تُو قلبِ آدمؑ میں داخل ہو، رُوح بدن کے اندر اندھیرے کو دیکھ کر گھبرائی تو اَللہ تعالیٰ کا حکم ہوا اے رُوح!

تُو آدمؑ کی پیشانی کی طرف دیکھ!! جب رُوح پیشانیءِ آدمؑ کی طرف متوجہ ہوئی تو نورِ محمدﷺ پر تصدق ہوگئی اور پھر بڑی عقیدت و چاہت سے قلبِ آدمؑ میں داخل ہوگئی۔

وَصَلَّی اللہُ علیٰ نورٍ کزُو شُد نُورہا پیدا
زمیں ازحُبِّ اُوساکن فلک درعِشقِ اُوشیدا
اگر نامِ محمدؐ رانیا وردے شَفِیع آدمؑ
نہ آدمؑ یافتے توبہ نہ نوحؑ از غرق نجّینا

"مدارج النبوت" میں شاہ عبدالحق محدثؒ دہلوی فرماتے ہیں کہ رُوح کے داخل ہوتے ہی حضرتِ آدمؑ نے آنکھیں کھول دیں، کیا دیکھتے ہیں کہ عرش پر جنّت کے دروازوں، ستونوں اور لوح پر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** لکھا ہے۔ نورِ محمدﷺ سے سیّدنا حضرت آدمؑ کا جسم نورانی ہوگیا۔ پھر فرشتوں نے تعظیم کی اللہ تعالیٰ نے محبّت سے حضرت آدمؑ کو ایک خوبصورت تخت پر بٹھایا اور پھر اُس تخت کو مُقرّب فرشتوں نے اپنے کاندھوں پر اُٹھا کر آسمان اور عجائبات جنّت کی سیر کرائی۔ اِس سے بڑا یہ مقام حاصل ہوا کہ اللہ عزّ وجل نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں، سب نے سجدہ کیا لیکن اِبلیس (شیطان) نے سجدہ نہ کیا۔ شیطان کی یہ حالت دیکھ کر اَللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی بارگاہ سے نکال دیا، جنھوں نے سجدہ کیا وہ نہ صرف یہ کہ انعام واکرام سے نوازے گئے بلکہ اُنھیں بڑے بڑے منصب عطا ہوئے۔ اِس طرح جبریلؑ کو وحی کا منصب ملا، اسرافیل کو لوحِ محفوظ کی خصوصیت کا انعام ملا، غرض یہ کہ جنھوں نے تعظیم کی وہ نوازے گئے جو انکاری ہوئے اُن پر غضب نازل ہوا، یہ سب نورِ مُحمّدﷺ کا صدقہ تھا۔

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاج وری
تیرے ہی دَم کی ہے سب جلوہ گری

مَلک و جن و بشر، حُور و پَری
جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

آخر کار سیّدنا آدمؑ کو جنت میں داخل کر دیا گیا، وہ جنّت میں تنہا رہ کر گھبرانے لگے، اللہ کی بارگاہ میں التجا کی کہ بارِالٰہ! میرے لیے میرا کوئی ساتھی عطا فرما۔ قدرتِ کاملہ سے سیّدنا آدمؑ کی بائیں پسلی سے ایک عورت حضرت حوّاؑ کا ظہور ہوا۔ اللہ کی جناب میں عرض کی کہ یہ کون ہے۔ ارشاد باری ہوا یہ حوّا ہے، جنّت میں تمہارا ساتھی۔ سیّدنا آدمؑ فوراً حوّاؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور چاہا کہ ہاتھ لگائیں اور گفتگو کریں حکم ہوا۔۔۔اے آدمؑ! اِسے ہاتھ نہ لگانا جب تک کہ اِس کا مہر ادا نہ کردو، آدمؑ نے پوچھا۔۔۔بارِالٰہ! اِس کا مہر کیا ہے، حکم ہوا۔۔۔میرے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں دس بار دُرود پڑھو!!

اُسی زبان کو ملتی ہے جاوداں تاثیر
دُرود پڑھ کے جو محوِ صفات ہوتی ہے

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے دُرود پڑھا۔ فرشتے گواہ ہوئے۔ اور اس طرح حضرت حوّا علیہ السلام سے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کا نکاح ہوگیا۔ اس نکاح سے شیطان خوش نہ ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کا دشمن ہوگیا۔ اور آپؑ کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوگئی۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنّت سے زمین پر بھیج دیا۔ سیّدنا آدم علیہ السلام زمین پر آنے کے بعد اللہ عزوجل کے خوف اور محبّت سے گریہ وزاری کرنے لگے۔ آخر کار انھیں ایک دن خیال آیا کہ میں نے جنّت میں **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا دیکھا تھا کیوں نہ اسی وسیلے سے اللہ تبارک و تعالیٰ سے معافی مانگی جائے۔ یہ خیال آتے ہی آپؑ نے اللہ رب العزّت کو نامِ محمد ﷺ کا واسطہ دیا اور معافی چاہی۔ اُسی وقت حکم ہوا۔۔۔اے فرشتو! جاؤ اور

سیّدنا آدم علیہ السلام کی تعظیم کرو اور کہہ دو کہ ہم نے تمہیں نامِ محمد ﷺ کی بدولت معاف کر دیا ہے۔ (مدراج النبوت)

آدمؑ کی خطا بخشی گئی دم میں دم آیا
جس دم کہ لیا پیشِ خدا نامِ محمدؐ

نورِ محمّد ﷺ کا منتقل ہونا

صاحبان! محترم! احادیثِ مبارکہ میں لکھا ہے جب سیّدنا آدمؑ کی خطا معاف ہوئی تو نسلِ آدمؑ کا سلسلہ جاری ہوا۔ اِبتدا میں کافی عرصے تک حضرت حوّاؑ سے اللہ نے ایک بیٹی اور ایک بیٹا عطا فرمائے، لیکن جب سیّدنا شیثؑ پیدا ہوئے تو اکیلے پیدا ہوئے۔ اللہ رَبّ العزّت نے جب آدمؑ کی پُشت میں نورِ محمد ﷺ کو رکھا تو سیّدنا حضرت آدمؑ سے عہد لیا تھا کہ اِس نور کی تعظیم و توقیر کرتے رہنا اور اسے پاک عورتوں میں منتقل کرنا چنانچہ سیّدنا حضرت آدمؑ نے اِس بات کا اقرار کیا۔ اِسی طرح حضرت آدمؑ نے اپنے بیٹے شیثؑ کو وصیت کی کہ تمہاری پشت میں جو نور ہے اِس کی ہمیشہ تعظیم و توقیر اور حفاظت کرنا اور اسے پاک و طاہر عورتوں میں منتقل کرنا، چنانچہ نورِ محمد ﷺ درجہ بدرجہ نیک عورتوں میں منتقل ہوتا رہا۔ اِس طرح یہ نور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو سرفراز فرماتا ہوا حضرت عبدالمطلب سے حضرت عبداللہ میں منتقل ہوا۔ جس پشت میں یہ نور جلوہ گر ہوتا تھا نئے نئے عجائباتِ قدرت ظہور پزیر ہوتے تھے یعنی خطائے آدمؑ اِسی نور کے وسیلے سے معاف ہوئی۔ سیّدنا حضرت شیثؑ کے جسم میں خوش بو اِسی نور کی برکت سے پیدا ہوئی۔ سیّدنا حضرت نوحؑ کی کشتی اسی نور کے وسیلے سے پار ہوئی، سیّدنا حضرت ابراہیمؑ کی آگ اِسی نور کے وسیلے سے گُلِ گلزار ہوئی، سیّدنا حضرت اسماعیلؑ کی جگہ دُنبہ اسی نور کی بدولت آیا، عبدالمطلب کی دُعا اِسی نور کی بدولت مستجاب ہوئی۔ (معارج النبوت)

نورِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم (حفیظ جالندھری)

وہی اک نور کہ جس سے شرف تھا روئے آدمؑ کا
ہدایت کے لیے تاریکیوں میں پے بہ پے چمکا

جنابِ شیثؑ کا رُوئے مبارک اِس سے روشن تھا
یہی ادریسؑ کی لوحِ جَبیں پر جلوہ اَفگن تھا

اِسی نے غرق ہونے سے بچائی کشتیِ ہستی
ہوئی آباد اِسی کے دَم سے پھر اُجڑی ہوئی بستی

بروئے کار آیا آج بھی وہ نور پیشانی
ہوئی آگ ایک پَل میں کوثر وتسنیم کا پانی

صاحبو! اِسی نور کی برکت سے کعبے کے تمام بُت حضرت عبداللہ کو دیکھ کر گر گئے اور پکارتے تھے کہ اے عبداللہ! ہماری طرف نہ آ، اِس لیے کہ ہمارے مٹانے والے کا نور تجھ میں چمک رہا ہے، یہی وہ نورِ محمد ﷺ تھا کہ جس کی بدولت تمام شجر وحجر حضرت عبداللہؓ کو سلام پیش کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نورِ محمد ﷺ کے سبب نہایت حسین وجمیل تھے۔ جب حضرت عبداللہؓ جوان ہوئے تو اُن کے والد کو اُن کی شادی کی فکر ہوئی چنانچہ اُن کے والد اُنھیں ایک دفعہ ساتھ لے کر تجارت کی غرض سے سفر کے لیے روانہ ہوئے اور تجارت کرتے ہوئے وہب بن عبدمناف کے گھر جا پہنچے جہاں آپ کے والد نے آپ کی شادی کے متعلق اُن سے گفتگو کی، عبدِمناف کی ایک صاحبزادی سیّدہ آمنہ ؓ تھیں جو کہ حسب نسب، صورت و سیرت میں قریش کی تمام عورتوں میں بدرجہ اُتم افضل واعلیٰ تھیں چنانچہ حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کے لیے اُن سے رشتہ

طلب فرمایا جو بہ خوشی منظور کر لیا گیا اور نکاح کر دیا گیا (سیرت نعمانی)

بَنو زہرہ میں اِک مَرد مُعَمّر وہب نامی تھا
قریشی نسل میں یہ شخص بھی ماہِ تمامی تھا

تھی اُس کے گھر میں اک دختر جو ایسی پاک سیرت تھی
کہ اُس کی ذات سے لفظِ حیاداری کی عزّت تھی

عرب میں آمنہ مشہور تھا نام اُس عفیفہ کا
اُسی کی گود گہوارہ بنی دینِ حنیفہ کا

پھر اپنی نیک دختر بیاہ دی اُس شیر صَولت سے
خوشی اُس بیاہ کی سب نے منائی شان وشوکت سے

بہم دولھا دُلھن تھے صورت و سیرت میں لاثانی
قسم کھاتی تھی اُن کے نام لے کر پاک دامانی

وہ نورِ لم یزل جس کی ضیا تھی روئے انور میں
نظر آنے لگی اُس کی جھلک تقدیرِ مادر میں

(حفیظ جالندھری)

اِس طرح نکاح کے پہلے ہی ہفتے سیّدہ آمنہ ؓ نورِ محمدی کی امانت دار بن گئیں۔ الغرض جس رات نورِ محمد ﷺ حضرت آمنہ ؓ کے رحم میں منتقل ہوا وہ جمعے کی رات تھی۔ اللہ تعالیٰ نے رضوانِ جنّت کو جنّت الفردوس کھولنے کا حکم دیا اور فرشتوں سے کہا کہ اعلان کر دو اے آسمان و زمین والو! آگاہ ہو جاؤ کہ افضل البشر، سَرورِ دنیا و دیں، جان نشین و دل نشیں، نبی آخرالزّماں، ہادی دو جہاں کا

نورنورِ محمد ﷺ آج رات اپنی والدہ ماجدہ کے بطنِ مبارک میں منتقل ہوگیا ہے۔

اِس کے بعد عالمِ ملکوت و جبروت میں اعلان کیا گیا کہ مقاماتِ مقدسہ کو معطّر اور خوش بودار بناؤ، وہ ملائکہ جو اہلِ صِدق و صَفا ہیں وہ مقاماتِ مقدّسہ میں عبادت کے لیے مُصلّے بچھائیں اِس لیے کہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جو عرب کی تمام عورتوں میں حسب، نسب، حُسن و جمال میں یکتا ہیں نورِ محمد ﷺ اُنھیں ودیعت ہوگیا ہے۔(زرقانی علی المواہب صفحہ ۱۰۵)

صدائیں دُرودوں کی آتی رہیں گی
مِرا اُس کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا رکھے آباد اہلِ نظر کو
محمدؐ کا میلاد ہوتا رہے گا

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

انؐ کا کرم جدھر ہُوا، قسمت اُدھر سنور گئی
عرضِ طلب سے قبل ہی جھولی ہماری بھرگئی

آپؐ سے عشق جب ہُوا، میری زباں سنور گئی
مدحتِ مصطفیٰؐ میں ہی زندگی یہ گزر گئی

مجھ کو تو جانتا نہ تھا کوئی جہاں میں خاص و عام
میرے نبیؐ کی اک نظر،کام یہ سارا کر گئی

جب سے دُرودِ مصطفیٰؐ، میرا وظیفہ بن گیا
رشتہ نبیؐ سے جڑ گیا، زندگی پھر سنور گئی

تارِ حیات سَرد تھا، نبضِ حیات تنگ تھی
تار جب اُنؐ سے جُڑ گیا، رُوح مری نکھر گئی

غوثؒ و معینؒ اور فریدؒ، اِن کے سبھی تو ہیں مرید
اِن کی نگاہ چارہ ساز، سب کا ہی کام کر گئی

اقبالؔ مدحتِ نبیؐ وردِ زبان ہوئی تو پھر
قلب ونظر سے روح تک روشنی اک اُتر گئی

(حضرت صوفی محمد اقبالؔ شاہ چشتی مُعینی ظہوری)

حضرت اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حمل کی رات میں نے دیکھا کہ عرب کے در و دیوار اور چپّہ چپّہ نور سے معمور ہوگیا، تمام جانور ایک دوسرے سے گویا ہوئے اور کہنے لگے۔۔ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ جو دنیا کے امین و آفتاب ہیں، ان کا حمل ٹھیر گیا ہے، گویا وہ خوشی میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے کہ لو! اب ہمارا حامی و مددگار آ پہنچا۔ اُس وقت کے تمام بادشاہوں کے تخت اور بُت اوندھے ہوگئے، مشرق ومغرب کے تمام چرند و پرند ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے (زرقانی علی المواہب ۱/۱۰۸)

بنجر زمین سرسبز و شاداب ہوگئی، سُوکھے درخت ہرے بھرے پھل دار ہوگئے، بنی قریش جو سخت تنگی میں تھے خوشحال ہوگئے۔ اِس نورِ محمد ﷺ کے جلوہ گر ہونے سے اتنی خیر و برکت ہوئی کہ اُس سال کا نام "**سنۃ الفتح والابتہاج**" یعنی خوش حالی اور فتح کا سال رکھ دیا گیا اور کیوں نہ رکھا جاتا اِس لئے کہ خیرالبشرؐ کی آمد آمد ہے۔

آمدِ مصطفیٰؐ ہوئی کفر روانہ ہوگیا
جس کے حضورؐ ہوگئے اُس کا زمانہ ہوگیا

حمل کے بارے میں سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دورانِ حمل مجھے کسی قسم کی کوئی شکایت یا تکلیف نہ ہوئی جو کہ عام حالات میں عورتوں کو ہوتی ہے، بلکہ میں اپنی طبیعت میں فرحت اور جسم میں خوشبو محسوس کرتی تھی اور میرے چہرے کی رنگت میں چمک پیدا ہوگئی، میں نے اِس حمل سے اچّھا حمل کسی عورت میں نہیں دیکھا (زرقانی ۱/۱۰۰)

آپؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ خواب میں مجھ سے کسی نے کہا کہ کیا تمہیں علم ہے، تم سیّد العالمین حضرت محمّد مصطفےٰ ﷺ اور اِس اُمت کے نبی ﷺ کی حاملہ ہو۔ جب وہؐ پیدا ہوں تو ان کا نامِ نامی مُحمد ﷺ رکھنا اور یہ تعویذ ان کے گلے میں ڈال دینا، جب میں بیدار ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک صحیفہ میرے سر کے پاس رکّھا ہے، جس پر لکھا ہے "اور اَللہ ہی اپنے محبوب ﷺ کو ہر حاسد کی نظرِ بد اور شر سے بچانے والا ہے (الذّکرُالحسین)

آمد آمد ہے خیر الوریٰؐ کی
بے سبب یہ چراغاں نہیں ہے

ابھی سرکارِ ابدقرار ﷺ شکمِ مادر ہی میں تھے کہ آپ ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہؓ مدینہ منوّرہ میں انتقال فرما گئے۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو اِس لیے یتیم کر دیا گیا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ آپ ﷺ کی سربلندیاں فلاں شخص کی مرہونِ منّت ہیں (خصائصِ کُبریٰ ۱/۴۷)

مُصطفےٰ پر بھیجیئے ہر دَم درُود
اپنے ایماں کی وضاحت کیجیے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ محمّدٍ وَّ علیٰ آلِ مُحَمّدٍ وَّ بارک وسَلِّمُ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت)

ولادتِ باسعادت حضرت مُحمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آمدِ سرکارؐ کی وہ شان ہے — جس پہ شاہد مصحفِ قرآن ہے
ہے یہ آقاؐ کی ولادت کا طفیل — ابولہب پر قبر میں احسان ہے
وجہِ رحمت ہے ولادت آپؐ کی — آپ کی صَلِّ علیٰ کیا شان ہے
ہے لقب سرکارؐ کا خیرُ البشر — کون اُنؐ جیسا بھلا انسان ہے
میرا مال و زر، مرا دل، میری جاں — آپؐ ہی کے نام پر قربان ہے
محفلِ میلاد میں آتے ہیں آپؐ — یہ مرا ایمان تھا، ایمان ہے
محفلِ میلاد کرتے ہیں جو لوگ — اُن سبھی پر مہرباں رحمان ہے
شادماں، مسرور، چہروں پر نکھار — اُنؐ کے مدّاحوں کی یہ پہچان ہے

وصف اُن کا کیا لکھوں میں اے ندیم
اُن کا واصف جب مرا رحمان ہے

صاحبان محترم! وہ وقت آ پہنچا کہ دُعائے خلیلؑ اور نویدِ مسیحاؑ پوری ہوئی۔ **اللہ عزوجل نے ملائکہ سے** فرمایا کہ آسمانوں اور جنّت کے دروازے کھول دو اور **آفتاب کو ایک عظیم نورانیت کا لباس** پہنا دو تا کہ اِس کی روشنی اور زیادہ ہو۔

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ جب سرکار مدینہ ﷺ کی پیدائش کا وقت قریب **آیا تو اس وقت آپ ﷺ** کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ کعبے میں تھے اور میں گھر **میں اکیلی تھی کہ اچانک** میں نے ایک ہول ناک آواز سُنی جس سے میں ڈر گئی، **اسی وقت ایک سفید پرندہ** ظاہر ہوا اُس نے اپنا بازو میرے سینے پر پھیرا جس سے **میرا خوف ختم ہوگیا۔ پھر** کیا دیکھتی ہوں کہ میرے سامنے ایک پیالہ رکّھا ہے جس **میں کوئی سفید چیز ہے**، میں نے اُسے دُودھ سمجھ کر پی لیا، اُس کے پیتے ہی میری **تمام گھبراہٹ** اور پیاس ختم ہوگئی، پھر ایک نور ظاہر ہوا، کیا دیکھتی ہوں کہ میرے

چاروں طرف چند حسین و جمیل خواتین ہیں، میں حیران ہوں کہ آخر یہ کون عورتیں ہیں اور کس نے اِنھیں یہاں بھیجا ہے۔ وہ عورتیں میری حیرانگی کو توڑتی ہوئی بولیں کہ ہم آسیہ (فرعون کی بیوی) اور مریمؑ (عیسیٰؑ کی والدہ) ہیں اور یہ سب عورتیں جنّت کی حوریں ہیں۔ پھر میں نے چند ملائکہ کو دیکھا جو انسانی شکل میں تھے اور وہ ہوا میں ولادت مصطفےٰ ﷺ کے وقت تعظیماً کھڑے ہیں جن کے ہاتھوں میں چاندی کی ابریقیں ہیں، پھر کیا دیکھتی ہوں کہ میرے چاروں طرف خوبصورت پرندے منڈلا رہے ہیں اور میری آنکھوں سے تمام حجابات اُٹھ گئے اور مجھے مشرق سے مغرب تک کی تمام چیزیں نظر آرہی ہیں، میں نے کیا دیکھا کہ ایک جھنڈا مشرق اور دوسرا مغرب میں لگا ہے اور تیسرا کعبۃُ اللہ پر لگا ہوا ہے۔

رَؤف بن کر، رَحیم بن کر، قَسیم بن کر، کَریم بن کر
جہاں میں دُرِ یتیم بن کر وہ رحمتِ ذوالجلال آیا

---O---

سخا بن کر، وفا بن کر، کرم بن کر، عطا بن کر
خدا کا نور اُترا لامکاں سے مصطفےٰ بن کر

حقیقت کی زباں بن کر، نشانِ بے نشاں بن کر
رسول اللہ آئے حُسنِ مطلق کی ادا بن کر

آخر کار-۱۲ ربیع الاوّل صبح صادق پیر کے دن خیرالبشر آشنائے منزلِ ناز و نیاز ساقیِ تسنیم و کوثر احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوگئی۔ آپ ﷺ آئے اور آپ ﷺ نے اس ظلمت کدہِ عالم کو اپنے جمالِ جہاں آرا سے منوّر فرمایا۔

صَلَّی اللہُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہ
وَسَلَّم عَلَیکَ یَا حَبِیبَ اللہ

صاحبانِ محترم! آمدِ مصطفےٰ ﷺ ہوئی اور ظلمت و گمراہی کے دروازے بند ہوگئے، آپ ﷺ کے پیدا ہوتے ہی ایسا نور ظاہر ہوا کہ تاحدِ نظر مشرق و مغرب کی ہر چیز نظر آنے لگی۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گھر بیٹھے مُلکِ شام کے محلات کو دیکھ لیا۔ اور بیت المقدس میں چلنے والے اونٹوں کی گردنیں دیکھ لیں۔

سیّد عالم ﷺ وقتِ ولادت نہایت پاک وصاف، طیّب و طاہر تھے۔ آپ ﷺ سے ایسی تیز اور پاکیزہ خوشبو کا ظہور ہوا جس سے سارا گھر اور پوری فضا معطر ہوگئی۔ آپ ﷺ پیدا ہوتے ہی سجدے میں چلے گئے، کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ کی شہادت کی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی ہیں اور باقی تمام انگلیاں بند ہیں۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ ﷺ کے پیدا ہوتے ہی بڑے کمالات دیکھے۔ اچانک میری نگاہ آسمان کی طرف اٹھی، کیا دیکھتی ہوں کہ ایک سفید نوری ابر آرہا ہے اور اُس ابر کے ٹکڑے میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے، پرندوں کے بازؤں کی حرکت اور فرشتوں کی آوازیں آرہی ہیں، اُس سفید ابر نے آکر نبی ﷺ کو ڈھانپ لیا ہے اور مجھ سے نبیٔ اکرم ﷺ کو غائب کر دیا، ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی کہہ رہا ہے کہ آپ ﷺ کو روئے زمین اور اِس کے مشارق و مغارب اور ساتوں دریاؤں کی سیر کراؤ اور ہر ذی رُوح جنّ و اِنس، وحش و طیور اور ملائکہ کے سامنے پیش کرو تا کہ تمام مخلوق آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے نامِ پاک کو اور آپ ﷺ کی صفات ... کو پہچان لے اور پھر تمام انبیاؑ کے اوصاف اور خصائص آپ ﷺ میں جمع ہوں۔ سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ تھوڑی دیر میں اَبر چھٹ گیا، کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ ایک سبز رنگ کے ریشم کو پکڑے ہوئے ہیں اور آسمانوں سے آواز آرہی ہے کہ محمد ﷺ نے ساری دنیا پر قبضہ کر لیا ہے اور کوئی مخلوق ایسی نہیں جو آپ ﷺ کے قبضے میں نہ آئی ہو، پھر میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا آپ ﷺ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے تھے، میں نے تین

آدمیوں کو دیکھا جس میں سے ایک کے پاس چاندی کا لوٹا، دوسرے کے پاس سبز زمرّد کا طشت اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید حریر تھا، اُس نے حریر کو پھیلایا اور اُس میں سے ایک ایسی مُہر نکالی جس کا نور اتنا تیز تھا کہ آنکھیں بھی ماند پڑ جائیں پھر اُس لوٹے سے آپ ﷺ کو سات بار غسل دیا اور اُسی مُہر سے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ میں مُہر لگائی اور حریر میں آپ ﷺ کو لپیٹ کر اُٹھایا اور چند لمحے اپنے بازوؤں پر رکھا پھر مجھے دیا اور غائب ہو گئے (زرقانی علی المواہب)

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

آج مُحمّد آئے مورے گھر

(مصنف)

آج محمدؐ آئے مورے گھر

عبداللہ کے راج دلارے آمنہؓ کی آنکھوں کے تارے
دین کے سرور، شافع محشر
آج محمد آئے مورے گھر

من میں بیت کے دیپ جلانے نینن وا کی جوت جگانے
نور سے بھرنے من کے گاگر
آج محمد آئے مورے گھر

سکھیو! میں ان کے بل بل جاؤں گیت اُنھیں کے پل پل گاؤں

میں ان کے چرنوں پہ نچھاور
آج محمد آئے مورے گھر

ابو بکر و فاروق و عثمان نے مولا علی کو ساتھ میں لے کے
گائے ترانے پیار کی لے پر
آج محمد آئے مورے گھر

شوالے گھر میں رہتی تھی دائی حلیمہؓ یہ کہتی تھی
ہو گئے گھر کے دیپ اُجاگر
آج محمدؐ آئے مورے گھر

آپ عرب میں آئے تھے لیکن سارے جگ کے پیر اور کم سِن
کہتے تھے اترا اترا کر
آج محمد آئے مورے گھر

من میں ندیم بسا لوں گا اَب اُن کی سُندرتا اور چھپ ڈھب
اُجلے بدن پر نور کی چادر
آج محمد آئے مورے گھر

عزیزان گرامی! حضرت عباسؓ فرماتے ہیں جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپ ﷺ کے کان میں کہا۔۔۔ اے محمد ﷺ! آپ کو بشارت ہو کہ آپ کو تمام عالم کے عِلم عطا فرما دیے گئے ہیں، آپ ﷺ عِلم، طاقت، قوت، عزت، عظمت، شہرت، بلندی ہر چیز میں تمام انبیاؑ سے بلند تر ہیں۔ حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب فرماتی ہیں میں نے ولادت کے بعد آپ ﷺ میں چھ خوبیاں دیکھیں، اول یہ کہ آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا، دوم یہ کہ سجدے سے سر اٹھا کر بآواز بلند فرمایا **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ** (اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں، میں اللہ کا رسول ہوں) سوم یہ کہ آپ ﷺ کے نور سے تمام گھر روشن ہوگیا، چہارم یہ کہ میں نے آپ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو غیب سے آواز آئی اے صفیہ! تم غسل دینے کی تکلیف نہ کرو ہم نے اپنے محبوب ﷺ کو پاک صاف پیدا کیا ہے۔ پنجم یہ کہ میں نے یہ دیکھنا چاہا کہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ تھے، ششم یہ کہ میں نے یہ دیکھنا چاہا کہ آپ ﷺ کو کپڑے پہناؤں تو میری نظر اچانک آپ ﷺ کی پیٹھ پر پڑی تو اُس پر **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کے پیدا ہوتے ہی ایوانِ کسریٰ کے کنگورے گر گئے، ظلالت کے آتش کدہ باطل آن کی آن میں بجھ گئے، کعبے میں نصب بُت اوندھے منہ گر پڑے، سب سے بڑا بُت ہبل گرا تو اُس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہوجاؤ پیغمبرِ آخرالزماں ﷺ پیدا ہوگئے ہیں، جن کے نور سے تمام عالم روشن ہوجائے گا۔ یہ سب کچھ اِس لیے ہوا کہ حق آگیا تھا اور باطل مٹ چکا تھا (شواہد النبوت)

بھیجتا ہے دُرود جس پہ خدا
پیش ہم بھی اُسے سلام کریں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّم

حضورِ سرورِ عالم غلام حاضر ہے
جو بھیجتا ہے دُرود و سلام حاضر ہے
ہزاروں عیب لئے یہ خطاؤں کا پیکر
بہ پیشِ سیّدِ خیرالانام حاضر ہے

سلام کے وقت قیام مُستحب ھے

صاحبو! جب خواجہ کونین، سرکارِ ذی وقار، احمد لقب حضرت محمّد مصطفےٰ ﷺ کی **بارگاہ میں دُرود و سلام پڑھنے کا وقت آئے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ باادب کھڑے ہوجائیں اور اپنی توجہ** گنبدِ خضریٰ کی طرف کرلیں، توجّہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ

اُن کو سنتے ہیں خود مرے آقاؐ پیش جتنے سلام ہوتے ہیں

یقین جانیں کہ آمدِ مصطفےٰ ﷺ کا وقت ہے، عاجزی اور انکساری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، اس لیے کہ سلام حاضریٔ دربارِ رسالت ﷺ کا پیغام ہے، پتا نہیں بارگاہِ نبوی ﷺ میں کس کو بلوالیا جائے، سلام پڑھنے کی ساعتیں نہایت مُستجاب ہیں، بہتر یہ ہے کہ اِس موقعے پر خوشبو کا استعمال کیا جائے کہ خوشبو سیّدِ عالم ﷺ کو محبوب و مرغوب ہے۔ اِن ساعتوں میں بارگاہِ مصطفوی ﷺ سے جو کچھ مانگا جائے بے حساب و کتاب ملتا ہے۔ سَلام میں قِیام کرنا عین تعظیمِ رسول ﷺ ہے اور اِس کے لیے تمام اہلِسنّت عُلماء کا مستحب ہونے پر اجماع ہے۔

جہاں چھڑ گیا ذکرِ شاہِ مدینہؐ
لبوں پر دُرود و سلام آگیا ہے

---O---

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جناب رحمتٌ للعالمیں تشریف لے آئے
بہ صد اندازِ یکتائی بغایت شانِ زیبائی
امیںؐ بن کر امانت آمنہؓ کی گود میں آئی
فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی
جنابِ آمنہؓ سنتی تھیں، یہ آواز آتی تھی

حفیظ جالندھری

سلام بارگاہِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی سلامُ علیک — **یا رسول سلامُ علیکَ**
یا حبیب سلامُ علیکَ — **صلواتُ اللہ علیکَ**

حاکمِ دربارِ دنیا — واقف اسرارِ عقبیٰ
سب کے مولا سب کے آقا — کون ہے عالم میں تم سا

یا نبی سلامُ علیک — **یا رسول سلامُ علیکَ**
یا حبیب سلامُ علیکَ — **صلواتُ اللہ علیک**

تاج ور کا تاج تم ہو — بے کسوں کی لاج تم ہو
صاحبِ معراج تم ہو — سب دلوں میں آج تم ہو

یا نبی سلامُ عَلیک — **یا رسول سلامُ علیکَ**
یا حبیبَ سلامُ عَلیک — **صلواتُ اللہ عَلیک**

اپنے قدموں میں بلانا — نور سا چہرہ دکھانا
کلمۂ حق بھی پڑھانا — اپنے دامن میں چھپانا

یا نبی سلامُ عَلیک — **یا رسول سلامُ علیکَ**
یا حبیبَ سلامُ عَلیک — **صلواتُ اللہ عَلیک**

شاہ جیلاں غوث اعظمؒ — کربلا والوں کے ہمدم
رازِ دو عالم کے محرم — تم بھی یہ کہتے ہو ہر دم

یا نبی سلامُ عَلیک — **یا رسول سلامُ علیکَ**
یا حبیب سلامُ علیک — **صلواتُ اللہ عَلیک**

یہ ندیم زار شاہا — کر رہا ہے یہ تمنا
دیکھے جب روضہ تمہارا — لب پہ جاری ہو یہ کلمہ

یا نبی سلامُ عَلیک — **یا رسول سلامُ عَلیک**
یا حبیبَ سلامُ عَلیک — **صلواتُ اللہ عَلیک**

خان اختر ندیم

---O---

دستِ بستہ ہیں کھڑے حاضر غلام پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
یا الٰہی واسطہ آلِ رسولؐ یہ سلامِ عاجزانہ ہو قبول

---O---

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّین
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا مُحَمَّدُ رَسُولَ اللّٰہ

---O---

رضاعتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مبارک تجھے اے حلیمہؓ مبارک
حَبیبِ خدا تیرے گھر آ رہے ہیں

عزیزانِ ملت:

سرکارِ مدینہ ﷺ کو اللہ ربُّ العزت نے تمام انبیا علیہم السلام کی نسبت سب سے ارفع و اعلیٰ بنایا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے ظہور سے لے کر

آپ ﷺ کے پردہ فرمانے تک اللہ ربُّ العزّت نے نئے نئے عجائبات، فضائل و برکات ظاہر فرمائے جو اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ۔۔۔

رُباعی

اَللہ کی سرتابہ قدم شان ہیں یہ ﷺ
اِن سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ ﷺ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے اِنھیں ﷺ
اِیمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ ﷺ

(اعلیٰ حضرت)

چنانچہ ولادتِ مصطفےٰ ﷺ کے بعد عرب کے رواج کے مطابق قبیلہ بنو سعد کی دائیاں مکّہ شریف پہنچ گئیں، اِن میں ایک حلیمہ رضی اللہ عنہا بھی تھی جو کہ ایک اُونٹنی پر سوار تھی۔ قصہ مختصر حلیمہ کہتی ہیں۔۔۔ میری اُونٹنی نہایت کمزور و ناتواں تھی یہی وجہ ہے کہ وہ قافلے میں سب سے پیچھے رہ گئی تھی۔ جب وہ شہرِ مکہ پہنچی تو تمام دائیاں نوزائید بچوں کو لے جا چکی تھیں۔ پیدائش کے وقت نبیِ اکرم ﷺ کا کمالِ ظاہری ملاحظہ ہو کہ جس دن سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی اُس دن آپ ﷺ کی برکت کے سبب سبھی لڑکے پیدا ہوئے۔۔۔ بہر حال حلیمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں میں آنسو آگئے، وہ مایوس ہوگئی، غیب سے ندا آئی۔۔۔ اے حلیمہ رضی اللہ عنہا! غم نہ کر، آج تیری گود میں کائنات کی دولتِ عظمیٰ آرہی ہے اس لیے اے حلیمہ رضی اللہ عنہا! آج تو تیری قسمت پر حوریں بھی رشک کریں گی۔ پھر جنابِ حلیمہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالمطلبؓ کے گھر میں داخل ہوئیں تو حضرت عبدالمطلبؓ اُنھیں دیکھ کر مسکرائے، پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے۔ فرمایا۔ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا۔ یہ سُن آپ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا۔

حَلیمی اور سعادت خوبیاں دو پاس ہیں تیرے
اِنھیں دونوں کے باعث کام سارے راس ہیں تیرے
مرے پاس ایک بچّا ہے پدر جس کا نہیں زندہ
مگر اک خاص جلوے سے ہے چہرہ اِس کا تابندہ

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر مجھے نبیٔ اکرم ﷺ کو دکھایا، تو آپ ﷺ کا حسن و جمال دیکھنے جیسا تھا، میں دیکھتے ہی آپ ﷺ پر فدا ہوگئی اور آپ ﷺ کو اپنی گود میں لے لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔ بنو سعد میں سخت خشک سالی تھی۔

حلیمہؓ نے اُٹھایا آ کے بچّا دستِ الفت پر
برستا تھا تبسّم سادگی بن بن کے صورت پر
کسی نے بھی نہ پائی تھی وہ دولت مل گئی اُس کو
جو تھی معنی ہی معنی اب وہ صورت مل گئی اُس کو
پلایا دُودھ جب اُس طِفل کو تو ہوگئی حیراں
کہ چھاتی بن گئی تھی دُودھ کی اک نہرِ بے پایاں
تو اتنا دُودھ نکلا جو زیادہ تھا ضرورت سے
لگے مُنہ دیکھنے اِک دوسرے کا دونوں حیرت سے
کہا شوہر نے اے بی بی! یہ اُس بچے کی برکت ہے
اسیؐ کا صدقہ ہے ورنہ ہماری کیا لیاقت ہے

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ خشک سالی کے سبب میری چھاتیوں میں دودھ بھی نہ تھا بہر حال میں نے اپنی دائیں چھاتی آپ ﷺ کے منہ میں دے دی تو اس قدر دودھ اُتر آیا کہ میں حیران رہ گئی لیکن یہ سب کچھ اس بچے کا وسیلہ تھا جو

کہ بڑا ہی ذی شان تھا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو بائیں طرف پھیرا لیکن آپ ﷺ نے دُودھ پینے سے انکار کر دیا اور ہمیشہ یہی طریقہ رہا، ہمیشہ دائیں طرف سے پیتے بائیں طرف سے نہ پیتے۔ عُلماء فرماتے ہیں کہ چونکہ اَللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بے شمار علوم عطا فرمائے تھے اس لیے آپ ﷺ جانتے تھے کہ حلیمہ کا بیٹا عبد اللہ بھی میرا دودھ شریک ہے اِس لیے بائیں طرف اُس کے لیے چھوڑ دیتے تھے گویا تشریف لاتے ہی عدل و انصاف کی مثال قائم فرمادی کہ میں کسی کا حق دبانے والا نہیں بلکہ حق داروں کو حق دلانے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

طفلی میں بھی انصاف ہی سے دُودھ پیا ہے
لطف آپؐ لیا، لطف برادر کو دیا ہے

بہر حال تین دن مکّے میں ٹھیرنے کے بعد میں نے حضرت آمنہؓ سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اے حلیمہؓ! غم نہ کر یہ بچا ﷺ خدا کی قسم ایسا بابرکت ہے کہ میں نے ایسی خیر و برکت والا بچا ہرگز نہ دیکھا، اور تاکید فرمائی کہ اِس بچّے کی طرف سے مطمئن رہنا کہ عنقریب اِس ﷺ کی نئی شان ہوگی۔

(طبقاتِ ابنِ سعد صفحہ 111)

حلیمہ ؓ فرماتی ہیں ---- میں نے آپ ﷺ کو گود میں لیا اور پھر اونٹنی پر سوار ہوئی، کیا دیکھتی ہوں کہ میری اونٹنی نے ربّ دو عالم کے حضور شکریہ ادا کرنے کے لیے کہ اے اَللہ! تو نے مجھے وہ شرف و عزّت بخشی ہے کہ آج مجھ پر جزءِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سوار ہیں، تین سجدے کئے، پھر وہ اونٹنی جو چل نہیں سکتی تھی وہ آپ ﷺ کی برکت سے تمام قافلے والوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گئی، مجھ سے بہت سی عورتوں نے کہا کہ کیا یہ وہی اونٹنی ہے، میں نے کہا --- ہاں یہ وہی اونٹنی ہے، وہ حیرت زدہ ہوگئیں پھر میں نے کہا ---

اب اِس اونٹنی پر کونین کے سردار ﷺ جلوہ فرما ہیں۔ حضرت حلیمہ ؓ فرماتی ہیں --- جب میں گھر پہنچی تو آپ ﷺ سے نئے نئے عجائبات اور معجزات ظہور پزیر ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ ہمارا پورا قبیلہ خوش بوؤں سے معمور تھا، ہمارے ہاں خشک سالی تھی، آپ ﷺ کی آمد سے ہر طرف رحمت ہی رحمت ہوگئی، بنجر زمینیں آباد ہوگئیں، جو جانور دُودھ نہ دیتے تھے وہ دُودھ دینے لگے پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہمیں اتنی برکتیں حاصل ہوئیں کہ ہم ہر لحاظ سے اپنی قوم میں عزّت و عظمت والے ہوگئے اور ہمیں معلوم تھا کہ یہ سب آپ ﷺ ہی کی برکتوں کا سبب ہے،

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیکَ یا رسُولَ اللّٰہ
وَسَلَّم عَلَیکَ یا حبیبَ اللّٰہ

صاحبانِ محترم! میرے آقا ﷺ سے نہ صرف حلیمہ سعدیہ ؓ نے برکات حاصل کیں بلکہ غیر بھی برکات حاصل کرنے لگے، جب لوگوں نے دیکھا کہ ایک بچّے ﷺ کے سبب حلیمہ ؓ پر اتنی کرم فرمائیاں ہورہی ہیں تو یقیناً یہ بچا بڑے ہی عزّ و شان والا ہوگا۔ آہستہ آہستہ لوگ آپ ﷺ کے گرویدہ ہوگئے۔ حلیمہ ؓ فرماتی ہیں --- جب کوئی آدمی یا جانور بیمار ہوتا تو وہ اُن کو لے کر آپ ﷺ کا دستِ مبارک جسم پر پھیرتے تو وہ اُسی وقت تن درست ہوجاتا۔ آپ ؓ فرماتی ہیں کہ ملائکہ آپ ﷺ کے گھوارے کو ہلایا کرتے تھے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ ؓ فرماتی ہیں کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے سب سے پہلے یہ کلمات ادا فرمائے:

"اللّٰہ اکبر کبیرا والحمد للّٰہ کثیراً و سُبحٰنَ اللّٰہ بُکرۃً واصیلا"

(زرقانی 147/1)

آپ ﷺ تقریباً تین سال کے ہوں گے کہ ایک دن آپ ﷺ اپنے رضاعی بھائی حمزہ کے ساتھ بکریاں چرا رہے تھے کہ آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک

کیا گیا۔ حلیمہؓ فرماتی ہیں، یہ بات مجھے میرے بیٹے حمزہ نے آکر بتائی، میں پریشان حال دوڑی، کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ ایک پہاڑ پر کھڑے ہیں، ہمیں دیکھا تو مسکرائے اور پھر فرمایا کہ تین فرشتے آئے، اُنھوں نے مجھے لِٹایا اور پھر میرا سینہ چاک کیا، آنتیں، دل، گُردے وغیرہ نکالے اور اِن کو نور سے معمور کیا اور آبِ زَم زَم سے دھویا پھر سب چیزوں کو اپنی اپنی جگہ رکھا، ایک فرشتے نے میرے سینے سے لے کر میری ناف تک ہاتھ پھیرا تو میری کٹی ہوئی جگہ آپس میں مِل گئی پھر فرشتے نے میرے دل پر مہر لگائی تو میرا دل حکمت و نور اور خوشی سے معمور ہوگیا۔ واضح رہے کہ بغیر رُوح کے جسم میں حیات نہیں لیکن انبیا علیہم السّلام کے اَجسام مُقدسہ قبضِ رُوح کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں، انسانی جسم کا سب سے اہم حصّہ دِل ہے لٰہذا جب کسی انسان کا دل اُس کے جسم سے نکال لیا جائے تو وہ زندہ نہیں رہتا لیکن رسول اللہ ﷺ کے انوار و تجلّیات ملاحظہ ہوں کہ آپ ﷺ کا قلبِ مبارک نکال لیا گیا ہے مگر آپ ﷺ اِس کے باوجود فرشتوں سے محوِ گفتگو ہیں۔ پتا چلا کہ انبیاؑ مرتے نہیں بلکہ وہ زندہ ہوتے ہیں، پھر سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے جو کچھ میرے ساتھ کیا وہ سب مجھے یاد ہے۔

چمک تجھؐ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے
تو زندہ ہے وَاللہ، تو زندہ ہے وَاللہ
مری چشمِ عالم سے چُھپ جانے والے

(اَعلیٰ حضرت)

دوستو:۔ عُلما فرماتے ہیں کہ قلبِ اطہر کا زم زم سے دھونا کسی بُرائی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اِس کا اصل مقصد یہ تھا کہ آبِ زم زم کو وہ شرف بخشا جائے جو دنیا کے کسی پانی کو حاصل نہیں چنانچہ قلبِ اطہر کے ساتھ مِلا کر اللہ تعالیٰ نے اُس

پانی کو وہ فضیلت عطا فرمائی جو تسنیم و کوثر کو بھی حاصل نہیں دیگر یہ کہ نبیِ اکرم ﷺ کا سینہ اطہر چار بار چاک کیا گیا۔ اوّل حلیمہ سعدیہؓ کے گھر یعنی دورانِ رضاعت، دوم دس سال کی عمر میں، سُوم غارِ حرا میں نزولِ وحی کے وقت، چہارم معراج کی رات سفرِ معراج سے پہلے۔ الغرض جنابِ حلیمہ سعدیہؓ سرکارِ ابد قرار، محسن انسانیت ﷺ کو گھر لے آئیں اور پھر آپ ﷺ کو مکّے پہنچا دیا۔ حضرت عبدالمطّلبؓ آپ ﷺ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور جنابِ حلیمہ سعدیہؓ کو بہت سے انعام واکرام اور اعزازات سے نوازا اور اِس قدر مال و زر دیا کہ مالا مال کر دیا۔

☆☆☆

معراجِ مُصطفیٰ ﷺ

گو کہ راقم اپنی اِس گفتگو کو صرف ولادتِ مُصطفیٰ ﷺ پر ختم کرنا چاہتا تھا لیکن اب اپنے سفرِ میلاد کو کچھ اور وسعت دے رہا ہوں، اِس لیے کہ محبّت مصطفیٰ ﷺ کہہ رہی ہے۔

اے دردِ محبّت ابھی کچھ اور فزوں ہو
دیوانے تڑپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

صاحبانِ محترم! جہاں ختمُ الرُّسل نیرِّ بطحا، منبعِ جود و سخا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پوری زندگی کمالاتِ خداوندی کا مظہر ہے وہیں آپ ﷺ کی ذاتِ مقدّسہ کو معراجِ خداوندی حاصل ہونا بھی ایک ایسا واقعہ ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوا، لیکن میرے آقا سرکارِ دو عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حکمِ خاص سے اِس منصب عظیم پر فائز فرمایا۔

آتی تھی جس طرف سے وہ آواز دَم بہ دَم
فوراً نبیؐ کے بڑھنے لگے اُس طرف قدم

نزدیک تر خدا سے ہوئے سرورِ اُمم
باقی تھا پھر بھی فصل مگر دو کماں سے کم
اب اِس طرف رسولؐ اُدھر حق کی ذات ہے
پھر کیا ہوا ؟ خبر نہیں ، پردے کی بات ہے

لہٰذا اللہ عزّ وجل قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اشارہ فرماتا ہے'' پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے محمد ﷺ کو راتوں رات مسجد الحرام سے مسجدِ اَقصیٰ تک لے گیا ، وہ مسجد جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اُنھیں اپنی نشانیاں دکھائیں ، بے شک وہ اللہ دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے (پ۱۵)

صاحبو: علماء کرام اِن آیات کی تشریح یوں بیان فرماتے ہیں کہ ہجرت سے تقریباً پانچ سال پہلے رَجب کی ستائیسویں رات کومُخبر صادق حضورِ انور ﷺ اپنی بہن اُمِ ہانی ؓ کے گھر پر محوِ اِستراحت تھے کہ جبرائیل علیہ السلام پچاس ہزار فرشتوں کی جماعت اور جنّتی بُراق (بجلی سے تیز) لئے حاضر ہوئے۔ (واضح رہے کہ نبیوں کا محوِ استراحت ہونا بھی دیدارِ اِلٰہی سے کم نہیں) سرکارِ دو عالم ﷺ کو جب محوِ استراحت دیکھا تو حیران ہوگئے اور سوچنے لگے کہ آواز دے کر جگایا تو بے ادبی ہے ، لہٰذا مناسب سمجھتے ہوئے ہاتھ باندھ کر با ادب کھڑے ہوگئے۔ سوچ رہے ہیں کہ کیا کیا جائے! فوراً اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا'' **یا جبریل قبل قدمیہ**'' اے جبریل! میرے محبوب ﷺ کے پائے اقدس کو اپنی کافوری آنکھوں سے اور ہونٹوں سے مَلو!!۔ اِس کا مقصد یہ تھا کہ کہیں جبریلؑ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں سب سے افضل فرشتہ ہوں ، اِس لیے ظاہر فرمایا کہ میرا محبوب ﷺ افضل ترین ہے کہ جہاں فرشتوں کی جبیں بھی خم ہے۔

یا صاحبَ الجمالِ و یا سیّدی البشر
من وجھکَ المنیرِ لقد نورَ القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

چنانچہ جبریل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا جیسا کہ ربّ تعالیٰ کا حکم تھا۔ **سرکارِ ابد قرار نبیِ کریم** ﷺ نے اپنی چشمانِ مبارک کھولیں تو جبریل علیہ السلام نے **عرض کیا " اِنَّ اللّٰہَ اِشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "** (بے شک اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ آپؐ کا مشتاق ہے)۔

بَرق سے تیز ہے یہ بُراق آپؐ کا
کیونکہ خالق کو ہے اشتیاق آپؐ کا
اب نہیں دیکھا جاتا فِراق آپؐ کا
جلد چلنا رَوا آج کی رات ہے

نبی محترم ﷺ سے جبریلِ امیں نے چلنے کے لیے کہا اور فرمایا، براق حاضر ہے۔ یہ وہ براق ہے جو وصالِ رسول ﷺ میں رُو رہا تھا ، جبریل علیہ السلام نے پوچھا، تُو کیوں رو رہا ہے؟ عرض کیا اللہ کے محبوب ﷺ کی آمد ہے، کائناتِ ارضی کا ذرہ ذرہ جھوم رہا ہے، میری منزل بھی وہی ہے جس کے تمام بُراق طالب ہیں ، منزل ایک ہے اور راستے دو، کوئی محبوب کو رُو کر منائے اور کوئی ہنس کر، شاید میرا رُونا ہی کام آ جائے۔ چنانچہ اُس براق کا رُونا ہی اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُس براق پر سوار ہونے سے پہلے ذرا انتظار فرمایا تو **جبریلؑ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ!** آخر اِس اِنتظار کا کیا سبب ہے۔ آپ **ﷺ نے فرمایا۔ آج مجھ پر نوازشات کا خصوصی وقت ہے**، فرشتے میری خدمت **کے لیے حاضر ہیں، میں سوچ رہا ہوں** حشر کے دن میری اُمّت کا کیا حال ہوگا، **پُل صراط جو پچاس ہزار سال کا راستہ** ہے اور وہ بھی بال سے باریک اور تلوار سے **زیادہ تیز اور ہر ایک کو اُس پر سے گزرنا** ہے، میری اُمّت اُس سفر کو کیسے طے

کرے گی۔ سُبحان اللہ، قربان جایئے۔ میرے آقا ﷺ کو ایسے وقت بھی امت کی فکر ہے۔ ایسے میں رَبُّ العزت کا حکم ہوتا ہے۔ اے محبوب ﷺ ! آپ ﷺ اُمت کی ہرگز فکر نہ کیجیے، ہم آپ ﷺ کی اُمت کو پُل صراط پر سے یوں گزار دیں گے کہ اُنھیں خبر بھی نہ ہوگی۔

پُل سے گزار و راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

اب مخزنِ صِدق وصَفا حضور ﷺ براق پر سوار ہوگئے۔ آسمان وزمین نور سے معمور ہیں۔ محبوب ومحب نور۔ فرشتے بھی نور۔

گزرا وہ جدھر سے، ہوئی وہ راہ گزر نور
اُس نورِ مجسّم کی ہے ہر شام وسحر نور

ترانہِ معراجیہ

(مصنّف)

جنّتی خوشبوؤں میں نہایا ہوا سِدرتُ المنتہیٰ آج کی رات ہے
جارہے ہیں نبیؐ سوئے عرشِ بریں، عرش دُولھا بنا آج کی رات ہے

اک مُحب اپنے محبوبؐ کے ہے قریں، بارشِ نور کرتا ہے عرشِ بَریں
مانگ لے مانگ لے جو جسے چاہیے، بابِ رحمت کُھلا آج کی رات ہے

شور ہے جنّ وانس و مَلک میں یہی، مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ یا نبیؐ یا نبیؐ
آج کی شب دُرودوں سلاموں کی ہے، وردِ صَلِّ علیٰ آج کی رات ہے

گا رہے ہیں فرشتے ترانہ یہی، حور و غلماں کے لب پر ہے نغمہ یہی
ہو مبارک تمھیں جشنِ معراج کا، بندگی کا مزا آج کی رات ہے

عرشِ اعظم سے نازل ہوئیں رحمتیں، اہلِ ایمان کی کھل گئیں قسمتیں
حُسنِ مطلوب کو دیکھنے کا شرف طالبوں کو مِلا آج کی رات ہے

جو تمھاراؐ ہوا وہ خدا کا ہوا، جو خدا کا ہوا وہ تمھاراؐ ہوا
خالقِ دو جہاں کا ہے یہ فیصلہ، یہ عطائے خدا آج کی رات ہے

جو خبر ہم کو اَسریٰ کے دولھاؐ نے دی، اے ندیم اپنا ایمان تو ہے وہی
سب کے دامن مرادوں سے بھر جائیں گے، رب نے وعدہ کیا آج کی رات ہے

الغرض بُراق کی رفتار کا یہ عالَم تھا کہ وہ انتہائے نگاہ پہ قدم رکھتا تھا چنانچہ چند ہی لمحوں میں مسجد الحرام تک جا پہنچا جہاں تمام انبیا علیہم السلام پہلے ہی سے آپ ﷺ کے انتظار میں صفیں باندھے کھڑے تھے، صرف مُصلّیٰ خالی تھا۔ ایسے میں صاحبِ لولاک حضور پُر نور ﷺ جلوہ افروز ہوئے، جبریلؑ نے اذان کہی اور پھر نبی اکرم ﷺ کی امامت میں تمام انبیاؑ نے نماز پڑھی۔ سرکارِ مدینہ ﷺ نے امامت کیوں فرمائی؟ اس بارے میں مفسّرین حضرات فرماتے ہیں کہ مسجدِ اقصیٰ میں نبی کریم ﷺ نے امامت اِس لیے فرمائی کہ نبی اکرم ﷺ تمام مخلوق میں سب سے پہلے پیدا کیے گئے اور تمام انبیاؑ کے بعد یعنی آخر میں تشریف لائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ سمجھنے والے یہ نہ سمجھ لیں کہ آخر میں آنے والا رُتبے میں بھی آخری ہو لہٰذا آپ ﷺ کی امامت اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ تمام کائنات دیکھ لے کہ پیچھے آنے والا آگے اور آگے آنے والے پیچھے موجود ہیں۔ واضح رہے کہ انبیا علیہم السلام کی یہ نماز روحانی نہ تھی بلکہ جسمانی تھی اور احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی معراج بھی جسمانی ہے۔ بہرحال سفرِ معراج کا آغاز ہوا۔ بُراق ہم پرواز تھا، انبیا علیہم السلام و ملائکہ صلوٰت وسلام میں مصروف تھے، پلک جھپکتے ہی آپ ساتوں آسمان طے کرتے ہوئے سِدرت المنتہیٰ تک جا پہنچے، سب آسمانوں پر مختلف انبیا علیہم السلام سے آپ ﷺ کی ملاقاتیں ہوئیں۔ سرکارِ مدینہ

ﷺ نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام سدرہ سے آگے ساتھ چلنے کے لیے تیار نہیں ہیں، ایسا لگتا ہے کہ یہاں جبریل علیہ السلام کی رفاقت ختم ہو رہی ہے۔ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا! کیا اِس سے آگے نہیں چلو گے !! تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔۔۔ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں یہاں سے بال برابر بھی آگے بڑھا تو اَللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات میرے پروں کو جلا کر راکھ کر دیں گے، بس یہی میری آخری انتہا ہے۔

جلتے ہیں جبرئیلؑ کے پر جس مقام پر
اُس کی حقیقتوں کے شناسا تمھیں تو ہو

جبریل علیہ السلام رُک گئے، آخر سرکارِ مدینہ ﷺ کی سواری اَللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روانہ ہوئی اور بہت سے حجابات طے کئے، اچانک سبز رنگ کا رَف رَف ظاہر ہوا جس پر آپ ﷺ بیٹھ گئے اور عرش کے پائے تک جا پہنچے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے سے تمام پردے ہٹا دیئے گئے اور مقام ''اَوادنیٰ'' آ پہنچا جہاں سے آواز آرہی تھی۔۔۔ اے میرے محبوب ﷺ! قریب آیئے۔۔۔ قریب آیئے، قربت بڑھتی گئی، پھر مقام فَتَدَلّیٰ پر فائز ہوئے اور اِس کے بعد ''قابَ قَوسَین'' تک جا پہنچے۔ مِشکوٰۃ شریف میں ہے کہ نبی محترم ﷺ فرماتے ہیں کہ اِس آخری مقام پر میں نے اپنے رب کو حسین صورت میں دیکھا پھر رَب تعالیٰ نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا یدِ قدرت رکھا جس سے مجھے ٹھنڈک حاصل ہوئی پھر مجھے زمین و آسمان کی ہر شے نظر آنے لگی۔

☆☆☆

نماز اُمّت کی معراج ہے

دیدار الٰہی کے بعد اَللہ تعالیٰ نے مجھے اُمت کے لیے معراج عطا فرمائی اور وہ معراج درحقیقت نماز ہے جس کے لیے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز تمام مسلمانوں پر فرض ہے جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے نماز کا قصداً قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ بندے کے مسلمان ہونے کے بعد آپ ﷺ سب سے پہلے ادائیگی نماز کی تاکید فرماتے اور فرماتے کہ کفر و اسلام میں حدِ فاصل نماز ہے، یہ نماز ہی ہے جو بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم پنج وقتہ نمازی بن جاتے مگر ایسا نہ ہوا ہم نے اپنے نبی ﷺ کا پیغام بھلا دیا کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ واضح رہے کہ بے نمازی کے لیے سخت عذاب ہے، بے نمازی کے رزق میں تنگی کر دی جاتی ہے، دنیا کی نظر میں بے نمازی کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کے بے نمازی کی رُوح اِس حالت میں قبض کی جائے گی کہ وہ حالتِ پیاس میں ہوگا، اُس کی رُوح نہایت تکلیف سے نکالی جائے گی، بے نمازی سے منکَر نکیرِ نہایت سختی سے سوال کریں گے، قبر تنگ و تاریک ہو جائے گی، بے نمازی کا قیامت میں سختی سے حساب ہوگا اور اَللہ تعالیٰ اُسے آگ کا عذاب دے گا۔

مومنو! مفتاحِ جنت ہے نماز
خلق پر خالق کی عظمت ہے نماز

صاحبان محترم! گو کہ معراج کے موقع پر پچاس نمازیں اور چھ ماہ کے روزے اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو اُمت کے لیے عطا فرمائے لیکن آقائے نامدار تاجدارِ مدینہ ﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کے بعد یہ پچاس نمازیں پانچ اور چھ ماہ کے روزے ایک ماہ کے ہو گئے، اس کے علاوہ اَللہ

رَبُّ العزت نے آپ ﷺ کو مختلف علوم عطا فرمائے اور آپ ﷺ کو بے شمار اختیارات دیئے گئے، مزید یہ کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں تین باتیں عرض کیں یعنی "**التحیاتُ للہِ والصلوٰتُ والطیباتُ**" اِس کے جواب میں اللہ ربُّ العزت نے بھی تین باتیں عطا فرمائیں "**السلامُ علیکَ ایُّھا النبیُّ ورحمۃُ اللہِ وبرکاتہ**" پھر سیدِ عالم ﷺ نے اللہ ربُّ العزّت کے اِس سلام اور رحمت میں اپنی امت کو شامل کرتے ہوئے فرمایا: **اَلسلامُ علینا وعلیٰ عبادِاللہِ الصالحین** ۔ پھر سلام ورحمت کے بعد آپ ﷺ سفرِ معراج سے واپس ہوئے۔ کمالِ خداوندی ملاحظہ ہو کہ یہ ہزاروں سال کا سفر ایک رات میں پورا ہوا، واپسی پر وہی عالم تھا، مکان کی زنجیر ہل رہی تھی اور بستر بھی گرم تھا۔ معراجِ مُصطفٰے ﷺ کی سب سے پہلے خلیفہِ اوّل سیدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی۔

لے گئے تشریف جب وہ لامکاں کی سیر کو
رفعتیں اُن کی بعید از فکرِ انساں ہوگئیں

مُعجزاتِ مُصطفٰے ﷺ

صاحبانِ محترم! یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کے ہر نبیؑ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو عام کیا تو پھر اُن کی قوم نے اُن سے سوال کیا کہ کوئی معجزہ دکھاؤ۔ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اللہ کا کلیم ہوں، اللہ کا نبی ہوں، اللہ کا پیغامبر ہوں تو پھر اُن کی قوم نے اُن سے کہا کہ اگر تم اللہ کے نبی ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔ حضرت موسیٰؑ نے جب اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر باہر نکالا تو وہ سورج سے بھی زیادہ تیز چمک رہا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ میں اللہ کا نبی ہوں، اللہ کا پیغامبر ہوں اللہ کی رُوح ہوں تو پھر اُن کی قوم نے اُن سے سوال کیا کہ اگر تم اللہ کے نبی ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ چنانچہ حضرت

عیسیٰؑ نے مادرزاد اندھے کو ہاتھ لگایا تو وہ بینا ہو گیا، مُردے کو "**قُم باذنِ اللہ**" کہہ کر زندہ کر دیا۔ جتنے نبی آئے سب معجزے لے کر آئے، ہر نبی کو معجزہ عطا ہوا لیکن جب باری آئی محسنِ انسانیت ﷺ کی، جب باری آئی صاحبِ لولاک ﷺ کی، جب باری آئی وجہِ تخلیقِ کائنات ﷺ کی، جب باری آئی آمنہ کے لال کی، جب باری آئی مظلوموں کے دل دار کی، جب باری آئی اُمت کے غمخوار کی، جب باری آئی جنّت و کوثر کے مختار ﷺ کی جب باری آئی حُسن کے معیار کی، جب باری آئی تخلیقِ قدرت کے بے مثل شاہ کار کی، جب باری آئی صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دل دار کی، جب باری آئی عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا اور خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے شوہر نام دار کی اور جب باری آئی حَسَنَینِ کریمین کے نانا جان ﷺ کی تو میرے آقا ﷺ نے فرمایا کہ میں معجزہ لے کر نہیں آیا، میں تو سر سے لے کر پاؤں تک معجزہ بن کر آیا ہوں۔

تھے جتنے انبیاء، بھیجے گئے وہ معجزہ دے کر
امام الانبیا آئے سراپا معجزہ بن کر

میرے نبی ﷺ کا بچپن معجزہ، جوانی معجزہ، اُنگلی کے اشارے سے چاند کا دو ٹکڑے ہونا معجزہ، درختوں جانوروں پرندوں اور پتّھروں کا کلمہ پڑھنا معجزہ۔

شان آقاؐ کی دیکھو ذرا، سنگریزوں نے کلمہ پڑھا
گھر پہ جابر کے کھایا طعام اور بکری کو زندہ کیا
ٹھیک کردی قتادہ کی آنکھ ہاتھ سرکارؐ نے جب رکھا
جو مصیبت تھی وہ ٹل گئی، اُن کو دیدار ہوتا رہا
قبر میں تھا جب اُنؐ کا غلام اور نکیرین آئے وہاں
اُن کی ہیبت نہ طاری ہوئی، وہ تو بے خوف سوتا رہا
شان اُنؐ کی ہے اس سے عِیاں، لمحہ بھر میں گئے لامکاں
گرم بستر بھی اُن کا رہا اور پانی بھی چلتا رہا

اُن ؐ کے اصحاب ؓ یوں ایک تھے ، سب فدائی تھے سب نیک تھے
حکم آقا ؐ کا جو بھی ملا، سب نے تسلیم وہ کرلیا

میں ہوں آلِ نبی ؐ کا غلام ، اُن کا ہر وقت لیتا ہوں نام
رَب کے فضل وکرم سے مجھے اُن کا صدقہ ہمیشہ ملا

اُن کی محفل میں بیٹھا ندیمؔ، اپنی مستی میں گم تھا ندیمؔ
اُن ؐ کی یاد میں کھویا رہا، اُن ؐ کا میلاد ہوتا رہا

معجزہ وہی ہوتا ہے جو عقلِ انسانی میں نہ آئے ، جہاں انسان کی عقل بے کار ہو جائے وہاں سے معجزے کی ابتدا شروع ہوتی ہے ۔ دوستو! دعا کرو کہ اَللہ ربّ العزّت ہم سب کو مدینہ دکھائے ۔ کہہ دیجئے ! آمین ۔ مدینہ مدینہ ہے، رسول اللہ ﷺ جس شہر میں چلے جائیں تو وہ نور والا شہر بن جاتا ہے اور سیّد عالم فخرِ عرب وعجم ﷺ جس شہر میں تشریف لائیں ، جس شہر میں ولادتِ مصطفےٰ ﷺ ہو تو خلّاقِ عالم یوں گویا ہوتا ہے **لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ**۔ یہ ساری زمین خدا تعالیٰ کی ، ساری کائنات رَبِ ذوالجلال کی مگر میرا رب فرماتا ہے ۔۔۔ مجھے کسی شہر کی قسم نہیں مُلکِ عرب کی قسم نہیں ، مجھے تو مکّے کی قسم ہے اِس لیے کہ یہاں میرے محبوب ﷺ کا ظہور ہوا ۔ نبی اکرم ﷺ مکّے میں پیدا ہوں تو معجزہ ہے ۔ ربِّ کائنات نے سرورِ عالم ﷺ کو کیا عطا کیا بلکہ یوں کہیئے کہ کیا کیا نہ عطا کیا ۔ اَللہ ربُّ العزّت میرے آقا ﷺ کے لیے ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔ اے رسول ﷺ ! آپ تمام عالم کے لیے ہر قسم کے فیوض وبرکات کا باعث ہیں ، لیکن یہاں بات معجزات کی ہورہی ہے ۔ کافرانِ قُریش کا تو یہ عالم ہے کہ وہ ہر چھوٹی سی بات پر معجزہ طلب کرتے ہیں اِسی لیے اَللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے محبوب ﷺ ! آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میرا پروردگار پاک ہے ، ذاتی طور پر مجھے معجزے دکھانے کا اختیار

نہیں اور میں تمھارے جائز و ناجائز مطالبوں کا پابند بھی نہیں کہ جب تم چاہو تمہیں معجزے دکھاتا رہوں ، میرا معجزہ دکھانا میرے ربّ کی مرضی کے مطابق ہے ۔ چنانچہ نبیِ اکرم ﷺ نے باارادۂ الٰہی بہ کثرت معجزے دکھائے اور دیکھنے والے آج بھی دیکھ رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُس وقت معجزات دکھانے کی ضرورت بھی تھی اِس لئے کہ وہ جاننے کے ساتھ ساتھ مان بھی جائیں اور اُن کا ایمان مضبوط اور اکمل ہوجائے اور پھر آپ ﷺ کی ذاتِ مقدس تو وہ ہے کہ جس کی ہر ادا اللہ کی ادا ہے آپ کا ہر فرمان اللہ کا فرمان ہے اَللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ ﷺ کی ہر اَدا سے برکتوں اور رحمتوں کا ظہور ہوتا رہے تا کہ ثابت ہو جائے کہ آپ ﷺ بے نظیر و بے مثال ہیں لیکن اس کے برعکس جب کافرانِ قریش کوئی معجزہ طلب کرتے تو آپ ﷺ فرماتے ۔۔۔ یہ کام تو کاہن اور نجومیوں کا ہے ۔ دراصل اِس کا مقصد یہ تھا کہ سیّدِ عالم ﷺ لوگوں کی سوچی ہوئی باتوں کو بتا دیں تو کہیں لوگ یہ نہ کہہ دیں کہ یہ کام تو کاہنوں کا ہے ، وہ تو نبوّت اور رسالت کا معیار دل کی بات جان لینے کو قرار دیتے تھے اِس لیے آپ ﷺ نے فرمایا ۔۔۔ یہ کام تو کاہن کرتے ہیں ، ہم تمہیں وہ معجزہ دکھائیں جو کسی سے ممکن ہی نہ ہو ، جس سے انسانی عقل عاجز ہو جائے ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لاتعداد معجزے دکھائے ۔ چند معجزات کا ذکر کر رہا ہوں اس لیے کہ یہ بھی ذکرِ خیرالانام ﷺ ہے ۔

آپ ؐ ہیں سرچشمۂ فیض و عطا
آپ ؐ کی دونوں جہاں میں دھوم ہے

رحمتِ کونین ہے جن کا لقب
ان ؐ کی مدحت لازم و ملزوم ہے

حضرت ربیعہ ؓ اور جنّت

صحابہ ؓ کا جُھرمُٹ ہے، سرورِ ذی حَشم حضورِ انور ﷺ ستاروں میں چاند کی طرح اپنی تابانیاں بکھیر رہے ہیں، ہر ایک مسرور و شاد ماں ہے، فرماں برداری میں ہر صحابی ؓ دوسرے صحابی ؓ سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، سب کی نگاہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی طرف متوجّہ ہے کہ پتا نہیں کس وقت کس کو سرکارِ ﷺ کیا عطا فرمادیں، اِسی اِجتماع میں میرے آقا ﷺ کے ایک بہت ہی پیارے صحابی حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ؓ بھی ہیں جو کبھی وضو کرواتے ہیں، کبھی کوئی خدمت کرتے ہیں، سفر و حضر غرض کہ ہر جگہ آپ ﷺ کے ساتھ ہیں اچانک نگاہِ مصطفٰے ﷺ حضرت ربیعہ ؓ پر پڑتی ہے، سرکارِ مدینہ ﷺ کا جوشِ مَحبّت دیکھنے جیسا ہے، آپ ﷺ ربیعہ ؓ سے کہتے ہیں **سَلْ رَبِیْعَہ**! ربیعہ ؓ! مانگ جو کچھ مانگنا چاہتا ہے۔ صحابۂ کرام جانتے ہیں کہ یہ وہ دَر ہے جہاں طلب سے بھی سِوا ملتا ہے، یہ وہ دربارِ گہربار ہے جہاں سے کوئی ناکامِ تمنّا تو لوٹا ہی نہیں، مصطفٰے ﷺ کی تو کُل خدائی ہے، یہاں تو ہر ایک کو بے حساب و کتاب ملتا ہے۔

رحمت کا ہے دروازہ کُھلا مانگ ارے مانگ
دیتا ہے کرم اُنؐ کا صدا مانگ ارے مانگ
سرکارؐ سے سرکارؐ کو مانگوں گا نیازی
سرکارؐ نے جس وقت کہا مانگ ارے مانگ

بہرحال اِس وقت ربیعہ ؓ پر نگاہِ مصطفٰے ﷺ ہے، ارشاد ہوتا ہے۔

"**سَل ربیعہ**"، مطلق فرمایا کہ جو کچھ مانگنا چاہتے ہو مانگو وہ میں عطا فرماؤں گا۔

یہ نہیں کہا کہ فلاں چیز مانگنا فلاں نہیں بلکہ فرمایا جو مانگو گے وہ میں عطا کروں گا۔ ربیعہ ؓ نے کہا۔ سب کچھ ہے، لیکن سرکارِ دو عالم ﷺ کا اصرار ہے کہ مانگ جو کچھ مانگنا چاہتا ہے۔ ربیعہ ؓ کو تو رفاقتِ مصطفٰے ﷺ نصب ہوئی تھی، اُنھوں نے نہایت ادب سے عرض کیا۔۔۔ سرکار ﷺ! جس غلامی کا شرف مجھے یہاں حاصل ہو رہا ہے، کل قیامت کے دن جہاں آپ ﷺ ہوں وہاں بھی مجھے رفاقتِ مصطفٰے ﷺ نصیب ہو یعنی میرے آقا ﷺ! جنّت میں مجھے آپ ﷺ کی قُربت چاہیئے۔ فرمایا۔۔۔ قربت تو مِل ہی جائے گی **اَوبَینَ ذَالَکَ** اِس کے عِلاوہ اور کچھ مانگو، سیّدِ ﷺ عالم نے فرمایا **اِنَّما اَنَاقَاسِمُ وَاللہ یُعطِیْ** بے شک اَللہ دینے والا ہے، اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے ہدایت، علم، روشنی مانگو! جب خدا تعالیٰ سب کچھ دے سکتا ہے تو حضور ﷺ سب کچھ بانٹ سکتے ہیں (مشکواۃ بابُ السُجود)

وہ ہے معطی یہؐ ہیں قاسم
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

حضرت فدیک ؓ کی آنکھیں

یہ تو سب جانتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سانپ کے انڈوں پر پیر رکھ دے تو اُس کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتی ہیں دیگر یہ کہ اِس کا کوئی علاج نہیں لیکن ایک صحابیٔ رسول ﷺ حضرت فدیک ؓ کی آنکھیں سانپ کے انڈوں پر پیر آجانے کی وجہ سے سفید ہوگئیں یہاں تک کہ اُنھیں کچھ نظر نہ آتا تھا چنانچہ وہ نیرِ بُرجِ سخا حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا

کہ حضور ﷺ! میری آنکھیں صحیح فرما دیجیے۔ اگر سرکارِ دو عالم ﷺ چاہتے تو منع فرما دیتے جس سے وہ سوچنے پر مجبور ہوجاتے کہ شاید ہمارے نبی ﷺ کے اختیار میں کچھ نہیں۔

وہ مختارِ کُل ہیں خدا کی طرف سے، عطا ہے حبیبِ خدا کی نرالی
اُنھیں مل گئی ہے دو عالم کی نعمت دَرِ مصطفےٰ پر جو پہنچے سوالی

اعجاز رحمانی

لیکن اللہ ربُّ العزّت نے پیارے نبی ﷺ کے لعابِ مبارک میں وہ تاثیر عطا فرمائی تھی کہ آپ ﷺ اُسے جہاں اِستعمال فرماتے اُس سے برکتوں کا ظہور ہونے لگتا۔ حضرت قدیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے میرے آنکھوں میں اپنا تھوک یعنی لعابِ دہن لگا دیا، بس پھر کیا تھا میری آنکھیں روشن ہوگئیں اور مجھے سب کچھ نظر آنے لگا پھر فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں میں اتنی برکت ہوئی کہ میں اَسّی سال کا ہوگیا لیکن میری آنکھوں کی روشنی پھر بھی سلامت رہی اور میں اُس وقت بھی سوئی میں دھاگا ڈال لیتا تھا۔ (شفا شریف ۳۱۳)

بیمار کو اچھا کرے ، نا بینا کو بینا
صدقے ترے اے چشمۂ فیضانِ محمد

ستونِ حنّانہ

سرکارِ مدینہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے۔۔۔ میں تو تم جیسا ہوں، میرا کام تم لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا ہے نہ کہ معجزے دکھانا، لیکن بعض مقامات ایسے آجاتے ہیں جہاں خود بخود معجزے ظہور پزیر ہو جاتے ہیں، ویسے بھی معجزوں کا ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کے نبیوں کی واضح نشانیاں ہیں۔ جب مسجدِ نبوی میں منبرِ مبارک نہیں بنا تھا اُس سے پہلے مسجد میں ایک کھجور کا درخت (ستون کی صورت) تھا۔ سرکارِ مدینہ ﷺ اکثر اُس سے اپنی پُشتِ مبارک لگا کر وعظ فرمایا

کرتے تھے پھر منبر شریف بن گیا تو آپ ﷺ منبر پر وعظ فرمانے کے لیے جلوہ افروز ہوئے تو اُس ستون سے بڑے دردناک لہجے میں رونے کی آواز آئی۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار ﷺ کو تمام عُلوم عطا فرمائے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ ہر شے کی زبان و علوم جانتے تھے اِس لیے آپ ﷺ ستون کے رونے کا سبب بھی جان گئے۔ دراصل اُس ستون کو میرے آقا ﷺ سے حدِ کمال تک محبت ہوگئی تھی اِس لیے ستون نے جب محبوب خدا ﷺ کو اپنے سے جُدا دیکھا تو فراق رسول ﷺ میں رونے لگا۔ ستون کے رونے کی آواز سن کر آپ ﷺ منبر سے نیچے آئے اور اُس ستون کو سینے سے لگایا جس سے ستون کو سکون حاصل ہوا اور اُس کا رونا بند ہوگیا پھر سرکار ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اِس کو سینے سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا پھر آپ ﷺ نے اُس کو کٹوا کر منبر کے نیچے دفن کروا دیا۔

کنکریوں کا کلمہ پڑھنا

صاحبو! میرے آقا ﷺ کو جہاں اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا ہاں آپ ﷺ کی نگاہِ اقدس کو بھی بڑا کمال حاصل ہے چنانچہ بارگاہِ نبوی ﷺ میں ابوجہل حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اگر آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو یہ بتایئے کہ میرے ہاتھوں میں کیا ہے۔ سیّد عالم ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ تمہارے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ خود کہے کہ ہم کیا ہیں۔ وہ بولا۔۔۔ اے محمد ﷺ! اِس سے بڑی اور کیا بات ہوسکتی ہے سرکارِ مدینہ ﷺ نے اُس کی مٹھیوں کی طرف **نگاہ بھر** کے دیکھا۔

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

بس پھر کیا تھا، مٹھیوں میں سے آواز آنے لگی **لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے

رسول ہیں اور ہم پتھر ہیں۔ صاحبو! توجہ فرمائیں، سرکار ﷺ تو بتا بھی سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے وہ کمال دکھایا جو اللہ کے نبی ﷺ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں۔

دیتے تھے سنگ ریزے گواہی رسول کی !!
ہوتے تھے ہم کلام شجر مصطفےٰ کے ساتھ

کنکریوں کا کلمہ پڑھنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اللہ ربُّ العزت نے آپ ﷺ کی نگاہ کے تصوّر سے فوراً ہی پتھروں میں جان ڈال دی اور جان جب ہی ہوسکتی ہے کہ دل اور دماغ بھی موجود ہوں۔ سُبحانَ اللہ، نبوت کی تصدیق کے لیے اللہ ربُّ العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی نگاہِ اقدس سے کنکریوں میں یہ تمام چیزیں فوراً پیدا فرما دیں اور دکھا دیا کہ میرا رسول ﷺ بڑا ہی باکمال ہے۔ (زرقانی علی المواہب)

اُنگلیوں سے پانی کا جاری ہونا

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

نبیِ اکرم ﷺ کے تصرّف سے پانی کا پیدا ہونا من جانب اللہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔ جنگ حدیبیہ کے موقعے پر پانی کی شدید قلت ہوگئی، ہم سب بہت پریشان تھے لہٰذا دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے ہم سب کا عقیدہ اور ایمان تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ جو چاہیں اللہ کے حکم سے کر سکتے ہیں چنانچہ عرض کیا۔۔۔ یارسول اللہ ﷺ! پانی بالکل نہیں ہے، پیاس کی شدت اور وضو کے لئے پانی کی ضرورت ہے، پانی کا ایک قطرہ نہیں سوائے آپ ﷺ کے برتن (لوٹے) کے۔ یہ گفتگو سن کر میرے نبی ﷺ نے فرمایا۔۔۔ کوئی برتن ہے؟

فرمایا۔۔۔ جی ہاں ایک ڈول ہے۔ وہ ڈول لایا گیا بس پھر نبیِ محترم ﷺ نے اپنا دستِ قدرت اُس میں ڈال دیا، جب آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک باہر نکالا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پانچوں انگلیوں سے پانچ چشمے بہہ رہے ہیں، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے خوب سیر ہوکر پانی پیا اور وضو کیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ اُس وقت کتنے آدمیوں نے پانی پیا اور وضو کیا تھا، آپ اِس حدیثِ مبارکہ کے لیے قسم کھا کر کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اُس دن پندرہ سو آدمی تھے لیکن اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو خوب سیر ہوکر پانی پیتے اور پانی پھر بھی بچ رہتا۔

اُنگلیاں ہیں فیض پر، ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجِ آبِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بکری اور صاحب زادوں کا زندہ ہونا

صاحبو! حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبیِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کچھ پریشان ہیں، آپ سمجھے کہ شاید بھوک کی وجہ سے ایسا ہے لہٰذا فوراً اپنے گھر لوٹ آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ کیا گھر میں کچھ کھانے کے لیے ہے، بیوی نے کہا کہ ہاں ایک بکری اور تھوڑا سا آٹا ہے، چناں چہ آپ نے بکری کو ذبح کیا اور فرمایا کہ جلدی سے کھانا تیار کرو، جب کھانا تیار ہو گیا تو آپ نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ یہ سُن کر ماہِ عرب ﷺ نے فرمایا۔۔۔ اپنی قوم والوں کو بھی دعوت دے دو، حضرت جابر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے کہ کھانا تو تھوڑا سا ہے،

اُس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا گھبرانا اور پریشان ہونا بہ تقاضائے بشریت تھا اِس کا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا کہ خدا نہ خواستہ اُن کا حضور ﷺ کے تصرف میں کسی قسم کا شبہ ہو۔ بہر حال حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میرے آقا ﷺ کا حکم ہے تو وہ خود ہی اِس معاملے کو سنبھال لیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سب کو دعوت دے دی، اِس دوران مدینے والے آقا ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا چہرہ پریشان پایا تو فرمایا۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ! پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں، یہ بتاؤ کھانا کس جگہ ہے۔۔۔ آپ ﷺ وہاں گئے اور کھانے میں اپنا لعابِ مبارک ملا دیا۔ اِس سے پہلے میں یہ بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لُعابِ دہن میں بڑی تاثیر رکھی تھی۔ بس پھر نبیِ اکرم ﷺ نے فرمایا۔۔۔ جدا جدا ٹولیوں کو کھانا کھلاتے جاؤ۔ اِس طرح کئی سو افراد کھانا کھا چکے لیکن برتن میں جتنا تھا اُتنا ہی سب کے کھانے کے بعد بھی بچ رہا۔ سب کے کھانا کھانے کے دوران سرکار ﷺ فرماتے۔۔۔ کھاتے جاؤ لیکن ہڈیوں کو نہ توڑو، شاید اِس میں کوئی حکمت پوشیدہ ہو، پھر آپ ﷺ نے تمام ہڈیوں کو ایک برتن مین جمع کیا اور اُن پر اپنا دستِ مبارک رکھا اور کچھ پڑھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ بکری زندہ ہوگئی۔ آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔۔۔ اپنی بکری لے جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بکری اپنی بیوی کے پاس لے آیا۔ وہ بولی۔۔۔ یہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔۔۔ یہ وہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا، یہ میرے آقا سرکارِ دو عالم ﷺ کی دُعا سے زندہ ہوگئی ہے۔ یہ دیکھ کر اُن کی بیوی نے کہا۔۔۔ بے شک میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آج ہم فاتحہ دلاتے ہیں تو بہت سے لوگ طعنہ زن ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ دعا فرمائیں تو بکری زندہ ہو جائے ثابت ہوا کہ دُعا کرنا اور حلال شے پر اللہ کا کلام پڑھنا عین برکت اور سُنّتِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔

مولانا جامی اپنی مثنوی میں فرماتے ہیں۔۔۔ جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی بکری ذبح کر رہے تھے۔ آپؓ کے دونوں فرزند بھی وہیں موجود تھے جنھوں نے بکری کو ذبح ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، وہ بکری کے ذبح کرنے کو کھیل سمجھے لہٰذا وہ دونوں چھری لے کر چھت پر چلے گئے بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا ۔۔۔ آؤ میں بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کروں جیسا ابا نے بکری کے ساتھ کیا ہے ۔ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور حلق پر چھری چلا دی اور نادانی میں ذبح کر دیا پھر سَر جُدا کر کے اُسے اُٹھایا۔ اتفاق سے یہ منظر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے دیکھ لیا تو اُن کی آنکھوں میں اندھیرا آ گیا وہ فوراً لڑکے کے پیچھے دوڑیں، لڑکا خوف سے بھاگتے ہوئے نیچے گرا اور مر گیا۔ اب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سامنے ایک نیا منظر تھا۔ ایک طرف دونوں بیٹوں کا مرجانا تو دوسری طرف خیر البشر ﷺ کی حضرت جابر کے گھر میں جلوہ فرمائی! اگر روتی چیختی چلاتی اور سینہ کوبی کرتی ہیں تو سرکار ﷺ کو پتا چلنے کا اندیشہ ہے، مُحبتِ مصطفےٰ ﷺ اِس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ کی میرے گھر آمد ہو اور میرے گھر میں غم کے بادل چھائے ہوئے ہوں، اِس طرح میرے آقا ﷺ یہاں نہ آسکیں گے، میرے گلشن میں جو بہار آ رہی ہے وہ خزاں کا رُوپ دھار لے گی۔ اُنھوں نے دل کو مضبوط کیا اور کسی کو نہ بتایا اور سوچ لیا کہ اللہ کے رسول ﷺ تو ہمارے حامی و ناصر ہیں آپ ﷺ کی آمد ضرور ہوگی۔ اگر اِن جیسے دس بیٹے بھی ہوں تو وہ بھی میرے آقا ﷺ کی آمد پر قربان۔ سبحان اللہ! صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی حضور ﷺ سے کیسی محبتیں تھیں اور اُن کے کیسے عقائد تھے۔ قربان جائیے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے دونوں بچّوں کو گھر کے ایک کونے میں لا کر اُن پر کپڑا ڈال دیا، جب سب کھانا کھا چکے تو جبرئیل کی آمد ہوگئی، اُنھوں نے فرمایا۔۔۔ اے اللہ کے

رسول ﷺ! جابر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اپنے فرزندوں کو لائے تاکہ وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے کا شرف حاصل کریں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہا کہ بچے کہاں ہیں اُنھیں بلاؤ بیوی نے کہا کہ سرکار ﷺ سے کہو کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سرکارِ مدینہ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اُنھیں جلدی بلاؤ۔ جو بیوی اب تک صبر واِستقلال کا نمونہ بنی ہوئی تھی، جس کا دل صدمے سے چور چور تھا، جب فرمانِ خداوندی بحکمِ رسول ﷺ سُنا تو تڑپ گئی اور رونے لگی اور کہا کہ اے جابرؓ! اب میں اُن کو نہیں لاسکتی اور پھر تمام واقعہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا تو وہ بھی تڑپ اُٹھے اور رونے لگے چنانچہ یہ تمام واقعہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول ﷺ کے گوش گزار کیا اور دونوں بچّوں کو آپ ﷺ کے مبارک قدموں میں لاکر رکھ دیا۔ جبریلِ امین علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا۔۔اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اِن کے لیے دُعا فرمائیں، آپ ﷺ کو تو صرف لب ہلانے کی دیر ہے، اللہ تعالیٰ کے دربار میں تو کسی چیز کی کمی نہیں وہ ابھی اِنھیں زندہ کردے گا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے دُعا فرمائی اور نگاہ بھر کر اُن بچّوں کی طرف دیکھا، بس پھر کیا تھا، بچے زندہ ہوگئے اور کلمہ پڑھنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (مدارج النبوّت)

پتا چلا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی قدرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد سب کو زندہ کرے گا۔ حضور ﷺ کا مُردوں کو زندہ کرنا بھی مظہر خداوندی ہے۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور اُس کی قدرتوں مظہر اَتم ہیں۔

☆☆☆

درختوں کا گواہی دینا

دونوں درخت دوڑے شاخیں جُھکا جُھکا کر
جب سُن لیا کہ ہم کو آقاؐ بلا رہے ہیں

صاحبو! سیّدِ عالم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں ایک اعرابی حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اگر آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ایسا کریں کہ وہ جو سامنے دو درخت ہیں انھیں حکم فرمایئے کہ وہ یہاں چلے آئیں۔ جمادات ونباتات کی سرکارِ دوعالم ﷺ سے اطاعت ومحبت وفرماں برداری ملاحظہ فرمایئے، اگر خدانخواستہ اِس موقع پر میرے آقا ﷺ یہ فرمادیتے کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے تو قیامِ قیامت تک لوگ یہ سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ بے اختیار ہیں لیکن یہ بات سن کر نبیٔ کریم ﷺ نے تبسّم فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ تم خود جاکر درختوں سے کہو کہ تمھیں اللہ کے رسول ﷺ بلا رہے ہیں۔ اعرابی نے درختوں کے پاس جاکر نبیِ مکرّم ﷺ کا پیغام دیا، درختوں نے یہ سنتے ہی دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکنا شروع کیا تو درختوں کی جڑیں ٹوٹ گئیں، آخرِ کار وہ درخت اپنی جڑیں کھینچتے اور خاک اڑاتے بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے۔

اور درختوں کی تمام ڈالیاں آپ ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہوگئیں، پھر اعرابی نے کہا کہ آپ ﷺ انھیں حکم فرمائیں کہ یہ درخت دوبارہ اپنی جگہ پر چلے جائیں۔ سرکار ﷺ کا حکم سنتے ہی درخت دوبارہ اپنی جگہ پر چلے گئے۔ اعرابی حیران رہ گیا اور فوراً مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا کہ مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں آپ ﷺ کو سجدہ کروں، میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ قصہ مختصر اعرابی نے آپ ﷺ کے ہاتھ چوم لیے جس پر آپ ﷺ نے اُسے منع نہیں فرمایا (دلائل النبوت صفحہ ۳۲)

سجدے کیے اور لوٹ گئے اپنی جگہ پیڑ
اشجار بھی پہچانتے ہیں شانِ محمدؐ

ہمیں بھی چاہیے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ سے بے انتہا پیار اور آپ ﷺ کی فرماں برداری واطاعت گزاری کریں۔

الغرض نبیٔ مکرم ﷺ سے ہزار ہا معجزات ظہور پزیر ہوئے، جسمِ اطہر کی خوش بو سے سارا عالم معطر ہوگیا، سترِ مبارک کبھی نہ کھلا اگر کھل بھی جاتا تو فرشتے چھپا دیتے۔ آپ ﷺ کا پسینا ایک دُلہن نے لگایا تو کئی پُشت تک اُس کی اولاد سے خوش بو نہ گئی، جہاں تشریف لے جاتے وہاں خوش بوئیں بکھر جاتیں، ہجرت کے موقعے پر رات کے وقت کافروں کے سامنے سے گزر گئے لیکن کوئی آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا، ہمیشہ دھوپ میں بادل آپ ﷺ پر سایہ فگن ہوتا۔

سَیّدِ عالم ﷺ فرماتے ہیں کے جو میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھ سکتے، جو میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سن سکتے، دندانِ مبارک میں وہ چمک و روشنی تھی کہ کھوئی ہوئی چیز مل جاتی، قریب و دور کے لوگ آپ ﷺ کی آوازِ مبارک کو یکساں سنتے تھے۔ سلمہ بن اکوع کی پنڈلی ٹوٹ گئی آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پھیرا تو پنڈلی جڑ گئی، کھاری کنویں میں تھوکنے سے کنویں کا پانی میٹھا ہوگیا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس میرا رب نہایت حسین صورت وصفت میں آیا اور میرے رب نے دریافت کیا کہ اے محمد ﷺ! کیا تمھیں علم ہے کہ فرشتے کس بات پر جھگڑتے ہیں میں نے کہا مجھے علم نہیں تو میرے رَب نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان میں رکھا جس کی ٹھنڈک مجھے اپنے سینے اور گردن میں محسوس ہوئی پھر مجھے زمینوں اور آسمانوں کی ہر شے نظر آنے لگی اور ہر چیز کا علم ہوگیا پھر اللہ ربُّ العزت کا حکم ہوا۔ اے محمد ﷺ تمہیں علم ہے کہ ملائکہ کس چیز میں جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا۔

ہاں مجھے علم ہے۔ پھر ارشاد ہوا کہ اے محبوب ﷺ! مزید علم طلب کرو۔ میں نے عرض کیا۔۔۔ ’’**رَبِّ زِدنی عِلماً**‘‘ یعنی اے میرے رَب مجھے اور زیادہ علم عطا فرما۔ تو اللہ ربُّ العزت نے مجھے تمام عالم کے اگلے پچھلے ظاہر باطن سب عِلم عطا فرما دیے۔ اب بھی اگر کوئی میرے آقا ﷺ کے عِلم پر شک کرے تو یہ اُس کی جہالت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مُنکروں کو ہدایت دے۔

مصطفٰیؐ پر بھیجیے ہر دم درُود
اپنے ایماں کی وضاحت کیجیے

صلی اللہُ عَلیٰ النَّبِیّ الاُمّیِ وَآلہٖ صَلّی اللہُ علَیہِ وَسَلَّم
صَلوٰۃُ وَسَلامٌ علیک یارَسُولَ اللہ وَعَلیٰ اٰلِکَ وَ اَصحابِکَ یاسَیِّدی یارَسُولَ اللہ

مدینہ

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینہ میں
غم خوارِ محمدؐ کی ہے ذات مدینے میں

صاحبانِ محترم! زمین کا وہ ٹکڑا جہاں پر سرکارِ دوعالم ﷺ آرام فرما ہیں وہ ہر طرح سے تمام علما وائمہ کے نزدیک سب جگہوں حتیٰ کہ خانہ کعبہ، مسجدِ حرام یہاں تک کہ عرش وکرسی سے بھی افضل ہے۔ ہجرت کے بعد نبیٔ محترم ﷺ نے حیاتِ مبارکہ کا زیادہ حصّہ مدینے شریف میں گزارا، جب آپ ﷺ مدینے میں نہ تھے تو یہ حصّہ یثرب کہلاتا تھا، جب آپ ﷺ کی یہاں آمد ہوگئی تو یہ مَدینۃُ النَّبی ﷺ بن گیا ہر مردِ مومن مدینے سے محبت رکھتا ہے۔ صحابہؓ کا یہ عالم ہے کہ اکثر مدینے میں موت وزیست کی دُعا مانگتے ہیں اِس لیے کہ یہاں سرکار ﷺ

جلوہ فرما ہیں اور قُبّہ انور یعنی گنبد خضرا بھی موجود ہے۔ اَللہ ربُّ العزت ہر مومن مرد و عورت کو بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں حاضری نصیب فرمائے۔ عُلما فرماتے ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ننگے پیر چلنا افضل ہے اس لیے کہ پیر کہیں ایسی جگہ نہ پڑ جائے جہاں سرکارِ مدینہ ﷺ نے قدم رکھے ہوں۔ یہ وہ جگہ ہے جس کے لیے نبیِ محترم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یہی مقامِ جنّت ہے یعنی **رِیَاضُ الْجَنَّۃ**۔

یہ فیض ہم کو مُیسّر ہوا مدینے سے
نبی ؐ ملے تو خدا بھی ملا مدینے سے
مزا تو جب ہے دیارِ نبی ؐ میں سب پہنچیں
کسی کو لائے نہ واپس خدا مدینے سے

کیوں کہ یہ جنّت کا باغ ہے اِس لیے جو یہاں آ گیا گویا جنّت میں آ گیا۔ مدینہ وہ جگہ ہے جس کے لیے میری آقا سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''**مَنْ زَارَ قَبْرِی وَجَبَ لَہٗ شَفَاعَتِی**'' جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس پر میری شفاعت واجب ہوگئی اور جو میری قبر پر زیارت کے لیے حاضر ہوا گویا ایسا ہے جیسے اُس نے مجھے ظاہری زندگی میں دیکھا۔

جمالِ مصطفےٰ ؐ کا نور ہے دل کے نگینے میں
سمندر میں سفینہ ہے، سمندر ہے سفینے میں
مُقدّر کا لکھا تو سب کو دیتا ہے خدا لیکن
جو قسمت میں نہ لکّھا ہو وہ ملتا ہے مدینے سے

☆☆☆

شہادتِ شاہ زادۂ کونین، گل دستۂ باغ رِسالت صلی اللہ علیہ وسلم

سیّدُنا حضرتِ اِمامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ○
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ○
نَحمَدُہٗ وَ نُصَلّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم ○
وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ اَجمَعِین ○

وَلَا تَقُولُوا لِمَن یُّقتَلُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَموَاتٌ ط بَل اَحیَاءٌ وَّ لٰکِن لَّا تَشعُرُون ○ (پ۲۔ رکوع نمبر ۳)

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے'' وہ لوگ جو میری راہ میں قربان کیے جائیں تم اُن کو مردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں، تم اُن کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے''۔ ایک اور آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَحسَبَنَّ الَّذِینَ قُتِلُوا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَموَاتًا بَل اَحیَاءٌ عِندَ رَبِّہِم یُرزَقُون (پ۴۔ رکوع ۸)

''جو لوگ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیے جائیں اُنہیں مردہ گمان بھی نہ کرو اور اُنہیں اُن کے رب کے پاس سے رزق ملتا ہے''۔

---O---

شہادت آخری منزل ہے انسانی سعادت کی
وہ خوش قسمت ہیں مل جائے جنہیں دولت شہادت کی
شہید اِس دارِ فانی میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں
زمیں پر چاند تاروں کی طرح تابندہ رہتے ہیں

---o---

شاہ است حُسینؓ، بادشاہ است حُسینؓ
دین است حُسینؓ، دین پناہ است حُسینؓ
سرداد، نداد، دست در دست یزید
حقّا کہ بنائے لآ اِلٰہ است حُسینؓ

(حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

ماہِ محرّم کی دس تاریخ کو جو جانیں اللہ عزوجل کی راہ میں میدانِ کرب و بلا میں قربان کی گئیں تاریخ اُس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ماہِ محرّم آتے ہیں ہر اہلِ دل اور عاشقِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہ جذبہِ شہادت سے سرشار ہو جاتا ہے۔ سیّدنا امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادت اسلام کا وہ عالم گیر پیغام ہے جو آج بھی آلِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو تازہ رکھے ہوئے ہے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد یزید تخت نشین ہوا، تخت نشین ہوتے ہی اُس نے سیّدنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ سے بیعت لینا چاہی لیکن سیّدنا امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے ایک ظالم و جابر اور فاسق کی بیعت سے انکار کردیا، اُس نے طرح طرح کے حیلے بہانے کیے کہ کسی طرح سیّدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ بیعت کے لیے راضی ہوجائیں مگر اُس کا ہر حربہ ناکام ہوا۔

یزید کی بیعت آپ رضی اللہ عنہ کو قلبی طور پر ناپسند تھی اِس لیے کہ وہ ہر لحاظ سے نااہل تھا جب کہ اُس کے برعکس اہلِ کوفہ نے سیّدنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کو اپنی حمایت کا یقین دلایا تھا کہ آپ یہاں آجائیں، ہم سب آپ کے مرید و خادم

بن کے اپنی زندگیاں آپ پر نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اُس وقت کے کئی مقتدر اور بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمجھایا کہ آپ کوفے نہ جائیں کیوں کہ اہلِ کوفہ شروع ہی سے بے وفا ہیں، یہ آپ کے والدِ گرامی حیدرِ کرار سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کرچکے ہیں۔ امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔۔۔ آپ لوگ بالکل صحیح فرما رہے ہیں لیکن اہلِ کوفہ کے محبّت بھرے خطوط اِس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ مجھے ضرور جانا چاہیے اور اگر میں نہ گیا تو کل قیامت کے دن اپنے نانا کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے سیّدنا امام مسلم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنا کر کوفے روانہ کیا۔ ہزاروں کوفیوں نے چند ہی دنوں میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنی حمایت و محبّت کا یقین دلایا لیکن کوفی ازلی بے وفا تھے وہ یزید کے ساتھیوں کے وَرغلانے اور انعام و اکرام کے لالچ میں آگئے اور دیکھتے ہی دیکھتے سیّدنا امام مسلم رضی اللہ عنہ سے پھر گئے اور اُنھیں نہایت بے کسی کے عالم میں شہید کردیا گیا۔ سیّدنا امام مسلم رضی اللہ عنہ نے کوفے کے حالات بہتر پاکر سیّدنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کو کوفے تشریف لے آنے کا خط لکھ بھیجا جسے پڑھ کر سیّدنا امام عالی مقام رضی اللہ عنہ اپنے مختصر سے قافلے سمیت مدینے سے مکّے پہنچے اور پھر کوفے کا قصد کیا، راستے میں حضرت سیّدنا امام مسلم رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بھی اطلاع مل گئی لیکن اب کوئی ایسا طریقہ نہ تھا کہ دوبارہ واپس لوٹا جاسکے۔ یزیدیوں نے آپ کا گھیرا تنگ کردیا۔

جب کوئی قوم ظالموں فاسقوں کی بیعت پر راضی نہ ہو اور اہل اللہ سے بیعت کی درخواست کرے، اس پر بھی اگر وہ اُن کی درخواست قبول نہ کرے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اُس قوم کو ظالموں اور جابروں کے حوالے کرنا چاہتا ہے لہٰذا سیّدنا امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے کوفیوں کی درخواست کو قبول کیا اور کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں جا پہنچے جہاں حُر ریاحی نے آپ سے کہا کہ یزید آپ

کے خون کا پیاسا ہے اور آپ کسی طرح بھی آج رات یہاں سے نکل جائیں۔

حُر کے دل میں اہلِ بیتِ نبوّت کی عظمت بہت زیادہ تھی لیکن وہ ابنِ زیاد کے حکم سے مجبور تھا، چنانچہ سیّدنا امامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا مگر اگلی صبح پھر اپنے آپ کو اُسی مقام پر پایا جہاں سے چلے تھے، اُس جگہ کی یہ کیفیت دیکھ کر آپ نے پوچھا کہ اس جگہ کا کیا نام ہے تو لوگوں نے کہا کہ اِس کو کربلا کہتے ہیں، آپ نے جیسے ہی یہ لفظ سُنا تو فرمایا۔۔۔ سچ فرمایا تھا نانا جان ﷺ نے کہ یہی میدان ہماری شہادت گاہ ہے۔

دُشمن یہاں پہ خون ہمارا بہائیں گے
زندہ یہاں سے ہم نہ کبھی پھر کے جائیں گے

آلِ نبیؐ کا ہوگا اسی جا پہ اِمتحاں
سب تشنہ لب یہاں پہ سر اپنے کٹائیں گے

کرب و بلا ہے نام اِسی سر زمیں کا
بچّے یہاں پہ پانی کا قطرہ نہ پائیں گے

اِدھر تو کاروانِ اِمام پاک رضی اللہ عنہ بے کسی کے عالم میں کربلا کے میدان میں خیمہ زن تھا اور یزیدی حکومت اُن پاک و طاہر ہستیوں پر قیامت برپا کرنے کے لیے بھرپور تیاریوں میں مصروف تھی، یزید کے حَواریوں نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ سیّدنا اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں پر پانی بند کردیا۔

حاکم کا حُکم یہ تھا کہ پانی بشر پییں
گھوڑے پییں، شتر پییں، اہلِ ہنر پییں

جو کوئی پینا چاہے نہ تم منع کیجیو
پر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لال رضی اللہ عنہ کو پانی نہ دیجیو

یکم محرّم سے نو محرّم آ پہنچی، ظلم و جَور کی گھٹائیں چلنے لگیں۔ سیّدنا اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے رات کے اندھیرے میں اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں تم سب کو خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ تم رات کی اِس تاریکی میں کہیں اور نکل جاؤ، میں کسی سے ناراض نہ ہوں گا اِس لیے کہ یہ سب لوگ میرے ہی قتل کے طالب ہیں اور جب یہ مجھے قتل کرلیں گے تو پھر اِنھیں کوئی طلب نہیں رہے گی۔ آپ کے اہلِ خانہ، خاندان اور جان نثار ساتھیوں نے بہ یک زبان ہو کر کہا کہ ہم صرف اِس لیے چلے جائیں کہ آپ کے بعد زندہ رہیں، ربّ دو جہاں ہمیں وہ دن نہ دکھائے، اللہ عزوجل کی قسم ہم ہرگز ہرگز ایسا نہیں کریں گے بلکہ ہم اپنی جانیں اپنا مال اور اپنے سب اہل و عِیال آپ پر قربان کردیں گے، جو آپ پر گذرے گی وہی ہم سب پر گذرے گی۔ غرض کہ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے بھی بے وفائی نہ کی۔

شبِ عاشور ختم ہو رہی ہے اور صُبحِ عاشور قیامت کا منظر پیش کرنے والی ہے، نمازِ فجر کا وقت آ پہنچا ہے، سیّدنا اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اپنے تمام رُفقا اور اہلِ بیت نبوّت ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی پھر اِمامِ پاک رضی اللہ عنہ نے اُن مصائب و آلام کے وقت سب کے لیے صبر و اِستقامت کی دُعا کی۔ دس محرّم کا سورج اپنی بھرپور آب و تاب اور خون آشامیوں کے ساتھ طلوع ہوا۔ سیّدنا اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے جاں نثار یزیدیوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے لشکر سے لڑنے کے لیے تیار ہوگئے اور ایک ایک کر کے میدانِ جنگ میں آ کر یزیدیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہزاروں کو واصل بہ جہنّم کیا حتّٰی کہ حُر نے بھی سیّدنا اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہ سے اپنی محبّت کا اظہار کرتے ہوئے یزیدیوں کو خیرباد کہہ دیا اور قافلۂ حُسینی میں شامل ہوگیا پھر میدانِ جنگ میں جاکر مردانہ وار مقابلہ کیا اور یزیدیوں کی لاشوں کے انبار لگا کر خود بھی جامِ شہادت نوش کیا اور دنیا والوں کو بتادیا کہ ہمیشہ حق کا ساتھ دینا چاہیے۔

حُر کو جنّت بھی ملی جامِ شہادت بھی ملا
اک نظر میں شاہ رضی اللہ عنہ نے قطرے کو دریا کر دیا

اِدھر ایک ایک کر کے تمام جان نثار اور خاندان کے بھتیجے، بھانجے، بچّے اور جوان یزیدیوں پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑے اور ہزاروں کو آنِ واحد میں گاجر مولی کی طرح کاٹ کاٹ کر جہنّم رسید کر کے جامِ شہادت نوش کیا، جاں نثارانِ اِمامِ پاک رضی اللہ عنہ نے صبر و اِستقلال، شُجاعت و بہادری اور مردانگی کا مثالی مظاہرہ پیش کیا، لاکھوں ظلم وستم، ہزاروں مصائب، ہر قسم کے دکھ درد سہنے کے باوجود آپ نے ہمت نہ ہاری۔ حق پر قائم رہ کر سب ساتھی اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے رہے مگر اِس کے باوجود سیّدنا اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے پائے استقلال میں ذرّہ بھر بھی لغزش پیدا نہ ہوئی- قربان جایئے میرے آقا سیّدنا اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ پر کہ جوان علی اکبر کا لاشہ تڑپ رہا ہے۔ عَون و محمّد خاک وخون میں لَت پَت ہیں- راکبِ دوشِ پیمبر رضی اللہ عنہ ننّھے معصوم علی اصغرؓ کو گود میں اُٹھائے چلے آ رہے ہیں کہ اچانک ایک تیر علی اصغرؓ کے پیاسے حلق کو چیرتا ہوا، سیّدنا اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ کے بازوِئے مبارک کو چھیدتا ہوا گزر جاتا ہے۔ گرتا ہوا خون اِمامِ پاک رضی اللہ عنہ اپنے چُلّو میں اٹھاتے ہیں اور آسمان کی طرف پھینکتے ہوئے کہتے ہیں۔۔۔ یا اَللہ! یہ تو ایک علی اصغرؓ ہے اگر ایسے ہزار علی اصغرؓ ہوں تو وہ بھی ایک ایک کر کے تیرے نام پہ قربان کرتا جاؤں گا، اگر مولا! تیری رضا اِسی میں ہے تو حُسینؓ بھی یوں ہی راضی ہے۔ بہرحال اب راکبِ دوشِ پیمبر فرزندِ علی حیدر، نورِ دیدہِ بتول رضی اللہ عنہ، لختِ دلِ علی مشکل کُشا رضی اللہ عنہ، راحتِ جانِ حسن رضی اللہ عنہ سردارِ جنّت، قافلہ سالارِ کربلا، نورِ نگاہِ نبوّت، پیکرِ صبر و رضا، شہیدِ دشتِ کربلا سیّدنا اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت آ پہنچا ہے، اب قیامتِ غم والم بپا ہونے والی ہے، زمین و آسمان میں صفِ

ماتم بچھنے والی ہے، اب وہ کرب انگیز لمحات سامنے ہیں کہ جن کے تصوّر سے دنیائے اسلام لرزہ براندام ہو جائے گی اور کیوں نہ ہو کہ آپ تو وہ ہیں کہ جن کو میرے آقا شہِ لولاک ﷺ نے اپنے سینے پر سلایا ہے، کاندھوں پر بٹھایا ہے، زبانِ اقدس کو چُسایا ہے، اِن کا تو رونا بھی نبیٔ اقدس ﷺ کو گراں گزرتا تھا۔ سرورِ عالم ﷺ سیّدنا اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ کو اپنی پُشتِ مبارک پر چڑھانے کی صورت میں اپنے سجدے کو طویل کر دیا کرتے تھے۔ اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شان تو یہ ہے کہ آپ سے محبّت وعقیدت ہر مردِ مومن مسلمان پر واجب ہے، اِن کو ستانا اور اذیّت پہنچایا اَللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ کو اذیّت پہنچانا ہے۔ وہ تاج دارِ کرب و بلا اپنا تمام کنبہ وقبیلہ، عزیز و قارب اور اعوان و انصار کو راہِ حق میں قربان کرنے کے بعد اب اپنی جان اپنے معبودِ حقیقی کی بارگاہِ اَقدس میں پیش کرنے کا عزم کر کے آخری بار خیمۂ اہلِ بیت میں جاتے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے بیمار بیٹے سیّدنا اِمام زَینُ العابدین رضی اللہ عنہ شدید بیماری، انتہائی بخار اور بھوک و پیاس کے باوجود میدانِ جنگ میں جانے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر اِمامِ پاک رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا لیکن اُس صبر و رضا کے تاج دار کے پائے استقلال میں ذرّہ بھر لرزش ولغزش نہ آئی، اپنے نورِ نظر کو اپنی آغوش میں لے کر خوب پیار کیا اور فرمایا۔۔۔ بیٹا! ابھی تمہارا وقت نہیں آیا ہے، ابھی تو تمہیں اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں، عزیز و اقارب اور مخدّراتِ عصمت و طہارت کی نگہداشت کرنی ہے اور اِن بے کسوں کو نانا جان ﷺ تک پہنچانا ہے اور تم سے تو اَللہ تعالیٰ میری نسل کا سلسلہ جاری فرمائے گا۔ بیٹا! مصائب و آلام اور یزیدیوں کے ظلم وستم سے نہ گھبرانا، جب مدینے میں حاضری ہو تو میرے نانا جان اور امّی جان کو بہ صد آداب و عجز و انکساری ہدیہِ سلام پیش کرنا، میرے

بھائی کو سلام کہنا، میرے بعد اب تم ہی میرے جانشین ہو۔ اس کے بعد اِمام ذی وقار رضی اللہ عنہ نے اپنی دستارِ مبارک اُتار کر سیّدنا اِمام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے سَر مبارک پر رکھ دی۔ بیبیوں کو فرداً فرداً سلام کیا پھر سب کو صبر کی اور رضائے الٰہی پر قائم رہنے کی تلقین کی۔ کیا دیکھتے ہیں کہ اچانک آپ کی پیاری بیٹی حضرت سکینہ رضی اللہ عنہ آپ سے آ کر لپٹ گئی اور کہنے لگی۔۔۔ بابا! اگر آپ چلے گئے تو میں کس کو پکاروں گی۔ سیّدنا اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے سکینہ رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا اور بے پناہ پیار کیا اور اپنی بہن زینب رضی اللہ عنہ کو گود میں دیتے ہوئے کہا کہ بہن! یہ میری بہت نازوں کی پالی بیٹی ہے اِس کو رونے نہ دیا کرو، اِس کو یتیمی کا احساس نہ ہونے دینا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہ نے کہا۔۔۔ بھائی جان! آج سکینہ رضی اللہ عنہ ہی یتیم نہیں ہو رہی ہے، آج ہم سب یتیم ہو رہے ہیں۔ بھیّا! آپ کے بغیر ہماری زندگی کا اب کیا مقصد ہے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں گے اور آپ کے شانہ بہ شانہ لڑ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں فدا کریں گے۔ اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا، صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا، تمہیں تو ابھی اِس سے بھی زیادہ شدید ترین مصائب سے گزرنا ہے۔ اِمام رضی اللہ عنہ نے خدا حافظ کہا اور خیمے سے نکل کھڑے ہوئے۔

چلّاتی تھی، قربان ہو بیٹی، چلے آؤ
مرجاؤں گی بابا! مجھے تم چھوڑ نہ جاؤ
صدقے گئی۔ ننّھا سا مرا دل نہ دُکھاؤ
بے تاب ہوں، مُڑ کر مجھے صورت تو دِکھاؤ

شہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے، ماں پاس رہو، نکلو نہ گھر سے
اب حشر میں ہووے گی ملاقات پدر سے

اللہ کو سونپا تمہیں اے زینب رضی اللہ عنہ و کلثوم رضی اللہ عنہ
لگ جاؤ گلے، تم سے بچھڑتا ہے یہ معصوم
اب جاتے ہی خنجر سے کٹے گا مرا حلقوم
ہے صبر کا امّاں کے طریقہ تمہیں معلوم
مجبور ہیں ناچار ہیں مرضیِ خدا سے
بھائی نہیں جی اُٹھنے کا فریاد و بُکا سے

جس وقت مجھے ذبح کرے لشکرِ ناری
رونا نہ، سنو! آئے نہ آواز تمہاری
بے صبروں کا شیوہ ہے بہت گریہ و زاری
جو کرتے ہیں صبر اُن کی خدا کرتا ہے یاری
ہوں لاکھ ستم رکھیو نظر اپنی خدا پر
اِس ظلم کا انصاف ہے اب روزِ جزا پر

مظلوم کربلا رضی اللہ عنہ نے دائیں بائیں نگاہ کی تو تمام میدان جاں نثاروں سے خالی پایا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بھائی کو ذوالجناح پر سوار کروانے والا کوئی نہیں ہے تو پکاریں۔ بھائی! مایوس نہ ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی اس خدمت کے لیے حاضر ہے۔

زینب رضی اللہ عنہ نے پکارا، مرے ماں جائے برادر
ناشاد بہن لینے رکاب آئے برادر
اب کوئی مدد گار نہیں ہائے برادر
صدقے ہو بہن گر تمہیں پھر پائے برادر
کس عالَمِ تنہائی میں سیّد کا سفر تھا
بھائی نہ بھتیجا نہ ملازم نہ پسر تھا

بالآخر رسول اللہ ﷺ کے نورِ عین سیّدنا اِمامِ حُسین رضی اللہ عنہ میدانِ کارزار میں جا پہنچے۔ آپ کے مقابلے کے لیے یکے بعدِ دیگرے عرب کے نام ور جنگجو تمیم بن قحطبہ، جابر ابنِ قاہر قتی، بدر بن سہیل یمنی اور اُس کے بیٹے بڑے کرّوفر، شجاعت اور بہادری کے نعرے لگاتے ہوئے آپ سے آمادۂ لڑائی ہوئے۔ اُس موقعے پر آپ نے شجاعت و بہادری کا وہ مثالی مظاہرہ کیا کہ چند ساعتوں میں اُن سرکش، مردود اور گستاخوں کو واصل بہ جہنّم کیا۔ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے لال نے شجاعت کے وہ جوہر دکھائے کہ زمینِ کربلا میں بہادرانِ کوفہ و شام کا کھیت بو دیا، نام ورانِ صف شکن کے تازہ تازہ خون سے زمینِ مقتل کو لالہ زار بنا دیا، کُشتوں کے پُشتے لگا دیے۔

آئی نِدائے غیب کہ شبّیر رضی اللہ عنہ ! مرحبا
اِس ہاتھ کے لیے تھی یہ شمشیر، مرحبا

یہ آبرو، یہ جنگ، یہ توقیر، مرحبا
دکھلا دی ماں کے دُودھ کی تاثیر، مرحبا

غالب کیا خدا نے تجھے کائنات پر
بس خاتمہ جہاد کا ہے تیری ذات پر

اِسی طرح دوسرے دیگر یزیدی جاں باز سیّدنا اِمام حُسین رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے، جو بھی سامنے آتا زندہ واپس نہیں جاتا تھا۔ آپ نے اپنی شجاعت وصبر و رضا سے زمین کوفہ میں لاشوں کے انبار لگا دیے۔ سیّدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ کی لازوال بہادری دیکھ کر یزیدی جوان چاروں طرف سے دوڑ پڑے اور سیّدنا اِمام حُسین رضی اللہ عنہ کو گھیرے میں لے لیا۔ سیّدنا اِمامِ عالی مقام رضی اللہ عنہ نے کوفیوں سے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ ظالمو! اگر تم یزید کی خوش نُودی کی خاطر اولادِ

رسول ﷺ کا خون بہانا چاہتے ہو تو اولادِ رسول ﷺ نے بھی اللہ ربُّ العزت کی رضا اور دینِ اسلام کی حفاظت کے لیے سب کچھ قربان کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

ناگاہ اِبنِ سعد نے لشکر کو دی صدا
کیسے جَری ہو! کچھ بھی ہے یارو تمھیں حیا
نرغے میں لو حُسین رضی اللہ عنہ کو اب دیکھتے ہو کیا
اِک بار ہر طرف سے پڑے حربۂ قضا
دَم لینے دو نہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نورِ عین رضی اللہ عنہ کو
سینے پہ نیزے رکھ کے گرا دو حُسین رضی اللہ عنہ کو

صاحبو! اب جب کہ یزیدی سیّدنا اِمام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے چکے ہیں مگر آپ اِس حال میں بھی بہادری کے وہ جوہر دکھا رہے ہیں کہ دشمن پر ہیبت طاری ہوگئی ہے جب کہ تین دن کے پیاسے اور صدموں سے چُور چُور ہیں، اپنی شہادت اور خاندانِ رسول ﷺ کی اسیری اور بے کسی کا خیال بھی پیشِ نظر ہے مگر قربان جایئے کہ شوقِ شہادت سے اِس قدر سرشار ہیں کہ ذرّہ برابر بھی خوف نہیں ہے۔ آپ نے اِس عالم میں بھی فرمایا کہ میرے بازوؤں میں قوّتِ حیدری ہے، میرے جیسا کوئی بہادر نہیں ہے۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے شجاعت عطا فرمائی ہے، میں مظہرِ شجاعتِ رسول ﷺ ہوں۔ کوفیوں نے ظلم کی انتہا کی ہوئی ہے کہ ہر طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی ہے، گھوڑے میں زخموں کی وجہ سے قوّت ختم ہوچکی ہے، ظالموں اور سفّاکوں نے آپ کے نورانی جسم کو زخموں سے تار تار اور لہولہان کر دیا ہے۔ اتنے میں خولی

بن یزید نے سینہِ اقدس پر ایسا تیر مارا کہ قلبِ مبارک میں پیوست ہوگیا، سیّدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے ذوالجناح سے نیچے گر گئے، شمرِ لعین نے عارضِ مبارک پر ایک زور دار تلوار ماری جس سے خون کا فوارہ بہہ نکلا۔ شہزادہِ کونین، گل دستہِ باغِ رسالت ﷺ کے چنیدہ پھول، دل پسندِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، سیّدنا امام حُسین رضی اللہ عنہ فوراً سجدے میں گر گئے، اتنے خطرناک اور دردناک لمحات میں بھی اپنے مالکِ حقیقی کو نہ بھولے اور آنے والی نسلوں کو بتا دیا کہ حُسین رضی اللہ عنہ کا سر تو کٹ سکتا ہے مگر نماز کو نہیں چھوڑا جاسکتا ہے۔ وہ شمر جس کی پیشین گوئی میرے آقا ﷺ نے واقعہِ کربلا سے بہت پہلے فرمادی تھی کہ تمہیں ایک کوڑھی کُتا شہید کرے گا، وہ مردود آگے بڑھا اور موقع غنیمت جان کر امام حُسین رضی اللہ عنہ کے سرِ انور کو جسدِ اطہر سے جدا کر دیا۔

تشنہ لب ذرّوں پہ خونِ مُشک بو بہنے لگا
خاک پر اسلام کے دل کا لہو بہنے لگا

اور ریحانِ روضہِ رسالت، یاسمینِ گلشنِ ولایت، گل دستہِ باغِ لافتیٰ، لالہ شائستہِ چمنِ ھل اتی، یادگارِ خاندانِ نبوّت، سلالہِ دُودمانِ رسالت، شہزادہِ کونین حضرت سیّدنا امامِ حُسین رضی اللہ عنہ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو کر واصل بحق ہوگئے۔ **اِنا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون** o

شمشیر بکف قاتل ہو کھڑا اور کوئی رہے سجدے میں پڑا
کہتی ہے زمینِ کرب و بلا اس شان کا سجدہ کھیل نہیں

جاں نثار بہن یہ الم ناک اور جان لیوا منظر دیکھ کر خیمے سے باہر نکل آئیں اور چلّانے لگیں مگر اُن جہنمیوں پر آپ کی چیخ و پکار کا کوئی اثر نہ ہوا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑتی ہوئی اپنے پیارے بھائی کی طرف بڑھیں۔

القصّہ گرتی پڑتی گئیں فوج کے قریں
آیا نظر نہ فاطمہ زہرا کا مہ جبیں
گھیرے ہوئے تھی چار طرف سے سپاہ کیں
چلّائیں، راہ دو مجھے اے دشمنانِ دیں
یہ ابنِ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے میں زہرا رضی اللہ عنہا کی جائی ہوں
دیدار آخری کی تمنا میں آئی ہوں

قاتل تو اُس طرف کو سرِ پاک لے چلا
تڑپا زمیں پہ یاں بدنِ شاہِ کربلا رضی اللہ عنہ
طبلِ ظفر بجانے لگے دشمنِ خدا
غُل پڑ گیا شہید ہوا ابنِ مرتضا رضی اللہ عنہ
کھیتی علی رضی اللہ عنہ کی کٹ گئی، بستی اُجڑ گی
پردیس میں حُسین رضی اللہ عنہ سے زینب بچھڑ گئی

ناگہ بہن کو آیا نظر لاشہِ امام رضی اللہ عنہ
بغلوں میں ہاتھ ڈال کے لپٹی وہ تشنہ کام
رکھ کر کٹے گلے پہ گلا یہ کہا کلام
اپنی کہی نہ میری سُنی، ہوگئے تمام
ہے ہے یہ میرے آتے ہی بے داد ہوگئی
تم ہوگئے شہید، میں برباد ہوگئی

بدبختوں ظالموں کو اِس سے بھی سکون نہ ملا، اُنہوں نے جسمِ مبارک کو برہنہ کر دیا، جسمِ اقدس کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کر کے مسخ کر دیا، پھر پردہ نشین بیبیوں کے خیموں میں داخل ہو کر اہلِ بیت نبوّت کا سارا سامان لُوٹ کر

خیموں میں آگ لگادی خیمے جلنے لگے، آہ و بُکا ہونے لگی۔ کوفیوں کی اس شقی القلبی اور سنگ دلی پر زمینِ کربلا کانپ گئی۔ عرشِ الٰہی تھرّا گیا، زمین و آسمان خون کے آنسو روئے غرض کہ ہر طرف صفِ ماتم بچھ گئی۔ ظلم و جفا کی آندھی چلی، باغِ مصطفیٰ ﷺ کے یہ مہکتے ہوئے پھول بادِ سموم کی نذر ہوگئے، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا گھرانا تاراج ہوگیا، زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گلستان اُجڑ گیا، بچے یتیم خواتین بیوہ ہوگئیں۔ پھر تمام گھرانے کو قیدی بنا دیا گیا، میرے آقا امام حسینؓ نے نانا جان سیّد عالم ﷺ سے کیا ہوا وعدہ وَفا کر دیا۔

آسماں تھا زلزلے میں اور تلاطم میں زمیں
اِس سے آگے کیا ہوا، مجھ سے کہا جاتا نہیں

---O---

(شام کربلا مَواعِظِ حَسَنہ، بارہ تقریریں اور موازنۂ انیسؔ و دبیرؔ)

سجدوں سے، نمازوں سے، یہ رفعت کی سحر ہے
رونے کی تذلل کی، عبادت کی سحر ہے

ہائے یہ سحر، رنج و مصیبت کی سحر ہے
عاشور محرم ہے، شہادت کی سحر ہے

لٹنے کا، تباہی کا، پریشانی کا دن ہے
اولاد پیمبرؐ کی یہ قربانی کا دن ہے

---O---

سلام حُسین رضی اللہ عنہ

(خان اختر ندیم)

دشت کے اُن بہتر پہ لاکھوں سلام
اُس حسین ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام

اپنے کاندھے بٹھاتے تھے جس کو نبیؐ
اور انگوٹھا چُساتے تھے جس کو نبیؐ
دَھڑکنوں پر سُلاتے تھے جس کو نبیؐ
اپنا دل برجس کو بتاتے تھے نبیؐ

ایسے دل ایسے دلبر پہ لاکھوں سلام
اُس حسینؓ ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام

چومتے تھے نبیؐ پھول جیسے وہ لب
ہیں جو ہر پھول میں رنگ و بو کا سبب
دیکھ کر جن کو کہتے تھے اہلِ عرب
ہیں یہی تو وہ شبّیرؓ عالی نسب

اِن کے روئے منوّر پہ لاکھوں سلام
اُس حسینؓ ابن حیدرؓ پہ لاکھوں سلام

وہ کسی کو بھی جس نے ستایا نہیں
دشمنوں کو بھی جس نے رلایا نہیں

اور قدم راہِ حق سے ہٹایا نہیں
سر کٹایا مگر سر جھکایا نہیں

ایسے سردار کے سر پہ لاکھوں سلام
اُس حسینؓ ابنِ حیدرؓ پہ لاکھوں سلام

جلوہِ حُسن تابندہ تر کر دیا
عشق کا کاسہِ آرزو بھر دیا
مرضیِ ربِّ کونین پر سر دیا
خون سے کربلا کو چمن کر دیا

اے ندیمؔ اُس دلاور پہ لاکھوں سلام
اُس حسینؓ ابنِ حیدرؓ پہ لاکھوں سلام

---o---

ملتان شاہ قاسم بخاری دواخانہ
یہاں ماہر لیڈی ڈاکٹر و حکیم پیچیدہ امراض کا علاج کرتے ہیں
آپ کی خدمت کیلئے موجود
حکیم صوفی شبیر احمد قریشی قاسمی
فاضلِ طب و جراحت
ہومیو لیڈی ڈاکٹر شگفتہ حِنا
B.Sc. D.H.Ms
اوقات صبح 10 بجے سے 1 بجے شام 6 بجے سے رات 11 بجے تک
پتا: پلاٹ 60 پریٹ آباد کالج گلشن اقبال کالونی، نزد رحمانی مسجد پریٹ آباد

گنجینۂ فُیوض و بَرکات سّیدنا و مرشدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

اَلحمدُللہِ رَبِّ العٰلَمینُ وَالصَّلواۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ سَیِّدُ المُرسَلین۔ اَماّ بعد فَاَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۰ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۰ اَلااِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لاَ خَوفٌ عَلَیھِم وَلاھُم یَحزَنُونَ۰

عزیزانِ ملت:

آج ہم یہاں اَللہ تعالیٰ کے ولیوںؒ کے حضور اپنا نذرانہِ عقیدت پیش کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا یہاں اُٹھنا بیٹھنا اور سننا سنانا اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ بالخصوص ہم سب کو قیامت کے دن شہنشاہ بغداد و حجاز سیّدنا مرشدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا سایہ نصیب فرمائے۔

ابھی جس آیہ کریمہ کی تلاوت کی گئی اِس میں اَللہ ربّ العزّت ارشاد فرماتا ہے کہ بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کوئی غم، پھر ساتھ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا **اَلذِینَ اٰ مَنُو وَ کَانُو اَیتَّقُونَ** یہ ہی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے، یہی پرہیز گار اور تقویٰ والے ہیں۔ اور پھر یہ بھی ارشاد فرمایا: **لَھُمُ البُشریٰ فِی الحَیٰوۃِ الدُّنیاوَفِی الآخِرۃ۔** یعنی یہی وہ لوگ ہیں جنہیں دنیا و آخرت کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

صاحبانِ محترم! قرآن مجید فرقان حمید میں اِنھیں مُتّقی، پرہیز گاروں اور ایمان والوں کو اولیاء اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے، چنانچہ اولیاء اللہ وہ مردِ حق ہیں جو

اَللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اِتباع و اطاعت و فرماں برداری میں ہر لمحہ اور ہر ساعت مشغول رہتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو جلوۂ نورِ الٰہی کی معرفت میں مستغرق رہتے ہیں، جو خود بھی اَللہ اَللہ کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اَللہ اَللہ کی تلقین کرتے ہیں۔ یعنی

اَللہ اَللہ کا مزہ مرشد کے مے خانے میں ہے
دونوں عالم کی حقیقت ایک پیمانے میں ہے

یہ جب دیکھتے ہیں تو مناظرِ الٰہی دیکھتے ہیں۔ یہ جب سنتے ہیں تو آیاتِ الٰہی سنتے ہیں اور یہ جب بولتے ہیں تو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی ثنا بولتے ہیں۔ یہ گفتار و کردار میں اَللہ کی بُرہان بن جاتے ہیں اور جب یہ حرکت کرتے ہیں تو اِطاعتِ الٰہی میں حرکت کرتے ہیں۔ اِن کا لمحہ لمحہ اَللہ کی خوشنودی میں صرف ہوتا ہے۔ اب اِن کی حقیقت یہ ہوجاتی ہے کہ اِن کو دیکھ کر خود بہ خود زبان و دل پر اَللہ اَللہ کی صدائیں بلند ہوجاتی ہیں۔

عزیزانِ گرامی! یہی وہ مقام ہے کہ جہاں اَللہ عزّ وجل اِن کا حامی و ناصر اور معین و مددگار بن جاتا ہے، یہ اَللہ کے اور اَللہ اِن کا ہوجاتا ہے۔ اِنھیں اَللہ والوں کے بارے میں حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں کہ جو لمحہ لمحہ یادِ الٰہی اور نوافل کی مشغولیت سے مجھ سے قریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور جب ایسا ہوجاتا ہے تو یہ میرے محبوب ہوجاتے ہیں، میں اِن کا محبوب ہوجاتا ہوں اور جب یہ میرے محبوب ہوجاتے ہیں تو میں اِن کے کان بن جاتا ہوں، میں اِن کی آنکھ بن جاتا ہوں، میں اِن کے ہاتھ بن جاتا ہوں، میں اِن کے پاؤں بن جاتا ہوں، اب اِن کی بصارت و بصیرت آئینہ ذات کبریا بن جاتی ہے، یہ جس پر نگاہ کرلیں اُس کا بگڑا مقدر بن جاتا ہے اور کیوں نہ بنے یہ تو اَللہ والے ہیں اور یہی وہ منزل ہے کہ جہاں اِن کے لیے کوئی

خوف، خوف نہیں رہتا، کوئی غم، غم نہیں رہتا اور یہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ بھی اِن کی کوئی بات رَد نہیں کرتا۔

صاحبانِ محترم! ایسے ہی لوگوں کو اَللہ تعالیٰ نے انعام والا کہا ہے، اِن سے نسبت بھی بخشش کی ضمانت ہے تو قربت بھی رحمت کا سبب ہے۔

جب اِن سے نظر ٹکراتی ہے عالم ہی جدا ہوجاتا ہے
آئینۂ مرشد کے اندر ہر جلوہ خدا ہوجاتا ہے

یہی وہ اَللہ والے ہیں جن کی زیارت کرنا بھی بہت بڑا انعام ہے، اِنھیں لوگوں کے لیے میرے آقا ﷺ نے فرمایا ''**اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ**'' کہ کل آدمی قیامت کے دن اُس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبّت کرتا ہے۔ ہمیں اَلحمدُ لِلّٰہ اَللہ کے ولیوں سے پیار ہے ہر ولی چاہے وہ نقش بندی ہو، قادری ہو، سہروردی ہو یا چشتی ہو سب کی منزل سب کا راستہ دربارِ رسالت ﷺ تک رسائی حاصل کرنا ہے۔ یہی وہ پیارے پیارے لوگ ہیں جن کے لیے شیخ سعدیؒ نے کہا کہ ایک دن میں حمام میں گیا، مجھے ایک دوست نے مٹّی دی جب میں نے اُسے سُونگھا تو اُس میں مُشک و عنبر جیسی خوشبو آرہی تھی۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں میں نے مٹّی سے پوچھا تجھ میں خوشبو کیوں آرہی ہے تو مٹّی نے کہا

بگفتا مَن گِلِ ناچیز بُودم
وَلیکن مُدّتے باگُل نشستم
جمالِ ہم نشیں دَرمَن اثر کرد
وَگرنہ مَن ہمہ خاکم کہ ہستم

مٹّی نے کہا کہ میں کچھ عرصے کچھ دن پھولوں کے ساتھ رہی ہوں، بہ ظاہر تو میں مٹّی ہی ہوں لیکن میں نے کچھ وقت پھولوں کی صحبت میں رہ کر گزارا ہے۔ ''جمالِ ہم نشین درمَن اثر کرد'' یہی وجہ ہے کہ مجھ میں پھولوں کا اثر آ گیا

ہے یعنی مجھ میں خوشبو پیدا ہوگئی ہے۔ حضرت شیخ سعدیؔ کہتے ہیں کہ مٹی پھولوں کے ساتھ رہے تو پھولوں کی خوشبو آجائے لیکن اگر کوئی گنہگار بندہ اللہ کے ولی کی صحبت اختیار کرے تو کیا وجہ ہے کہ اُس میں خدا کے خوف اور اُس کے رسول ﷺ کی اتباع و اطاعت کی خوشبو کیوں نہیں آسکتی، یقیناً اللہ کے ولیوں کی قربت ہمیں اللہ سے ملا دیتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اُن نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔

صاحبانِ گرامی! حضرت شیخ سعدیؒ آگے فرماتے ہیں۔

صحبتِ صالح تُرا صالح کُند
صحبتِ طالح تُرا طالح کُند

یعنی نیک آدمی کی صحبت آدمی کو نیک بنا دیتی ہے اور بُرے آدمی کی صحبت آدمی کو بُرا بنا دیتی ہے۔ پھر شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

نورِ حق ظاہر بُود اندر ولی
نیک بیں باشی اگر اہلِ دلی

یعنی اللہ کا نور اللہ کے ولی کے اندر ظاہر ہوتا ہے اگر تو اہلِ دل ہے تو اِن نیک لوگوں سے دوستی کرلے۔ پھر فرماتے ہیں

پیر کامل صورت ظلِّ الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

کامل پیر اللہ کا سایہ ہوتا ہے یعنی پیر و مرشد کا دیدار اللہ کا دیدار ہے۔
آگے حضرت سعدیؒ یوں فرماتے ہیں

حُبِّ درویشاں کلیدِ جنّت است
دشمنِ ایشان سزائے لعنت است

یعنی درویشوں، ولیوں کی محبت جنّت کی چابی ہے اور ان کے دشمنوں کی سزا اللہ کی لعنت ہے۔

یہ درویش یہ اللہ والے یہ برائیوں جھوٹ اور برے کاموں سے بچانے والے اللہ کے ولی ہیں۔ یقیناً اب بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ یہ اللہ کے ولی اللہ کے پیارے ہیں، ہم سب کی آنکھوں کے تارے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ سے منوانے والے ہیں، یہ دوست بھی ہیں تو رفیقِ سفر بھی ہیں، یہ مناتے بھی ہیں تو منواتے بھی ہیں۔ اِس موقعے پر مجھے سرکار مدینہ ﷺ کی ایک حدیثِ مبارکہ یاد آرہی ہے توجہ سے سنیں اور کہہ دیں "سُبحان اللہ" نبیٔ محترم تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص نے ننانوے قتل کردیے، اُس آدمی نے ایک راہب، ایک اہل علم اور دانا آدمی سے دریافت کیا کہ کیا اللہ ربُّ العزت میرے گناہوں کو معاف فرمادے گا، اُس راہب نے کہا یہ ناممکن ہے، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اتنے بڑے گناہوں پر معاف فرمادے۔ قاتل نے ایک لمحہ دل میں سوچا۔۔۔ جب میری نجات اور معافی ناممکن ہے تو پھر یہ ننانوے کیوں رہیں، سَو کی گنتی پوری کیوں نہ کی جائے۔ سرکار ﷺ فرماتے ہیں اُس نے خنجر نکالا اور راہب کو مار ڈالا۔ کافی عرصے، کافی زمانے، کئی سال بعد اُس قاتل شخص کو اپنی معافی کا پھر خیال آیا چنانچہ اِس بار وہ ایک ایسے شخص کے پاس گیا جو اللہ کا ولی تھا یعنی وہ ایک اللہ کے ولی کے پاس جا پہنچا اور بولا کہ میں اب تک سو قتل کرچکا ہوں، کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کردے گا۔ اُس اللہ کے ولی نے کہا کیوں نہیں، اللہ کی رحمت سے تو کبھی مایوس ہی نہیں ہونا چاہیئے، اللہ ربُّ العزت ایک گناہ تو کیا اگر اُس کے سامنے خلوصِ نیّت کے ساتھ ہزارہا گناہوں کی بھی معافی مانگی جائے تو وہ معاف فرمادیتا ہے، وہ تو ہے ہی گناہوں کے معاف کرنے والا۔ چنانچہ اُس نیک آدمی نے کہا کہ یہاں سے کچھ میل کے فاصلے پر ایک اللہ کا ولی، ایک مردِ کاملِ، ایک مردِ مومن رہتا ہے جو تیرے واسطے دعا کرے گا اور مجھے یقین ہے کہ اللہ عزّ وجل اُس کے تصدق میں تیرے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

چنانچہ قاتل نے اپنے گناہوں کی معافی کے لیے اَللہ کے وَلی کے آستانے کی جانب اپنے قدم بڑھا دیے۔ ابھی وہ اَللہ کے ولی کی بارگاہ میں پہنچا بھی نہ تھا ابھی تو اُس نے قدم بڑھائے تھے کہ قاتل کا انتقال ہوگیا۔ اَللہ تعالیٰ کے ولی تک قدم بڑھانا اُس کے کام آ گیا۔ اَللہ کو اُس کی یہ ادا بڑی پسند آئی گو کہ جہنمی تھا مگر اُس کا اَللہ تعالیٰ کے ولی کی طرف قدم بڑھانا اَللہ کو پسند آ گیا۔ فرشتے کہنے لگے یہ جہنمی ہے۔ اَللہ ربُّ العزّت نے فرمایا۔ تمہیں پتا نہیں، یہ میرے پیارے دوست کے پاس جا رہا تھا، اب اِس کے بداعمال کی طرف دیکھوں یا اپنے یار کی یاری کی طرف۔

صاحبانِ گرامی! اگر ایک یہودی میرے آقا ﷺ کے فرمان کے مطابق کہ ابھی اُس قاتل نے توبہ بھی نہیں کی، ابھی ولی کے دربار تک پہنچا بھی نہیں، ابھی صرف چند قدم ہی بڑھائے تھے کہ اَللہ ربُّ العزت نے فرمایا کہ یہ میرے دوست کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا تو اَللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

عزیزانِ گرامی! اگر ایک یہودی ایک ولی کے دربار میں جانے کا ارادہ کر کے نجات کا حقدار بن سکتا ہے تو ہم اَلحمدللہ کلمہ گو ہیں، مسلمان ہیں، نبی ﷺ کے چاہنے والے، صحابہؓ کے ماننے والے ہیں اور اولیاءُ اَللہ سے نسبتیں رکھنے والے ہیں، پھر ہماری بخشش کیوں نہیں ہوسکتی۔ یقیناً اِن ذواتِ مقدسہ کی نسبتوں اور تعلق سے ہماری بخشش ضرور ہوجائے گی اور پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ہم اَلحمدللہ محبوب سبحانی، قطب ربّانی، غوثِ صمدانی، شہ بازِ لامکانی، قدوۃُ السالکین اِمامُ العارفین، سراجُ السالکین، زُبدۃُ الواصلین، قطب الاقطاب، غوث الاغواث، سرچشمۂ ولایت، سَرخیلِ اولیا، صدر بزم صوفیا، شہنشاہِ طریقت، گنجینۂ فُیوض و بَرَکات، مَخزنِ سعادت و حَسنات، شیخُ المشائخ سیّدُنا و مَولانا و مُرشدِنا حضرت محی الدّین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھتے ہیں۔

ہمیں یقینِ واثق ہے کہ آپ کا ذکر ہماری بخشش و نجات اور کامیابی و کامرانی اور سُرخ رُوئی کا سبب بن جائے گا۔ آمین۔

آپ ہیں شاہوں کے شاہا، آپ ہیں پیروں کے پیر
دستگیری کیجیے یا غوثِ اعظم دستگیر

مجھے شہنشاہؒ بغداد کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ کہہ دیجیے سُبحانَ اللہ۔ سرکار غوثِ اعظمؒ چلّہ کاٹ رہے ہیں، اچانک آسمان سے نور ظاہر ہوا اور آواز آئی اے عبدالقادر! نماز نہیں پڑھا کر، میں تیرا تو میرا۔ غوثِ اعظم نے سوچا کہ تو کون کہ تجھ پر نماز معاف ہوجائے، تیرا نبی ﷺ رات رات بھر نماز پڑھا کرے، نماز معاف نہ ہو، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر نماز معاف نہ ہوئی، عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر نماز معاف نہ ہوئی، عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر نماز معاف نہ ہوئی، حیدر کرار رضی اللہ عنہ پر نماز معاف نہ ہوئی، حَسنین کریمینؓ پر نماز معاف نہ ہوئی حتیٰ کہ تمام صحابہؓ پر نماز معاف نہ ہوئی۔ اے عبدالقادر! تیری کیا حیثیت کہ تجھ پر نماز معاف ہوجائے فوراً ہی زبانِ ولایت سے کہا۔ **لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم**۔ وہ نور ایک دم دھنواں بن گیا اور آواز آئی اے عبدالقادرؒ تجھے تیرے علم نے بچالیا۔ فرمایا ظالم! اب بھی تو گم راہ کرتا ہے، مجھے میرے علم نے نہیں میرے رَبّ نے بچالیا۔

سیّدنا و مرشدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جس نے نماز پڑھی، نماز کے بعد دُرود پڑھا، ماں باپ کا ادب و احترام کیا، نمازی کی عزّت کی، ایک دوسرے سے پیار و مَحبّت کیا، بُغض، کینہ وحَسَد سے نفرت کی، جمعے کو آیتُ الکرسی پڑھی، وہ جہاں بھی ہوگا میں وہیں اُس کی مدد کو پہنچ جاؤں گا۔

آج لوگ گیارھویں شریف پر اعتراض کرتے ہیں، شاید آپ کو معلوم

نہیں۔ شہنشاہِ بغداد ایک بہت مال دار تاجر تھے، ایک دن اچانک گھر پہنچے، دیکھا کہ ایک سائل دروازے پر کھڑا ہے اور اندر سے آواز آرہی ہے معافی دو۔ آپ نے دل میں کہا ہمارے در سے سائل خالی جائے یہ ناممکن ہے، تمام شاگردوں کو جمع کیا اور کہا کہ ایک دن ایسا مقرر کریں کہ جس دن ہم سب گھر پر رہیں اور ہر سائل کو معلوم ہوجائے کہ ہم گھر پر ہیں، پھر میں پورے مہینے روزی کماؤں اور ایک دن اور ایک رات میں اللہ کی راہ میں تقسیم کردوں۔ شاگردوں سے کہا کہ تم ہی بتاؤ کہ کون سا دن مقرر کریں۔ اُنھوں نے کہا کہ حضور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہر و باطن کے تمام عُلوم سے نوازا ہے، آپ جو دن مقرر فرمائیں وُہی بہتر ہوگا۔ تو پھر آپ نے فرمایا! جب سیّدنا آدمؑ کی دُعا قبول ہوئی تو دن دسویں کا تھا اور رات گیارھویں کی، جب سیّدنا حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو دن دسویں کا تھا اور رات گیارھویں کی، جب سیّدنا حضرت ابراہیمؑ پر آگ گُلِ گُلزار ہوئی تو دن دسویں کا تھا اور رات گیارھویں کی، جب سیّدنا حضرت یوسفؑ اپنے والد سیّدنا حضرت یعقوبؑ سے ملے دن دسویں کا تھا اور رات گیارھویں کی، جب سیّدنا حضرت موسیٰؑ اللہ رَبُّ العزّت سے کوہِ طُور پر پہلی بار ہم کلام ہوئے تو دن دسویں کا تھا اور رات گیاھویں کی اور جب سیّدنا امام عالی مقامؓ نے میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش کیا تو دن دسویں کا تھا اور رات گیارھویں کی، چنانچہ سیّدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم بھی یہی دن اور یہی رات مقرر کرتے ہیں کہ دن دسویں کا ہوگا اور رات گیارھویں کی، اب جو بھی عبدالقادر کے دروازے پر آئے گا خالی نہیں جائے گا۔ بس اُسی دن سے مشہور ہوگیا ''گیارھویں والا پیر'' اب سمجھ گئے نا! گیارھویں والے پیر سے اِس وقت بھی جو مانگنے کی تمنّا کرے گا وہ مل جائے گا۔ دوستو! میں کہتا ہوں کہ اللہ کے وَلیوںؒ کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ سب کچھ مل جائے گا۔ ولی نہیں تو اللہ

والے ضرور بن جاؤ گے۔ یہ اللہ رَبُّ العزّت کا احسان عظیم ہے کہ ہم سب عاشقِ غوثِ صَمدانیؒ ہیں اور مدّاحِ محبوبِ یزدانی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مدحِ محبوب سُبحانیؒ دراصل شُکرِ رَبانی ہے، آپ کی رِفعت لامکانی ہے، آپ کا قُرب قُربِ رَبانی ہے۔ آپ محبوب ہیں تو محبوبِ سبحانی ہیں، آپ قُطب ہیں تو قُطبِ ربّانی ہیں، آپ غوث ہیں تو غوثِ صمدانی ہیں۔ آپ پیر ہیں تو پیر حقانی ہیں۔ آپ مرشد ہیں تو مرشدِ لاثانی ہیں، آپ واقف ہیں تو واقفِ اسرار نہانی ہیں، آپ رازداں ہیں تو رازدار یزدانی ہیں، آپ کے خیالات اللہ کے الہامات، آپ کی کرامات اللہ کے انعامات، آپ کی ولایت اللہ کی ولایت غرض یہ کہ سیّدنا و مرشد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ مجموعہ کمالات ہیں، جب یہ نگاہ اٹھا دیتے ہیں تو چوروں، ڈاکوؤں کو وَلی قُطب اور اَبدال بنا دیتے ہیں۔ آپ کی شانِ اَقدس کا تو یہ عالم ہے کہ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ یادِ الٰہی میں صَرف ہوا، چالیس سال تک عِشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی، ہزارہا تشنگان معرفت کو صِراطِ مستقیم پر لگادیا، آپ کے تصرّف کا تو یہ عالم ہے کہ مختلف مریدوں کے یہاں سَتّر مقامات پر ایک ہی لمحے میں پائے گئے اور سب مریدوں کا یہی دعویٰ ہے کہ حضرت غوثِ اعظم دستگیرؒ میرے گھر پر جلوہ فرما تھے۔ عیسائی اور مسلمان کے مسئلے کو آنِ واحد میں حل کردیا اور نہ صرف حل کر دیا بلکہ ظاہر فرمادیا کہ میں اپنے آقا ﷺ کا ادنیٰ سے بھی ادنیٰ غلام ہوں اگر عیسیٰؑ مُردے کو زندہ کر سکتے ہیں تو میں بھی زندہ کرسکتا ہوں اور ایسا ہی ہوا کہ آپ نے مُردے کو اللہ کے حکم سے زندہ کردیا

وہ بیڑے پار کرتے ہیں، وہی مُردے جِلاتے ہیں
زمانہ یوں ہے دیوانہ جنابِ غوثِ اعظمؒ کا

صاحبان محترم! سرکار غوث اعظمؒ نے فرمایا ''**قَدَمِی ھٰذا عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ**'' یعنی میرا قدم ہر ولی کے گردن پر ہے اب جو میرے قدم کو قبول

کرے گا اُس کا درجہ ولایت بلند ہوجائے گا اور جو انکار کرے گا اُسے ولایت کے درجے سے گرادیا جائے گا۔ گویا پتا چلا کہ سیّدنا و مُرشدنا حضرت غوث اعظم دستگیرؒ کی ذاتِ مقدّسہ سرچشمۂ ولایت ہے۔

ہے تمہاری پُشت پر ہی قدمِ رسول اکرمؐ
کہ ہر ایک پیر کے ہو تم امام غوث اعظمؒ

مختصر یہ کہ اولیاءُ اللہ کی ذواتِ مقدّسہ اللہ تبارک وَ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں اِن کا وجود ہم گنہگاروں اور غم کے ماروں کے لیے عظیم سرمایہ ہے۔ اِس لیے کہ اللہ کے وَلی اللہ کے دوست ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حدیث قُدسی ہے۔ ''**مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُ لِلْحَرْبِ**'' جس نے میرے ولی سے دشمنی کی اُسے میں جنگ کا چیلنج دیتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے کون جنگ کرسکتا ہے۔ پروردگارِ عالم نے فرمایا۔۔۔ اَلا! خبردار!! کوئی میرے اولیاؑ کی شان میں گُستاخی نہ کرے۔ اگر گناہوں سے بچنا چاہتے ہے تو اللہ والوں کا دامن تھام لو، اِن کے قریب ہوجاؤ، اِن کے دربار میں جاکر دُعائیں کرو، اِنشاءَ اللہ ہر مراد پوری ہوگی اور سب کچھ مل جائے گا۔

(خُطباتِ علاّمہ عبدالوحید ربّانی وعلاّمہ حافظ محمد فاروق خان سعیدی)

☆☆☆

طریقہ فاتحہ و دُعا

سامنے تبرّک یا شیرینی وغیرہ رکھ کر پہلے ''**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**'' ○ پھر کوئی ایک رکوع پڑھے، پھر سُورہ کافرون، پھر سُورہِ اِخلاص تین مرتبہ پڑھے، پھر سُورہ فلق، سُورہِ وَالنّاس، پھر سُورہِ فاتحہ اور آخر میں سُورہ بقرہ کا ابتدائی حصّہ **الٓمّٓ** سے **ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** تک پڑھے اِس کے بعد یہ آیات پڑھے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○
اسکے بعد درود تاج یا یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اِس کے بعد ''الفاتحہ'' کہہ کر دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے، دُرودِ مبارکہ سے دُعا کی اِبتدا کرے اور کہے۔ اے اللہ! تو سمیع و بصیر ہے۔ یا اللہ تو سنتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ہے تجھے ہر شے کا علم ہے۔ یا اللہ تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور تو ہی ہمارا مالک ہے۔ اے اللہ! ہم سیہ کار گنہ گار ہیں تو ہماری ساری خطاؤں کو معاف فرما، ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں، ہمیں مزید ذِکر و فِکر اور عبادت کی توفیق عطا فرما۔ اے میرے مولا ہم سب نے بس محبت و خلوص عقیدت و چاہت سے تیرا اور تیرے محبوب ﷺ کا ذکر کیا، تلاوتِ قرآنِ پاک

کی، نعتیں پڑھیں، دُرود وسلام پیش کیا۔ اے ربِّ کائنات! اسے تُو اپنے فضلِ خاص سے قبولیت کا درجہ عطا فرما اور اپنے کرم وعطا کے شایانِ شان ثوابِ عظیم مرحمت فرما۔ یا اَللہ! ہم اِس شیرینی اور نذر و نیاز کو تیرے اور تیرے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اِس ذکرِ خیر کو تمام صحابہ عظامؓ بالخصوص حضرت سیّدنا ابوبکر صدیقؓ، حضرت سیّدنا عمرِ فاروقؓ، حضرت سیّدنا عثمانِ غنیؓ، سیّدنا حضرت علیؓ تمام شہدائے عِظامؓ، ازواجِ مُطہراتؓ، اہلِ بیتِ اطہارؓ بالخصوص حسنین کریمینؓ، سیّدۃُ النّساء فاطمۃ الزّہراؓ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ میرے مولا! اِس ذکر کا ثواب خاندانِ نقش بندیہ، قادریہ، چشتیہ، سُہروردیہ اور دیگر سَلاسل کے تمام علما و اَولیا کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں بالخصوص سیّدنا غوثِ اعظم دستگیرؒ، حضرت خواجہ خواجگان خواجہ غریب نوازؒ، حضرت سیّدنا سخی عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ ہم سب کے مرشدین بالخصوص میرے مرشدِ اعلیٰ حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ، محدثِ علی پوریؒ اور اُن کے صاحب زادگان، تمام مومنین و مسلمات، تمام مَرحومین کے لیے یہ نذر پیش کرتے ہیں۔ میرے مولا! اِسے قبول فرماتے ہوئے اِن سب کے دَرجات میں بلندی عطا فرما اور اِن سب کا فیض ہم سب پر جاری و ساری فرما۔ میرے مولا! اِن بُزرگوں کے صدقے اور وَسیلے سے ہماری دعاؤں اور حاجتوں کو مقبول و منظور بنا۔ اے اَللہ! تُو بڑا کریم ہے، تُو ہمیں پیارے محبوب ﷺ کے صدقے بُرے کاموں سے بچنے اور نیک کاموں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری جائز حاجات کو قبول فرما۔ یا اللہ! ہم سب کی پریشانیوں، مصیبتوں رنج واَلم کو دور فرما، جو قرض دار ہیں اُنھیں قرض داری سے نجات عطا فرما۔ یا اللہ! تو ہم سے وہ کام لے جس سے تُو اور تیرا محبوب ﷺ راضی ہو۔ یا اللہ ہمیں صراطِ مُستقیم پر چلا۔ یا اَللہ! ہمیں ذلّت و رسوائی سے بچا۔ یا اللہ ہم تیرے بندے ہیں اور تجھی سے مدد مانگ رہے ہیں، تیرے ہی کرم کے طالب ہیں۔ یا اللہ! تجھے تیرے

محبوب ﷺ کا واسطہ تُو ہمارے تمام بگڑے ہوئے کام بنادے، ہمارے مَرحُومین کے صَغیرہ و کبیرہ گناہوں کی مغفرت فرمادے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وَقِنَا عَذَابَ الْقَبْرِ ۝ وَ قِنَا عَذَابَ الْحَشْرِ ۝ وَقِنَا عَذَابَ السَّقَرِ ۝ وَ قِنَا عَذَابَ الْمَرَضِ ۝ وَ قِنَا عَذَابَ الْمِیْزَانِ ۝ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝

اے مالکِ کُل! اے رَبِّ کائنات! تُو ہمیں ہماری تمام ظاہری و باطنی بیماریوں سے نجات عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں نمازی بنا،ور نماز میں خشُوع وخُضوع عطا فرما۔ یا اَللہ! ہمارے وطن پاکستان کی حفاظت فرما اور اِسے دُشمنوں سے محفوظ رکھ۔

یا الٰہی! ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہہ مشکل کُشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی! گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوبؐ کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا اَللہ! بے اَولادوں کو صاحبِ اولاد کردے یا اللہ جن گھروں میں جوان بچیاں موجود ہیں اُنھیں اپنے فضل سے اپنے کرم سے اپنی شانِ رحمت کے مطابق اچھے اور قائم رہنے والے رشتے عطا فرما۔ یا اَللہ! تُو ہمیں اپنے محبوب

ﷺ کی سچی اور پکی محبت عطا فرما اور کل قیامت کے دن سرکار ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند فرما اور ایمان پر خاتمہ فرما۔

آرزوئیں سب کی پوری کر خدا! کاسہء اُمید سب کا بھر خدا!
ہم کو دکھلادے مدینے کی بہار تیرے احسان و کرم پر ہم نثار
کر عطا ہم کو سدا رزقِ حلال قبر کی تکلیف سے ہم کو نکال
ہو ہمارا خاتمہ ایمان پر اور وہ ایمان ہو قرآن پر
اے خدا! مقبول کر اِس کی دعا یہ ثنا خواں ہے ترے محبوبؐ کا

بندہِ عاصی ندیمؔ خستہ حال
طالب رمت ہے رَبّ ذوالجلال

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

درود مبارکہ پڑھیئے۔

الٰہی! عاصیم اَستغفِرُ اللہ تُوئی فریاد رس اَلحمدُ لِلّٰہ
تیری درگاہ میں اے ذاتِ باری! بجز سب کی یہی ہے خواست گاری
جو کرنا ہے مذارک، جان کے ساتھ اُٹھانا پھر ہمیں ایمان کے ساتھ
جس جگہ مومنوں کا مَدفن ہو واں مُحمّدؐ کا نور روشن ہو
جب دمِ واپسیں ہو یا اللہ لب پہ ہو **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ**
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

میلاد اکبر

توجہ فرمائیں

جب بھی آپ کے گھر یا کسی مقام پر کوئی دینی یا دُنیاوی تقریب ہو تو نماز کا وقت ہوتے ہی کوئی مانع شرعی نہ ہو تو کوشش کر کے تمام مہمانوں سمیت نمازِ باجماعت کے لیے مسجد کا رُخ کریں بالخصوص بزرگوں کی نیاز یا اَعراسِ مُقدّسات کی مصروفیات میں اللہ عزَّ وجل کی نماز باجماعت میں کسی قسم کی کوتاہی بڑی عظیم غلطی ہے۔

پرنسپل **ندیم احمد ہاشمی**
واکیڈمک انچارج **مس ثمن**
واسکول اسٹاف
چیسٹن پبلک ہائی اسکول
گرلز اینڈ بوائز یونٹ 2 لطیف آباد حیدر آباد

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے بیان پر مشتمل **میلادِ حسّان** ﷺ کی اشاعت پر **خان اختر ندیم نقشبندی** کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔
محمد اقبال میمن کو آرڈی نیٹر کیو ٹی وی حیدر آباد

آپ کے غلام ہوگئے
ہم بھی نیک نام ہوگئے

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

آپ کے کرم سے یا نبی
سارے بگڑے کام ہوگئے

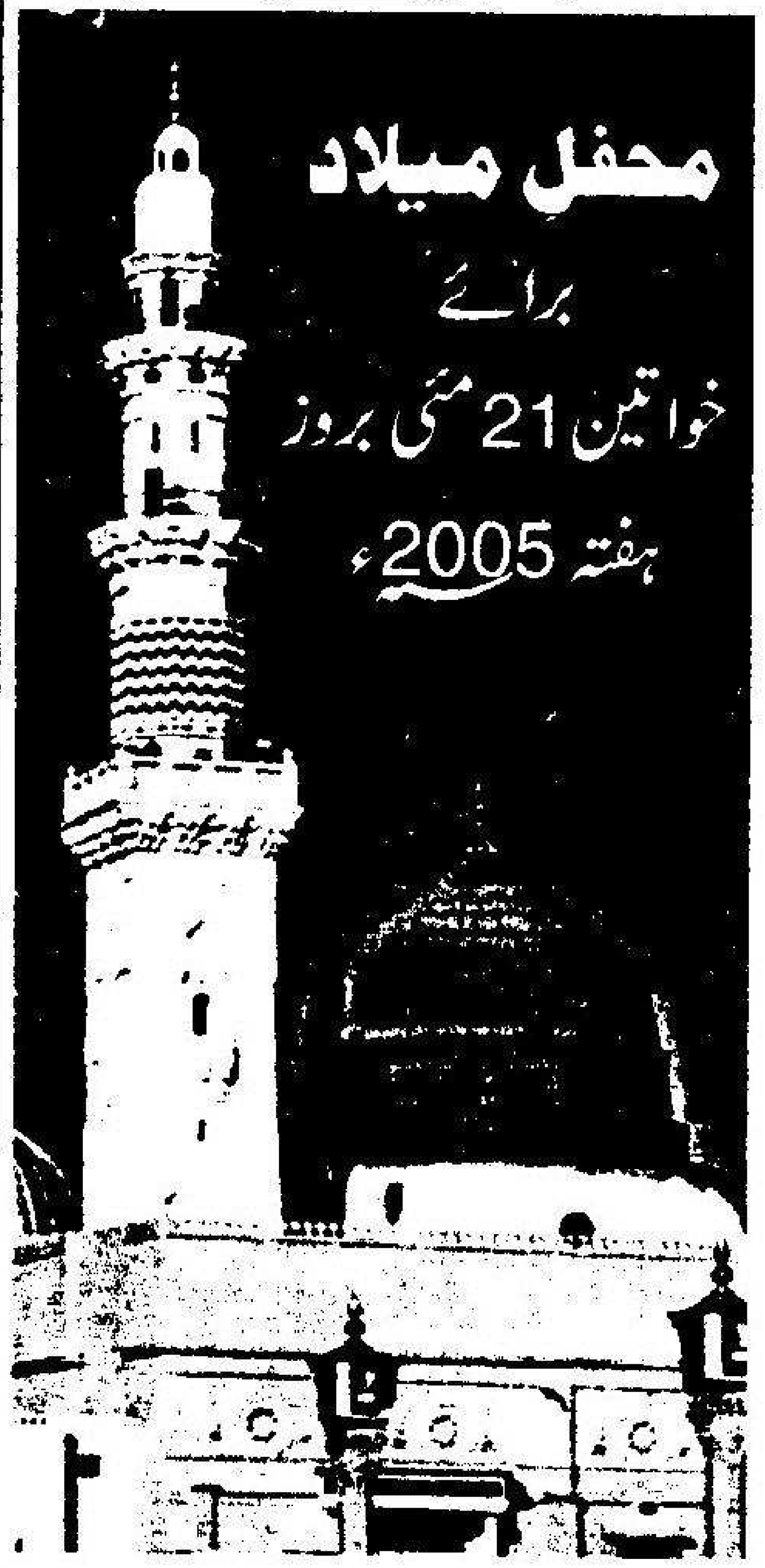

القمر ایوارڈ
برائے 2005
القمر انگلش پبلک ہائی اسکول

کے ابتدائی معاون ممتاز ماہرِ تعلیم،
معروف نعتیہ اسکالر، فخرِ ملت،
نقیب ایوانِ نعت پاکستان، مصنف

مجموعہ نعت ساقیء کوثر ﷺ میلاد حسان ﷺ

بچوں اور بڑوں میں عشق رسول ﷺ کا جذبہ فروزاں کرنے والی
نامور شخصیت

جناب **خان اختر ندیم** جیلانی القادری نقشبندی

کی نعتیہ کاوشوں کو ہم تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں

منجانب

ایم بی بی ایس

پرنسپل حاجی محمد یوسف، ڈاکٹر سیف اللہ

القمر انگلش پبلک ھائی اسکول گلشن حالی روڈ حیدر آباد

میلادِ حسّان صلی اللہ علیہ وسلم

آگیا ، نُسخہ میلادِ حسّانؓ کا — واہ، وا ، نُسخہ میلادِ حسّانؓ کا
پڑھنے والوں نے پڑھ کر کہا شکر ہے — مِل گیا ، نُسخہ میلادِ حسّانؓ کا
بھر گیا گھر دُرودوں کی برسات سے — مر حبا ، نُسخہ میلادِ حسّانؓ کا
آرزو ہے کہ سارے جہاں کو ملے — جا بہ جا ، نسخہ میلادِ حسّانؓ کا
پڑھ لو اخلاق و اوصاف شاہِ اُممؐ — کُھل گیا، نُسخہ میلادِ حسّانؓ کا
یہ دُعا ہے کہ ہر اِک زمانہ کہے — خوب تھا ، نُسخہ میلادِ حسّانؓ کا
حشر میں باعثِ سرخروئی بنے — اے خدا ، نسخہ میلادِ حسّانؓ کا
یہ گدائے نبیؐ **خان اختر ندیم** — دے گیا ، نسخہ میلادِ حسّانؓ کا

اے خلشؔ ساری دنیا کے پیشِ نظر
ہو سدا ، نسخہ میلادِ حسّانؓ کا

نامور نعت گو شاعر **خلش مظفر**

ترقیء نعت کی مثالی خدمات اور **میلادِ حسّان** ﷺ کی اشاعت پر میں
خان اختر ندیم صاحب کو ہدیہ محبت پیش کرتا ہوں۔

منجانب: **محمد اشرف نقشبندی**

غوثِ پاک آئل ٹریڈرس اینڈ پکوان ہاؤس یونٹ 5 اور 10 لطیف آباد حیدر آباد

میلادِ حسّان صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر عتیق احمد جیلانی

سندھ یونیورسٹی

صبحِ طیبہ یہ میلادِ حسّانؓ ہے — باغِ عُقبیٰ یہ میلادِ حسّانؓ ہے
ذکرِ آقاؐ کی خوشبو سے مہکا ہوا — ایک جادہ یہ میلادِ حسّانؓ ہے
حرفِ توصیف بردوشِ نوکِ قلم — رحمتِ فردا یہ میلادِ حسّانؓ ہے
آؤ آگے بڑھو، بے گماں چل پڑو — خلد رستہ یہ میلادِ حسّانؓ ہے
از،ازل تا ابد پھیلتی رات میں — اکِ ستارہ یہ میلادِ حسّانؓ ہے
رحمتوں کے سزاوار ہو بالیقیں — خوب لکھا یہ میلادِ حسّانؓ ہے
خان اختر ندیم آپ کے واسطے — طرۂ آسا یہ میلادِ حسّانؓ ہے
نقشِ طوبیٰ یہ میلادِ حسّان ہے — خاصِ تحفہ یہ میلادِ حسّان ہے
جس میں رحمت کے منظر بسیرا کریں — وہ دریچہ یہ میلادِ حسّانؓ ہے

بے زروں اور تہی دامنوں کے لئے
اکِ خزینہ یہ میلاد حسّانؓ ہے

نذرِ عقیدت

حضرتِ حسّانؓ کی میلاد میں — حُسنِ اخلاق نبیؐ ہے جلوہ گر
دیکھیے شوقیؔ جمالِ مصطفیٰؐ — آئنہ ہے یہ کتابِ معتبر

وجاہت حسین شوقی (مرحوم)

سوغاتِ عقیدت

دل کا ارمان میلادِ حسّان ہے — جان و ایمان میلادِ حسّان ہے
پھول حُسنِ عقیدت کے جس میں کھلے — وہ گلستان میلادِ حسّان ہے
روشنی اِس سے پھیلی ہے چاروں طرف — نور سامان میلادِ حسّان ہے
کیا کرے گا مسیحائی کوئی مِری — میرا درمان میلادِ حسّان ہے
جو بھی ہم کو ملا اس کا طالب ملا — ایسی ذی شان میلادِ حسّان ہے
اِس جہاں میں نہیں ملتی جس کی مثال — تیری وہ شان میلادِ حسّان ہے
اِس کی تصنیف تجھ کو مبارک ندیمؔ — تیری پہچان میلادِ حسّان ہے

اِس سے نسبت کا شاربؔ اثر دیکھنا
سب کا ارمان میلادِ حسّان ہے

سید مقبول حسین شارب

ہدیۂ خلوصِ عقیدت

عقیدت کا نشاں میلادِ حسّانؓ
چراغِ کارواں میلادِ حسّانؓ

ہے نورِ عشقِ سرورؐ سے درخشاں
مثالِ کہکشاں میلادِ حسّانؓ

ولادت، معجزے، اخلاقِ سرورؐ
ہر اک کی ترجماں میلاد حسّانؓ

اُترتے جا رہے ہیں لفظ دل میں
یہ کیسا ہے بیاں میلاد حسّانؓ

کتبِ میلاد کی سب معتبر ہیں
مگر سب سے عیاں میلادِ حسّانؓ

نقابت میں بنے گی خان اخترؔ
تمہاری پاسباں میلادِ حسّانؓ

ہیں جس میں پھول عِشقِ مصطفیٰؐ کے
ہے ایسا گلستاں میلادِ حسّانؓ

بہ فیضِ عشقِ سرکارِ دو عالمؐ
پڑھے گی ہر زباں میلاد حسّانؓ

جہاں عاشق وہاں ذکرِ محمدؐ
جہاں دِل ہے وہاں میلادِ حسّانؓ

پڑھے گا قدرؔ میلادِ نبیؐ میں
ہر اک میلاد خواں میلادِ حسّانؓ

حضرت مولانا قدیر احمد قدرؔ القادری

عقیدت کے پھول

معروف **شاعر رشید ہمدمؔ**

اچھا شاعر ندیمؔ اچھا انسان ہے
تیرا ہر آن اللہ نگہبان ہے

تو ہے خالق جو میلادِ حسّانؓ کا
یہ خُدا کا بڑا تجھ پہ احسان ہے

حضرت حسّان سے کی جو منسوب ہے
اسمِ پاک اِس کا میلادِ حسّانؓ ہے

سہرا تخلیق کا اِس کی ہے تیرے سر
یہ بھی تیری ندیمؔ ایک پہچان ہے

بارگاہِ خدا میں یہ مقبول ہو
پیش خِدمت جو میلادِ حسّانؓ ہے

دے خدا اِس سعادت کا تجھ کو صلِہ
یہ ہی ناچیز ہمدمؔ کا ارمان ہے

--O--

لِکھ لِکھ نبی کی نعت خان اختر ندیمؔ نے
ہر عاشقِ رسولؐ کو بے خود بنا دِیا
دیکھا ندیمؔ اثر یہ تمہارے کلام میں
محفل کو ساری وجد میں لا کر دِکھا دیا

--O--

فرمائی مدد حق نے خان اختر ندیمؔ کی
لکھنے کا حمد و نعت کیا جب بھی ارادہ
ہمدمؔ کی صبح شام یہی حق سے دُعا ہے
اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

گلدستہ عقیدت

شاعر ہیں، کمپیئر ہیں، ادیب و فہیم ہیں
تقریرِ علم و فن میں بھی ماہرِ قدیم ہیں

دربارِ مُصطفیٰ میں ہوئی حاضری نصیب
اِن پر خدائے پاک کے احساں عظیم ہیں

پیکر منیر صوفی کا یہ سارا فیض ہے
حضرت کے ان پہ واقعی لطفِ عمیم ہیں

اوصاف سارے جن کے ہیں اشعار سے عیاں
انساں وہ خوش نصیب خان اختر ندیم ہیں

فضلِ خدا سے جو کہ ہیں مَدّاحِ مُصطفیٰ
وہ عاشقِ رسولؐ **خان اختر ندیم** ہیں

دیوان اِن کا **ساقئ کوثر** بھی خوب ہے
موجود اِس میں نعت و مناقب ضخیم ہیں

میلادِ حسّان، اِن کی مُحی اعلیٰ ہے کتاب
موجود اِس میں ذکرِ رسولِ کریمؐ ہیں

مولانا محی الدین مُحی انصاری

خراجِ عقیدت

رخشندہ ہوا جس کے مقدّر کا ستارا
ہے نام ندیؔم اِس کا یہ ہم سب کو ہے پیارا

رکّھا ہے جو سر تم نے دَرِ پاکِ نبیؐ پر
اونچا ہوا سرتاج وروں سے بھی تمھارا

امّید ہے خواجہؒ کی دُعاؤں کے تصدّق
کر آؤ گے تم پھر سے مدینے کا نظارا

تم کو جو ملی شاہِ مدینہؐ کی غلامی
رکھنا اِسے سینے سے لگا کر ہی خدارا

نعتوں کے وسیلے سے بڑھی شان تمہاری
فردوس میں تعمیر ہوا گھر بھی ہمارا

اَللہ کے محبوبؐ نے خود دل کو تمھارے
نعتوں کی مہکتی ہوئی کلیوں سے سنوارا

ہونٹوں پہ تمہارے ہو سدا نعتِ محمدؐ
آباد رہے نعت سے گھر بار تمہارا

ہو ''ساقی کوثر'' کی اشاعت بھی مبارک
یہ بھی ہے تمہارے لیے بخشش کا اشارا

میلاد کا نسخہ جو ہے حسّاںؓ سے منسوب
یہ بھی ہے تمہارے لیے رحمت کا سہارا

عابؔد ہے ''ندیم،، اپنا گدا آلؓ نبیؐ کا
بس پنج تنی بھیک پہ ہے اِس کا گزارا

محمد عابد شیخ - شاعر و نعت اناؤنسر

عشقِ رسول ﷺ سے بھرپور کتاب **میلادِ حسّان** ﷺ کی اشاعت پر معروف کمپیئر **خان اختر ندیم**
کو ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہیں

ضمیر آرٹ سینٹر بھائی خان چاڑی حیدرآباد۔ عبدالقادر سکھر۔ عبدالصمد قادری۔ غلام حسین (نعت خواں)
زبیر احمد صدیقی، ظہیر مرزا ریڈیو پاکستان حیدرآباد، ڈاکٹر محمد یوسف چوہان

خان اختر ندیم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے ہیں، چنانچہ صاحب نسبت ہونے کے سبب قلب گداز ہونے کے مالک ہیں۔ اسی وجہ سے اُن کے یہاں نہ کسی قسم کا تکلف ہے نہ نمائش کے آثار۔ وہ سادہ مزاج نیک اور پاکیزہ طبیعت انسان ہیں، ہم انھیں تہہ دل سے میلادِ حسّان ﷺ کی اشاعت پر دلی مبارک پیش کرتے ہیں۔

پرنسپل مرزا قلیچ بیگ ہائر سیکنڈری اسکول

محمدؐ خالد اقبال آرائیں واساتذہ کرام غلام رسول کیریو، غلام محمد آرائیں، سائیں اصغر پالاری، اسلام الدین پیرزادہ، محمد اسماعیل شیخ، حافظ محمد یونس انصاری، سائیں اشرف جہاں، محمد عرفان، ظہیرالدین جمالی، الطاف میمن، ڈاکٹر احد عباسی، محمد شاہد خان، محمد مزمل، امتیاز احمد، قیصر قریشی، محمد اعجاز، ارشد خانزادہ، عبدالحکیم ڈیرو، ہادی بخش، میر منظھار علی بھٹو، محمد فاروق آرائیں، علی نواز جونیجو، محمد مبین، آفتاب احمد قریشی۔ محمد شہزاد، الطاف پٹھان، عبدالغفور۔ سیّد انوار احمد، محمد یعقوب آرائیں۔

خان اختر ندیمؔ نقشبندی ابتداہی سے نعت سے وابستہ ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابوں میں محبت مصطفی ﷺ کی روشنی ہر جگہ نمایاں نظر آتی ہیں۔ **خوش آمدید**

مولانا ریاض احمد مرزا قلیچ بیگ اسکول۔ ندیم احمد شیخ طاہری نقشبندی۔ نایاب حسین۔ نعیم اختر قریشی۔ نصرالدین انجم۔ مبارک علی چشتی۔ محمد فیصل دیوان جی کمپیوٹرز پھلیلی حیدرآباد

نعتیہ ادب میں تنقیدی و معلوماتی سلسلہ

رسالہ **دُنیائے نعت** صلی اللہ علیہ وسلم کراچی

مرتب: **عزیز الدین خاکیؔ القادری**

زیرِ نگرانی: **ڈاکٹر شہزاد احمد**
مُدیر حمد و نعت کراچی

مشاورت:
صابر براری، قمر وارثی، خان اختر ندیمؔ نقشبندی، یامین وارثی، طاہر سلطانی

ناشر: **تنظیم استحکام نعت** ٹرسٹ کراچی پاکستان

خوش الحان وخوش طبع موسیقار، عاجزی وانکساری کے علمبردار، نامور گلوکار **استاد محمد شفیع وارثی** نے **خان اختر ندیمؔ نقشبندی** کو نعتیہ مجموعۂ کلام **ساقیٔ کوثر** ﷺ اور **میلادِ حسّان** ﷺ کی اشاعت پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ بلاشبہ موصوف ایک علمی شخصیت ہیں۔ ان کی نعتیہ خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ (مدیران میلادِ حسّان ﷺ)

ترقئ نعت کیلئے **خان اختر ندیم** کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔
ہم انھیں نوتصنیف **میلاد حسّان** ﷺ کی اشاعت پر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

محمد حنیف شیرازی نعت خواں، محمد احمد شیخ قادری نعت کمپیئر، محمد عابد شیخ شاعر و کمپیئر
صوفی محمد اویس احمد خان جوڑوکراٹے اسپیشلسٹ، محمد عمران سہروردی ایڈوائزر اخبار

سپاس گزاریٔ مصنف

o چیئرمین اکادمی ادبیات وزارت تعلیمات حکومت پاکستان o ڈاکٹر محمد رفیق جویو o ڈاکٹر سیف الرحمان پٹھان سابق ناظم o جناب عزیز احمد وارثی انچارج ادبی صفحہ روزنامہ پاسبان o حضرت بابا غوث محمد نظامی کمبل پوش o شاعر حکیم محمد اقبال صدیقی تخلص o پروفیسر حکیم ڈاکٹر محمد نسیم خان معالج امراض مخصوصہ ہمدرد o شاعر سید کاظم علی حسنی o جناب مجاہد عزیز بن قاصد عزیز (ریڈیو) o جناب ظہیر مرزا (ریڈیو) o جناب زبیر احمد صدیقی (ریڈیو) o محمد جمیل، محمد زبیر شاگرد o حضرت طاہر سلطانی نعت گو کراچی o پروفیسر مسرور احمد زئی o جناب سیّد حسن علی ایس ایچ او o جناب محمد شاہد نقشبندی نعت خواں ٹنڈو جام o جناب محمد فاروق شیرازی o جناب حاجی علیم الدین شیرازی o ماسٹر محمد شاہین o جناب محمد جمیل پوسٹ مین کراچی o محمد انور سلیم شیرازی o محمد علی فریدی o محمد یوسف بائنڈر o محمد شوکت مشروب مرچنٹ o ضمیرالدین شیخ بہنوئی o جناب عبدالرحیم گدی صدارتی ایوارڈ یافتہ منتظم آل پاکستان ایجوکیشنل سوسائٹی o الطاف حسین لمکا والے o ماسٹر آفتاب صاحب o عبدالحمید شاہ ٹیلر ماسٹر o راحت کاظمی قومی اخبار o احمد عاقل قومی اخبار o محمد فیاض شاگرد پریٹ آباد o عارف جمال سہروردی o محمد اسماعیل انصاری پوسٹ آفیس o جناب محمد جمبل الرحمان (ریڈیو) o جناب محمد انور، محمد آفاق آرائیں، مینجر نشیمن ہاؤسنگ اسکیم o اعظم قریشی المدنی o محمد اشرف نقشبندی آئل ٹریڈرس o حضرت قبلہ ڈاکٹر محمد علی صدیقی مرید سوہنا سائیں o زاہد علی خان سوئی گیس o سیّد اکرم علی شاہ انجمن اساتذہ پاکستان o ڈاکٹر محمّد اقبال شیخ o بابا عبدالرحمان o قاضی انصار احمد o ڈاکٹر سیّد انور علی نیازی o نواب الدین قادری o شفیق الدین عباسی نعت اناؤنسر o

ظہیر احمد قریشی بخاری پریس o ماسٹر محمد شاہد ایس کے رحیم ہائی اسکول o ثاقب حکیم خان o ظفر قریشی کمپیئر ریڈیو پاکستان o صاحبزادہ صوفی خلیل الرّحمان قادری، قاتلی، رحمانی o سیّد واحد علی صدیق پلازہ o جناب ندیم طاہری o نور محمد خان تالپور پرنسپل گورنمنٹ ہائی اسکول گول بلڈنگ o ماسٹر محمّد امین قادری۔

میں ان تمام عشاقان رسول ﷺ اور محبین کا مشکور و ممنون ہوں کہ جنہوں نے اس خاکسار **خان اختر ندیمؔ** کو اپنے تحریری اور دعائیہ کلمات میں یاد رکھا۔ اللہ رب العزت نبی کریم اور آل رسول ﷺ کے صدقے ان سب پر رحمتوں، برکتوں کا نزول فرمائے آمین۔

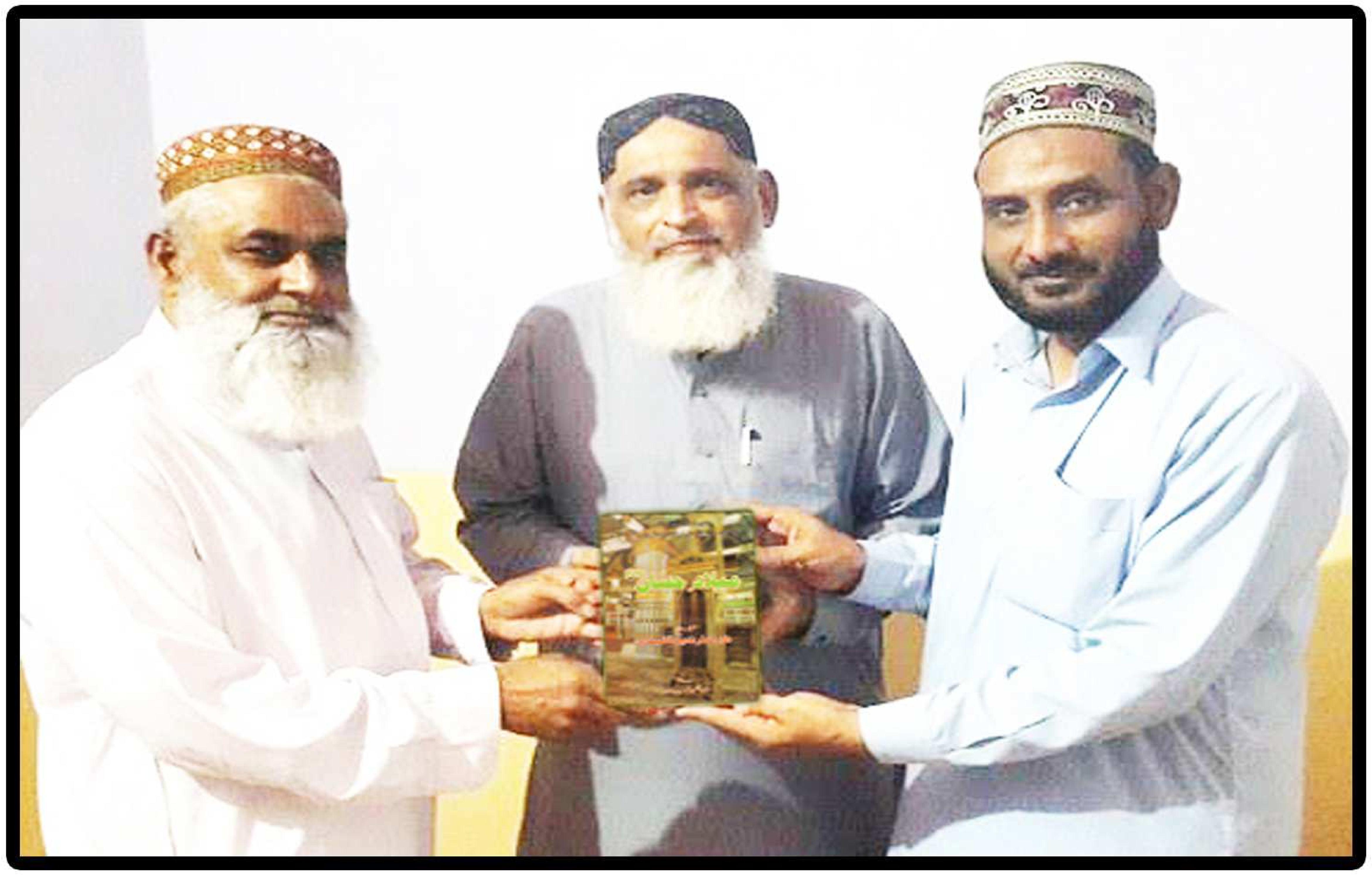

NAQEEB-E-AEWAN-E-NAAT
KHAN AKHTAR NADEEM NAQASHBANDI
MUHAMMAD SALEEM MEMON SULTANI
MUHAMMAD RIZWAN

& MUHAMMAD SHAHEEN AKMAL
AT HOME KHAN AKHTAR NADEEM
03-October 2017

مختلف سورتوں کے لاتعداد فضائل و برکات پڑھیئے!
اور بے شمار اجرو ثواب حاصل کیجیے

سورة فاتحه کے پڑھنے سے بے انتہا اجروثواب ملتا ہے اور ہر بیماری سے نجات ملتی ہے۔ **سورة یسین** کے لیے سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سورۃ کے پڑھنے والے کی تمام حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآنِ مجید کا دل سورۃ یٰسین ہے۔ **سورة رحمٰن** قرآنِ پاک کی زینت ہے۔ **سورة واقعه** کو ہر رات بعد نمازِ عشاء پڑھنے سے کبھی فاقہ نہیں آتا۔ **سورة المُلک** کو ہر رات بعد نماز عشاء پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچالیا جاتا ہے۔ **سورة الهکم التکاثر** کا ثواب ایک ہزار آیات کے برابر ہے۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا **سورة اخلاص۔ سورة فلق۔ سورة والنّاس** صبح و شام پڑھنے والا ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے جب کہ اس کے پڑھنے والے کو ہر چیز سے کفایت حاصل ہوتی ہے۔ جنت میں محل بنادیا جاتا ہے۔ **سورة کافرون** کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ ان مقدس سورتوں کو چند منٹ میں پڑھنے سے بے شمار اجروثواب حاصل ہوتا ہے۔

طالبِ دُعا:

ڈاکٹر محمد اسلم میمن و محمد اقبال میمن و اهل خانه (ابراہیم کرانہ مرچنٹ)

ڈاکٹر محمد علی صدیقی طاهری نقشبندی۔ چیف میڈیکل آفیسر سندھ ہومیو پیتھک میڈیکل کالج حیدرآباد نگراں صدیقی کلینک حیدر چوک حیدرآباد

جو کی ہے میں نے ثنائے رسول و آلِ رسولؐ
خدا کرے کہ وہ مقبولِ عام ہو جائے

با اہتمام

الحاج سیّد قمرالزّمان شاہ صاحب

سابق ڈپٹی چیئرمین سینٹ

حضرت صوفی پیر محمّد اقبال شاہ صاحب

مُعینی ظہوری چشتی مجازی